وَسیلۃ القبوُل الیَ اللہ والرسولؐ

۱۱۱۵ھ

اعنی مکتوبات شریف از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمۃ)

(حصّہ اول اور دوئم)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

۱۹۶۳ء

(سلسلۂ مطبوعات تصوف سوسائٹی، سندھ یونی ورسٹی حیدرآباد نمبر۲)

وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول

۱۱۵ھ

یعنی مکتوبات شریف از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(م سنہ ۱۱۱۵ھ)

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمہ)

(حصۂ اول)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

سنہ ۱۹۶۳ء

(مطبوعہ: سعید آرٹ پریس حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۷۹ھ) کے منجھلے صاحبزادے حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ اِن مکتوباتِ شریفہ کے مصنف ہیں۔ وہ ماہِ ذی قعدہ ۱۰۳۴ھ میں سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور چھوٹی سی عمر ہی میں قرآنِ پاک حفظ کرکے اپنے چچا خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ پھر اپنے والد بزرگوارؒ سے علوم باطنی کی تحصیل کی اور جلد ہی اعلیٰ مقامات وکمالات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس مجموعے کے ابتدائی چھے ۶ مکتوبات اُن کے والدِ بزرگوارؒ ہی کے نام ہیں جن میں اِن کمالات کا ذکر آتا ہے۔ پہلے مکتوب کے جواب میں حضرت والد بزرگوارؒ نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا وہ اس طرح ہے:۔ "الحمدُ لِلّٰہِ وسَلامٌ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ۔ آنچہ از اذواقِ علیہ ومواجید سنیہ وشمولِ عنایات ومواہب کہ در مادۂ خود احساس نمودہ اند وسرفرازی یافتن بہ اسرارِ خلّت وملقّب شدن بہ القابِ بزرگ .... کہ برنگاشتہ بودند بوضوح پیوست وسبب لذتِ معنویہ گردید۔ عُلُوِّ رُتبہٗ این اسرار چہ بیان نماید کہ از حیطۂ درکِ عقل وتصویرِ خیال بیرون است ......"

اس مجموعے کے دوسرے مکتوب کے جواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے فرمایا تھا:۔

"الحمدُ لِلّٰہِ وَسَلامٌ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ۔ چہ نویسد از مطالعۂ رقعۂ شریفہ کہ مشتمل بر العاماتِ عجیبہ والقابِ غریبہ وخطاباتِ علیّہ وتشریفات وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز وسربلند شدہ اید

چہ قدر خوش وقت و متلذّذ گردید...... واز مشاہدۂ انوار و برکاتِ این شہر مبارک و معائنہ نمودنِ فتح ابوابِ آسمان و ابوابِ جنان بوضوح پیوست، امور یست کہ دیدۂ عقل و فکر در درکِ آں خیرہ و در مرارت و جزبہ انوارِ الٰہی و تائیداتِ لامتناہی بے نوال بُرد و احتیاج بتصدیق این حقیر ندارد....."

یہ واردات ابتدائی دَور سے متعلق ہیں تو ظاہر ہے کہ بعد کی کیفیات کیا ہوں گی۔ اسی لیے حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "اگر شمّہ از حقیقت معاملہ این اکابر درمیان آرد نزدیکِ نزدیکان دُوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند....."

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ کی تربیتِ باطنی کے لیے آپ کے چھوٹے بھائی خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) دہلی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر آپ بھی تشریف لے گئے (صفحہ ۱۳۹) اور بادشاہ کو متعدد مکتوبات (صفحات ۲۵-۲۷-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۸-۸۷-۹۹-۰) ارسال فرمائے[1]۔ اسی طرح بادشاہ کے مقربین میں سے قاضی شیخ الاسلام (صفحہ ۳۱)۔ بادشاہ زادی (صفحہ ۸۸)۔ شائستہ خان (صفحہ ۲۳-۲۴) عاقل خان (صفحہ ۷۳) سیف خان (صفحہ ۴۰)، بختاور خان (صفحہ ۸۵) مکرم خان (صفحہ ۳۶) مصطفٰے خان (صفحہ ۱۰۴) میرزا میرک گرزبردار (صفحہ ۱۶) وغیرہ کے نام مکتوبات ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کے زمانے سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیض خاندانِ مغلیہ پر کس قدر جاری وساری رہا ہے۔ یہ حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ وہ سیاست جو اکبر کی وجہ سے کفر و الحاد کی طرف جارہی تھی اُس کا رُخ دین کی طرف پھیر دیا اور شاہجہاں اور اورنگ زیب جیسے متقی بادشاہ پیدا ہوئے۔ اور فنِ مصوری جو جہانگیر کے ابتدائی عہد میں کمال کو پہنچا ہوا تھا فنِ خطاطی کی طرف منتقل ہوگیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی اور دربار میں دینی علماء و فضلا کو جگہ ملی۔ یہ بھی حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ آپ کے شاگردان سلسلہ میں حضرت

---

[1] ان تعلقات کی وجہ سے نعمت خاں عالی نے اپنے وقائع میں ہمارے بزرگوں پر اس طرح حملہ کیا ہے:-

افتراء و زرد و بہتان فال و خوابِ خواجگان ۔۔۔ شید و خدعہ دعوتِ شیخانِ سرہندی وطن

شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں، خواجہ میر درد، شاہ غلام علی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور ان کے اسباط و اخلاف نے دین کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت قدس سرہٗ کا الف ثانی کا مجدّد ہونا اُن کے فیوض و برکات کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دین سے متعلق جتنے مسائل سنہ ۱۰۰۱ھ سے لے کر اب تک کھڑے ہوئے ہیں (یا آئندہ بھی اس دوسرے ہزار سال کے اختتام تک کھڑے ہوں گے، اگر دنیا قائم رہی) اُن سب کا حل صراحۃً یا کنایۃً اُن کے مکتوباتِ شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجدّدِ الف ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ نے غالباً سنہ ۱۰۹۵ھ میں حج کیا تھا۔ واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حج کے لیے روانگی کے وقت آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے بچوں پر نظر رکھنا کیونکہ زندگی کا بھروسا نہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہوگی، البتہ مجھے اپنی زندگی کی بالکل امید نہیں، اس لیے آپ میرے بچوں پر نظرِ شفقت رکھیے گا چنانچہ پھر ان دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ چونکہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ (دوشنبہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء) کو ہوا، اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وہ حج سنہ ۱۰۹۵ھ میں ہوا ہوگا اور حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کا ذکر جس مکتوب (صفحہ ۱۴۳) میں آیا ہے وہ اس سال کے بعد کا ہے۔ اس مجموعے میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان محمد زبیر، عبدالاحد، ابوالاعلیٰ[1]، محمد عمر اور محمد کاظم (رحمہم اللہ) کا ذکر بھی آتا ہے۔

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وصال ۸۰ سال کی عمر میں شب جمعہ ۹ محرم سنہ ۱۱۱۵ھ (۱۴ مئی سنہ ۱۷۰۳ء) کو ہوا، اور آپ اپنے والد بزرگوار کے مقبرے کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرے میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ) کے ارشاد کے مطابق مکتوبات کا یہ مجموعہ تیار

[1] مکتوب نمبر ۱۳۸ میں ابوالاعلیٰ علیہ الرحمہ کے انتقال کی تاریخ ۱۳ شعبان سنہ ۱۱۰۰ھ مذکور ہے۔

کرایا گیا تھا (صفحہ ۸) اور اس کا تاریخی نام "وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول" ۱۲۱۵ھ رکھا گیا تھا یعنی وصال کے بعد ہی مرتب کیا گیا تھا۔

موجودہ مجموعہ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۶ء) کے کتاب خانے میں تھا جو ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء میں سرہند شریف سے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ اور وہاں چوک ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق میں مدفون ہیں۔ آپ نے علوم باطنی کا استفادہ حضرت شاہ محمد دمار رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا، انھوں نے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور انھوں نے حضرت شیخ عبید اللہ، نیز حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی (علیہم الرحمہ) سے کیا تھا۔ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد و امجاد ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۶ء میں ریاست سوات کو منتقل ہو گئی تھی، انھی کی خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبد اللہ جان صاحب فاروقی سرہندی مدظلہ العالی نے کمال شفقت و عنایت سے یہ مجموعہ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری بھی عنایت فرمائی جس کی اشاعت کی سعادت راقم الحروف کو سنہ ۱۹۶۱ء میں حاصل ہو چکی ہے۔

موجودہ نسخہ مورخہ ۱۲۴۲ھ کسی نہایت بدخط اور غلط نویس کاتب کا لکھا ہوا تھا چنانچہ اس کی تصحیح کی زحمت مولانا سعد حسن خاں صاحب، مفتی محمد مظہر بقا صاحب، حافظ محمد صاحب اور عزیزم شرف الدین صاحب کو بھی دی گئی، لیکن پھر بھی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ احادیث یا اقوال صوفیہ کے نقل کرنے میں سہو نہ ہو گیا ہو جس کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں راقم الحروف نہایت شرمساری کے ساتھ عفو و درگذر کا ملتجی ہے۔ انھی غلطیوں کی وجہ سے فی الحال اس مجموعے کے ابتدائی ۱۲۸ مکتوبات شایع کیے جا رہے ہیں جو علمی اور تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ بقیہ انشاء اللہ پھر شایع کیے جائیں گے۔

یہ اور اس سے پہلے جتنی کتابیں تصوف سے متعلق شایع کی گئی ہیں وہ اپنی طباعتی خامیوں کے باوجود محفوظ تو ہو گئی ہیں۔ اب کسی صاحب کو توفیق ہو تو وہ بہتر طریقے پر شایع کرا سکتے ہیں۔

احقر ــــــ غلام مصطفےٰ خان

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلحمدُ لِلّٰہ الَّذی خلقَ الانسَانَ وعلّمہُ البیان ۔ وَالصّلوٰۃُ وَالسّلامُ علیٰ محمّدِنِ المصطفیٰ سیّدِ الرسل وَالمرسلین وَحبیبِ الرحمٰنِ وعلیٰ الہٖ وَاصحابہٖ کواکبِ الھدایۃِ وَسَفائنِ النجاتِ وَالامانِ ، وَعلَی الّذینَ اتّبعُوھم باِحسَانٍ وَعلَی الّذینَ جآءُوا من بعدِھم یقولُونَ رَبّنا اغفرلنا وَلِاِخوانِنَا الّذینَ سبقُونَا بالاِیمانِ الّذینَ جدّدُوا الدّینَ وَصارُوا حُجّۃَ اللّٰہِ علیٰ اھلِ البدعۃِ وَالطغیانِ المعصُومینَ بفضلِ اللّٰہِ عَن فسَادٍ ظَھرَ فی ھذا الزمانِ لاحولَ وَلاقوّۃَ الّا باللّٰہِ وَعلیہِ التکلانِ وَھُوَالمستعان ۔

آنچہ بعد از ثنائے جناب کبریا ونعت حضرت مصطفیٰ کافہ انام را بتقدیم باید رسانید بشکر منعم حقیقی ست کہ ظاہر و باطن انسان را از قویٰ و جوارح و حواس ولطائفِ روحی ونفسی وقالبی وقلبی باجمعہا مشمول انعام و آلائے خویش ساخت ۔ واین مشتِ خاک را بتشریفِ خطاب اِنّ اللّٰہ اَسبغَ علیکُم نِعمَہٗ ظاہِرَۃً وّبَاطِنَۃً بنواخت ۔ وبتوسط انبیاء علیہم السلام قرناً بعد قرنٍ راہِ رشد بیان نمود ۔ وطریقِ مستقیم عیاں فرمود ۔ ودر آخر ہمہ سید الرسل وافضل الانبیاء رحمت وشفیع امت صدر آرائے مقام محمود ، آبرو بخش حوض مورود اَوّلُہُم نوراً وّاٰخرُہُم ظہوراً محمد عربی را صلی اللہ علیہ وسلم

فرستاد. و باین رحمت که فی الحقیقت سرمایهٔ جمیع رحمتها است برکافهٔ عالمیان منت نهاد، و دینِ متینِ او را
تا قیامِ قیامت باقی داشت و در اعلیٰ آن لوائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ برافراشت.

اے سید ولد آدم اے فخر بشر — مدح تو ز ہر چہ گفتہ آید برتر
اتباعِ ترا حبیب خود کرد خدا — بر قدرِ تو فہم راچہ یارا اے نظر

بیعتش را حکمِ بیعتِ خود بخشید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ. و
پیروانش را محبوبِ خویش گردانید فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ. امتِ او را خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمود. بہ وعدہ
اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا مبشر فرمود. آرے چوں مہمان عزیز ہست طفیلیان نیز عزیز خواہند بُود
و خیارِ این امت اصحاب کرام و اہلِ بیت ذوی الاحترام اند حکم مر ایشان را منصور و مؤید گردانید
وَکَانُوْا اَحَقَّ بِہَا وَاَہْلَہَا وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا. و بعد ایشاں این خدمت را از تابعین
و تبع تابعین بتقدیم رسانید. و اقطاب و اوتاد و ابدال را برائے این ہم ایجاد نمود. و بہ ہر سر مائتہ
مجددے مقرر فرمود تا آنکہ این منصب عظمیٰ در الف ثانی بر امام المحققین قطب العارفین المستغنی عن محمدۃ
الحامدین المتعالی من توصیف الواصفین عالم علوم ربانی شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار
گرفت. و بعد رحلت آن جناب ہمان دولتِ علیا بہ امام کامل مکمل برہان الشریعت حجت الطریقت
سید الزمان شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد معصوم قدس سرہٗ رسید. و پس از وصالِ آن واصلِ حق
مظہرِ آن کمالات و موردِ آن عنایات ذاتِ بابرکات قدوۃ الاولیاء رئیس الاصفیا وحید الدہر
فرید العصر قطب الوقت قیوم الزمان صاحب الاستقامت والکرامت موردِ انوارِ محمدی مخزنِ اسرارِ احمدی
الکریم ابن الکریم شیخ الآفاق حضرت نقشبند گردید. امروز مدارِ قیامِ عالم وابستہ بذاتِ بابرکاتِ
اوست. و انتظامِ نظامِ عالمیان متعلق بہ وجودِ گرامی صفاتِ او. روز بروز زیادست و وقت وقتِ او.
اے خامہ بکن گہر فشانی. در مدحتِ نقشبند ثانی. آن آیۂ رحمتِ الٰہی. آن مظہر فیض لاتناہی.

آن ہادیِ خلق در سرِ راه ۔ آن عارفِ سرِ لی مع اللہ ۔ مجموعۂ حسنِ ذات واوصاف ۔ نعم الخلف گرامی اسلاف ۔
معصوم صفات احمد ۔ نخلِ برومندِ گلشنِ دین ۔ از راز و نیاز قربِ محرم ۔ قیوم زمانہ قطبِ عالم ۔
فانوس مثال چرخِ اخضر ۔ از شمع وجود او منور ۔ ونقش ہمہ صرف ہر عبادت ہر عادتِ او ست خوقِ عادت ۔
از بہر ثنائے آن دل آگاہ ۔ نامش کافی ست جز اللہ ۔ من قابلِ مدحِ او کجایم ۔ مداحِ او بود شمایم ۔
اَللّٰهُمَّ اَنْعَمْتَ عَلَيْنَا بِرُؤْيَتِ جَمَالِهٖ ۔ اَنْعِمْ عَلَيْنَا بِاِفَاضَتِ كَمَالِهٖ ۔

امّا بعد ۔ این خزینہ ایست از اسرارِ الٰہی وکنز یست از فیوض لامتناہی کہ قلم فیض رقم حضرت
انیشان بطریقِ مکاتبت مرقوم ساختہ ومنعم حقیقی بسعادتِ جمع آن بندہ عاصی عماد الدین محمّد را نواختہ ۔
ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ، وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ اگرچہ این ہیچمدان را یارائے
باغبانیِ این گلستانِ قدس نہ بود ، اما بموجب امتثال مخدوم ومخدوم زادہ اعلیٰ فطرت کرامت مرتبت
نتیجۃ الولایت والقطبیت از سلفِ خود ، خلفِ ارجمند زیب دہِ سلسلۂ نقشبند ۔ از پدر واز جد یادگار ،
سلمہ اللہ گلے زان بہار نیرّ اوجِ فلکِ سرمدی ، تازہ نہالِ چمنِ احمدی سوے خدا مقبل معرض زغیر عارفِ حق
شیخ محمد زبیر سلمہ اللہ سبحانہٗ ، باین امرِ خطیر اقدام نمود ۔ امید از سائرانِ این چمنِ انوار ، وتوقع از زائرانِ این
گلشنِ اسرار آن ہست کہ اگر امرے بفہم آنہا در نیاید حمل آن بر قصورِ خود نمایند واز سوے ادب بجناب قدس
خود را در مہلکہ نیندازند ۔ بیت

آثار سبک روان زنقصان دور ہست ۔ خار ہست بہ پا کہ نقش پا نسبت بتمام

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۔ واین کتاب مستطاب را
مسمّٰی بہ "وسیلۃ القبول الی اللّٰہ والرسول" ساخت ۔ الحمد للّٰہ کہ تاریخ جمع آن از اعداد آن
مستفاد ہست ۔

مکتوب ۱ - بہ پیر بزرگوار۔

قبلۂ عالم و عالمم سلامت، درین دو سہ روز آن قدر شمول عنایات و مواہب و عطیات الٰہی
عزشانہٗ درباره خود احساس نمود کہ شمہ ازان بیان بر نتابد۔ علی الخصوص درین نزدیکی آن قدر بہ دقائق
و اسرار غلّت نواختند و بہ آن سر بلند ساختند کہ تفصیل آن از حیطۂ بیان خارج ہست۔ و موافق بہ القاب
بزرگ سر افراز گردید۔ دیگے روز بعد از نماز عصر کہ فی الجملہ در آزار خفتے داشت متوجہ حال خود گشت
ہمان اسرار و احب الاستتار بقوت و غلبہ تمام ظاہر شدن گرفت و عجائب غنج و دلال درمیان آوردند
درین اثنا ملہم ساختند کہ خدا تعالےٰ پیش تو آمدہ ہست، احساس نمود کہ درہمان بالاخانہ باخیر و برکت
گویا نزدل بے کیف باعظمت و کبریا واقع شد۔ وخصوصیتے کہ بہ این بندۂ عاجز درمیان آمد توام کیفیت
لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ۔ يَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي۔ زیادہ برین جرأت نمی توان
نمود۔ اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت جل سلطانہٗ از تنگی میدان عبارت ہست و مصروف از ظاہر و
الا فہو سبحانہٗ منزّہ عن الزمان والمکان والنقائص کلہا۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

مکتوب ۲۔ نیز بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت درین آزار بعضے اوقات بہ الہامات عجیبہ و القاب غریبہ و خطابات کریمہ
مشرف و سر بلندی می سازند از کمال حیا و عدم لیاقت بہ اظہار آن جرأت نمی تواند کرد۔ اما چون این
امور بے قصد این حقیر علی التواتر و التوالی موکد و مؤید فائز می گردید، بہ عرض بعضے ازان جرأت
می نماید اَنْتَ حبیبُ اللّٰہ تو ہم یار خدائی و ہم محبوب خدا۔ اَنْتَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اَنْتَ مِنَ
الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ اَنْتَ مِنْ اَوْلِيَائِیْ۔ اَنْتَ مِنْ عِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ
تو مقبول خدائی دوست خدائی، ترا خدا تعالیٰ دوست می دارد، ترا خدا تعالیٰ یار خود کرد و گناہان ما تقدّم

وتا آخر آمر زیدند از مقام شفاعت نصیب دادند. اِلٰی غَیرِ ذٰلِكَ مِنَ التَّشرِیفَاتِ وَالتَّکرِیمَاتِ الَّتِی لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی خصوصًا درین ایام به القاب خلّت ومحبت وتشریفات وخطابات مستوره اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اطلاع می دهند ومثل فلق صبح روشن می سازند وبه دقائق ومعارف هر کدام مستحق متحقق وسربلندی می کنند. چون علوے شان آن اسرار از حیطۂ ضبط وبیان خارج است غیر خموشی وسکوت چاره نیست، همان قضیه است لَوْ اَظْهَرْتُ لَقُطِعَ الْبُلْعُوْمُ، هیچ گونه در خود قابلیت نمی یابد وهیچ عمل خود را شایانِ قبول آن جناب مقدس نمی شناسد. همان مثل است قُبِلَ مَنْ قُبِلَ بِلَا عِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ. معاملۂ کرم جداست ووسعتِ مغفرت جداست. روزے ملهم ساختند که او سُبحانهٗ بر دل تو نزول فرموده است دران وقت گذشت آنچه گذشت، قلم این جا رسید سر بشکست. گاہے ورود حضرت خضر علٰی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام پیش خود می یابد، تا حال مکالمه ومحادثه واقع شده است. حضرت سلامت انوار وبرکات این ماهِ معظم را تا کجا معروض دارد که از حیطۂ حد وعد بیرون است. چنانچه در فضائل این ماه آمده است تُفَتَّحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُفَتَّحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ. گویا این امور محسوس گردیده ودریاے رحمت کشاده شده مثل ابرِ نیسان می بارد. اَللّٰهُمَّ لَا تُحْرِمْنَا مِنْ بَرَکَاتِ هٰذَا الشَّهْرِ الْمُعَظَّمِ الْمُکَرَّمِ. واقعے که درین نزدیکی دیده است بعرض آن گستاخی می کند وتعبیر آن مسالت می نماید قبل ازین بچند روز درهمین حجره نشسته بود که از دروازه صورتِ مبارک ظاهر شد. بعد ازان آمده بمن ملحق شد ودران وقت خود را در صورت ولباس به آن حضرت متحد یافت. درین میان ندا در دادند که امروز ترا با پدرِ تو متحد ویکے ساختیم. ظاهرا مکرر وموکد به این نوید ساختند. این قسم دیدگاہے پیشتر هم روی داد. اما این الهام مخصوص همی نوبت بود. تعبیر این را وهمچنین تصدیق امورِ سابقه را از حضرت مستدعی است. بعضے چیزها که منوط به مناصب عالیه اند معلوم می کنند.

و بعضے آثار آن در خود می یابد، ادب را جرأت نمی تواند کرد۔ اگرچہ سابقاً درین باب بلکہ در معاملات سابقہ از آن حضرت بشارت یافتہ است۔ امّا باز امیدوار است کُلٌّ ذٰلِكَ فَضْلُكُمُ الْعَالِیْ والّا من ہمان خاکم کہ ہستم وَالعبودیۃ۔

مکتوب ۳۔ نیز بہ والد پیر بزرگوار۔

الحمد للہ علی جمیع نعمائہ والصلوٰۃ علی سید انبیائہ۔ حضرت سلامت امروز بہ یاران نشستہ بود درآن اثنا دید و ملہم گردید کہ کمالِ رحمتِ الٰہی جل سلطانہ، شاملِ حالِ این ضعیف گردیدہ و محیط عنایات بے غایت او سبحانہ، گشتہ۔ چون نیک متوجہ حال خود شد عجائب و غرائب نوازشہا مشاہدہ نمود۔ طرفہ در مراتب قرب و ظہور تشریفات و تکریمات در آن بارگاہِ مقدس و آن حریم معلّٰے خود را ممتاز و سربلند یافت۔ روز بروز نوازشہائے تازہ و عنایتہائے بے اندازہ مرحمت می فرمایند۔ نزدیک است کہ از تذکر و خطورِ آن عقل بلرزد و این کس از جا رود فکیف کہ موردِ آن گردد۔ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را۔ نمی داند کہ باوجود این ناقابلی و عصیان از چہ راہ این ہمہ قبول یافتہ و مورد این ہمہ عنایات و اہتمام او سبحانہ گشتہ کہ ہرگز عبارات را و اشارات را در حریم قدس آن جا نیست۔ پس از ان معمیات چہ عرض نماید و چگونہ زبان را بہ بیانِ آن بکشاید، غیر از ان کہ بہ ضمیر منیر کہ مظہر فیض انوار الٰہی است جل سلطانہ، آن را حوالہ نماید۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ فقیر از سعادتِ حضور از راہ عجز محروم است۔ و اگر در خدمت سراسر سعادت می رسید از بیان آن معانی عاجز بود، لہٰذا غائبانہ دروزہ گر توجہات کہ بر حقیقتِ این رموز مطلع گشتہ این فقیر را بجواب سرافراز فرمایند و در حینِ ظہورِ آن اسرار بخاطر رحیت کہ دعا درین وقت مستجاب باشد۔ ہرچہ مقدر بود بہ آن التجا نمودہ دعا آن حضرت را سرافرازی خود دانستہ بتقدیم رسانید۔ انہ سبحانہ

قریبٌ مجیبٌ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ درین نزدیکی دیدہ بعرض آن جرأت می نماید۔ می بیند کہ نورے ازین حقیر ظاہر گشتہ است وعالم فرو گرفتہ، معلوم نیست کہ جاے ازو خالی ماندہ باشد، واین نور زمانے درنظر بود ازان افاقت رو نمود، باز بہ نوید منصبی کہ مناسب این دیدہ است سربلند گردید۔ قبل ازین بہ مدت بدیدہ این قسم نور در لیقظہ در خود مشاہدہ می نمود، آن را بعرض آن حضرت رسانده بود۔ متوجہ گشتہ فرمودند دیدم کہ نور من در ذات وافراد عالم سرایت نمود، بعد ازان نور قوام ہمین قسم دران افراد سریان کرد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

مکتوب ۴۔ ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت امشب کہ شب بست وہفتم ماہ مبارک بود بہ امید دریافت فیوض وبرکات آن حضرت بعد از نماز عشا منتظر وملتجی مستفرغ نشستہ بود، ندا در دادند کہ ترا وفرزندان ترا بخشیدند، والدین ترا نیز آمرزیدند، والدہ فرزندان ترا برکات بہ این نیز نواختند، باز ندا در دادند کہ یاران ودوستان ترا بخشیدند۔ ہمین قسم بہ تکرار این معنی سربلند ساختند۔ ظاہرا درین اثنا بخاطر ریخت کہ یاران ودوستان ماضی یا حال یا استقبال نیز ندا در دادند کہ ہمہ را بعد ازان ملہم گردید کہ ہرچہ تو گوئی خدا تعالےٰ ہمان کند۔ مکرر ومؤکد بہ این امور سرفراز ساختند چون این امور را از حوصلۂ خود زیادہ می داند حیران است۔ اما می داند کہ رحمت او واسع است، اِنَّ رَبِّیْ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؕ وصلی اللّٰہ علی سیدنا وآلہٖ اجمعین ؕ

مکتوب ۵۔ نیز بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت فیوض وبرکات۔ امشب کہ شب آخر رمضان المبارک بود عرض نماید کہ خارج از بیان است از اول شب بعض معاملات ظاہر شدن گرفتند، چون دران وقت بہ امور دیگر

ہم مشغول بود نوافلست تقید تمام نمود ۔ در نماز عشا و بعد فراغ از ان بکلیہ خود متوجہ گشت دید کہ او سبحانہ تعالےٰ برین بندہ حقیر خود در کمال اقبال ہست ۔ و در نظر بصیرت این معنی بصورت مواجہ بے پردہ و حجاب با کمال توجہ و التفات متمثل گشت ۔ و خود را بہ قبولیت خاص الخاص دران حریم متعال مقبول یافت و تا مدتے این معانی در نظر متمکن بودند ۔ بعد ازان خود را از سر تا قدم مجوع مزین و محلی بہ انواع حلی دید کہ نزدیک بود کہ جمال خود والہ و شیفتہ گردد ۔ درین اثنا ملہم ساختند کہ این مقام محبوبیت ہست ، گویا از ہر بن مو این صدا بر خاست ۔ و در نظر بصیرت تا مدتے این معنی بہ نوعے منکشف دیدہی گشت کہ گویا دران گنجایش ریب نماند اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ این دید موافق فرمودہ دی روزہ آن حضرت ہست ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہٖ ام وز انتظار قدوم آن حضرت موافق فرمودہ در حد کمال ہست ۔

مکتوب ۶ : ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار ۔

حضرت سلامت قبلۂ دین پناہ سلامت ۔ از دی روز فقیر بہ جہت غلبۂ حرارت بسیار در ضعف و آزار ہست ازین جہت از ملازمت سراسر سعادت معتذر ماندہ ۔ بعد از نماز فجر روز بہ سکوت نشستہ بود جامعیت و عظمت خود آن قدر محسوس گردید کہ چہ عرض نماید ، گویا تمام عالم علوی و سفلی در گرفت ، بعد ازان نظر بر وصول خود بر کعبۂ مقصود افتاد ، دید کہ وصول این حقیر بہ آن مرتبۂ مقدسہ از روے اصالت و استقلال ہست بے تبعیت و توسط احدے ۔ و این دید از دی روز گویا بر سبیل استمرار ہست ۔ ہر چند تامل می کند خلاف آن ظاہر نمی شود ۔ و این قسم دید سابق گاہے روے نہ دادہ بود ۔ الحال القاے عینی بے سابق تامل و توجہ درین حاصل شدہ و وصول ذاتی بہ نظر در آمدہ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ دیگر نوید حصول محبوبیت و غیرہا با ظہور بعضے لوازم دا مرادبد آن نہ چندان بہ ظہور می رسد کہ بہ عرض آن لب توان کشود و ہم چنین ظہور حضرت خضر علی نبینا

وعلیه الصلوٰة والسلام احیاناً وبعض اکابر دیگر با خصوصیات وعنایات که رو مے می دہد چہ عرض نماید کُلُّ ذٰلِكَ بِبَرَکَتِ توجہاتکم العالیہ ۔ امید دار که به صحت وسقم این معانی سرفراز فرمایند ۔

مکتوب ۷ ۔ به مخدوم زاده ابوالاعلیٰ نویسند ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِيْ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ۔ یه شبے دقتے سحری فقیر را ملہم ساختند که قدمم تو بر گردنِ جمیع اولیاء است ۔ چون این معنی را به عرض حضرت پیر دستگیر رسانید متوجہ گشته فرمودند که آن خلعت ارشاد وتکمیل که از حضرت مجدّد الف ثانی حضرت الیشان رضی اللہ عنہ به فقیر رسیده بود آن را به تو پوشانیدند ۔ وبه خاطر می رسید که فرمودند که ترا با خود مثل او یقین یافتم ۔ فقیر معروض داشت که خلعت که از حضرت مجدّد الف ثانی بحضرت رسیده است خلعت قیومیت است مدار قیام عالم ومعاملہ تکمیل وارشاد منوط به آن است ۔ این خلعت که باین احقر عنایت شده همان است یا غیر آن ۔ فرمودند که همان است ۔ بعد از ارتحال آن حضرت این فقیر بعضے آثار وعلاماتِ آن معامله در خود نیز احساس نمود ۔ روزِ دویم از قضیۂ ارتحال بعد از نماز عصر عنایاتِ خاص از حضرت واہب العطایا ، جلیب آلار که بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود ، ومعاملۂ قطبیت را بصد آب وباچندین طبل ونفیر در خود دریافت ۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ۔

مکتوب ۸ ۔ به حقائق آگاہی برادر زاده حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد پارساصدور یافت ۔

بعد الحمد والصلوٰة وتبلیغ التحیة والسلام ، به فرزندے شیخ محمد پارسا می رساند مکتوب مرغوب با فرمان عالیشان در گشتِ صحرا وسیر نواحی کیتھل وسامانه دوشنّام رسید عریضه در جواب آن بخدمت آن خلیفه رحمان فرستاده در وقت نیک به نظرِ عالی بگذرانند وبظاهر وباطن بیادِ خدا جل وعلی باشند ، باطن

به تمام وکمال برائے حق جل وعلیٰ مسلم است وظاہر نیز آن چنان۔ وانچہ برائے حقوق عباد است چون بامر الٰہی است آن نیز عائد بہ او گشت تعالیٰ وشرکت دیگرے از ظاہر وباطن بالکل رفت وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ مدار کار بہ تقوٰے است۔ آن اگر بہ حکم عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ در کلام حضرت علام است جل وعلا۔ پس تقویٰ را شعار خود سازند واز قصد در گناہ بگزارند۔ إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ۔ غضب خدا سہل نباید پنداشت وازہیبت آن باید گداخت۔ زمین وآسمان اگر بگذارند بر جا است، عرش وکرسی اگر آب شوند روا است۔ آتش سوزان اثرے است ازان عذاب وجحیم وجہیم متفرع برآن کریمہ لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ گواہ آن۔ دران روز کز فعل پرسند وقول او لوالعزم را تن بلرزد زہے بی دران روز جہات عذابہائے گوناگون در پیش است کہ این خواب خرگوش دارند وفکر فردا نہ نمایند۔ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ را خوانند۔ بالجملہ در بندگی بکوشند ودر طلب او بسوزند وہموارہ اورا جویند ودل را از نقوش ماسویٰ بشویند۔ این زمان درہائے مراتب قرب کشایند ودر وبہار انوار واسرار در آید این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔ درین آوان رسالہ در تحقیق گناہان وتتمیم نصائح وفوائد دیگر بعد آن بہ تعجیل تمام برحسب اقتضار حال نوشتہ فرستادہ است، آن را مطالعہ نمایند۔ وسعی فرمایند۔ وبہ نظر بندگان حضرت دارند۔ وعذر تقصیر خواہند۔ از آزار شما خاطر دربار بود الحمد للہ کہ مژدہ صحت رسید نجانا اللّٰہ سبحانہ عن الآثام والخطايا فإنها رؤس البلايا۔ والسلام علیٰ خیر البرایا۔

مکتوب ۹ ۔ بجانب عالی شان مغل خان شرف صدور یافت۔

باسمہٖ سبحانہٗ حامد اللّٰہ العظیم ومصلیاً علیٰ رسولہ الکریم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ۔ اللّٰہ تعالیٰ ما گرفتاران را بہ تمام وکمال بہ سوئے خویش خواند واز غیر خود براند۔

دلے کہ گرفتارِ غیرست از وچہ توقع خیراست ۔ روحے کہ مائل بہ کمتر ست نفسِ امارہ از و بہتر است۔ صحیفۂ گرامی آں فرزند سعادت مند رسید ۔ مضامین آں بہ وضوح انجامید ۔ فقیر را در دعا دارند۔ وامید وار باشند ۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۔ ہر چیز را وقتے است معین و از ملنے ست مسمیٰ ۔ کُلُّ ذٰلِکَ فِی کِتَابٍ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآب ۔ ہمت را بلند دارند وکار خود را بہ او سبحانہٗ گزارند ۔ ودراہِ دیگر اندیشہ بخاطر نیارند ۔ ودر طلب بندگی مولائے حقیقی مردِ عن بونہ و بجان و دل بہ سوئے او دوند ۔ چند روز کسل و آشوب چشم داشت لہذا در جواب توقف افتاد۔ معذور دارند وامید وار باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۱۰ ۔ بہ مرزائی میرک گرز بردار ۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمسلمًا ۔ اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ۔ صحیفۂ گرامی آں برادر سامی رسیدہ سبب بہجت ومسرت گردید ۔ اللہ تعالےٰ آں برادر را بمحبتِ خویش سربلند دارد و بعنایاتِ خود ممتاز گرداند ۔ درحق شما امید ہا ست و دقبول بزرگان را اثرہا ست وحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ کلام حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ فقیر را در یاد دارند و مشتاق شناسند ودر کارِ مولا باشند ۔

ہر چہ جز ذکرِ خدائے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جاں کندن است

جزوی بنازی کہ بفقرا فرستادہ بودند بموجب نوشتہ رسید ۔ ومہربانی دیگر نیز معلوم گردید ۔ اللہ تعالیٰ سعی شما را مشکور سازد ودر و برکاتہٗ بیفزاید ۔

مکتوب ۱۱ ۔ سیادت پناہی محبت اہل اللہ میر عبد اللہ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام ۔ بخدمت سیدی سندی سلمہ اللہ رہ می رساند ۔ از خرابی احوال و اطوار چہ نویسد ۔ عمر بہ آخر رسید واز سیاہی سفیدی دوید۔

و معاملاتِ گور و قیامت بر سر آمد واز کردارِ خود ہمگی شرمندگی وندامت . فردا چہ جواب خواہد داد' و بکدام رو روزِ حشر خواہد برخاست . مرکب رسید فکرِ آخرت چیست، خوابِ خرگوش تا کے و عذابِ گوناگون پے درپے ، آخر ہمہ را باید گذاشت . فکرِ امروز بہ فردا نباید انداخت . دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا فکرِ آن نماید و کار بر محل فرماید

ترسم کہ یار با ما ناآشنا بماند　　تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

بعد برسات بر تقدیرِ حیات عزمِ سفرِ حجاز مصمم است تا مشیتِ الٰہی جل شانہٗ کدام سو مہیر است شوق غالب آمدہ و لَبَّیْکَ بر زبان ماندہ اِنَّہٗ اَلْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ . ارادہ راہِ خشکی غالب است . تا خواست جل شانہٗ بہ کدام جانب است والسلام　برادر عزیز میر اسد اللہ و میر فضل اللہ بعافیت و استقامت و براہِ خدا جل وعلا شتابند . کار این است و غیر این ہمہ ہیچ .

مکتوب ۱۲ . بمرزا محمد مقیم صدور یافت .

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام ، بہ برادرِ عزیز مرزا مقیم لا زال مستقیماً علی الدین می رساند . مکتوب مرغوب رسیدہ سببِ بہجت و مسرت گردید . اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی . ہموارہ بیاد و ذکرِ الٰہی معمور و منور باشند ، و در محبتِ او سرخوش و مسرور بوند ، بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز محب بہ محبوب شوند ، واز لفظ بہ معنی روند' خوش گفت

قومے ز وجودِ خویش فانی　　رفتہ ز حروف در معانی

از محبت و دیوانگی شما این امور مامول است و بہ مقتضائے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ . این معانی سرمایہ الخصوص ابیاتِ شما خواند ، و با عدمِ لیاقت ہر دو دست بہ دعا بر داشت ، واو سبحانہٗ مجیب الدعوات ہموارہ بر وظائفِ بندگی و طاعات راسخ و مستقیم باشند . و بر محبتِ شیوخ

خود مستدیم بوند، و این را سرمایۂ سعادت شمارند۔ اہل خانہ و فرزندان و برادران را سلام رسانند، و بیاد خدا جل شانہٗ سرگرم بوند۔ کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ۔ استماع توفیق آن ہمیشہ سبب مسرت گردید۔ اللہ تعالیٰ در توفیق و در جمعیت بیفزاید۔ احوال را نویسان باشند والسلام۔ و از سفر حجاز استفسار بودند۔ بعد انقضاے موسم برسات بر تقدیر حیات احرام این سعادت را امید وار ہست۔ و تعیین طریق را من بعد قلم گذار انشاء اللہ المتعال والسلام۔

مکتوب ۱۳۰۔ بہ شیخ پیر صدور یافت۔

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً و مسلماً خدمت فضائل و کمالات دستگاہی شیخ جیو ازین فقیر سراپا تقصیر سلام عاقبت انجام خوانند و معقر دانند از محبت و اخلاص این فقیر نسبت شما خدا ے جل و علا آگاہ و دانا ہست، و بر ہر چیز او توانا ہست۔ در دوستی و اخلاص ہا بمقتضاے بشری چیزہا درمیانہ می آید۔ اللہ تعالیٰ بہ کرم خویش آن ہمہ را عفو فرماید۔ اگر عفو نباشد کار بر عاصیان مشکل آید۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین ط بہر حال ازین فقیر راضی باشند و محبت شناسند و بخاطر شریف ہیچ نیارند و بہ دعا یاد دارند۔ دانۂ کشمش کہ فرستادہ بودند رسید، تصدیع کشیدند، اللہ تعالیٰ قبول فرماید و بیفزاید از جانب فقیر زادہ ہا سلام مطالعہ نمایند۔ والسلام والاکرام۔

مکتوب ۱۴۰۔ بحقائق و معارف آگاہ مولانا عبد الصمد کابلی صدور یافت۔

باسمہ سبحانہ بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام بہ آن حقائق و معارف دآگاہ می رساند صحیفہ گرامی شریفہ مشرف ساخت و مضامین آن شناخت۔ اللہ تعالیٰ عواقب امور محمود گرداند، و از ماسوا برہاند۔ خاطر فقیر بجہت جمعیت شما ہست انہ المیسر لکل عسیر و علی ما یشاء قدیر ط کار خود بہ او انداز ند و خود را در راہ او دریازند۔ چون این قدر اقامت نمودند چند روز دیگر

هم دران جا باشند و باستغنا بوند فَاِنَّ شرفُ المؤمنِ قیامُهٗ باللّیل وَ عزُّهٗ استغنائُهٗ
عَنِ النّاس. آنچه مقدر است بمشیت الٰهی جل شانه، بوجه احسن ظهور خواهد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر. از صحبتها شهزاده عالی مقدار نوشته بودند از جانب خود حتی المقدور استمالت
نمایند و از جانب این فقیر بهر چه دانند مطمئن الخاطر سازند. بعد انقضاے برسات بر تقدیر حیات
عازم حرمین شریفین زادهما اللّٰه تشریفاً و تکریماً مصمم است والحال راه خشکی به خاطر مقرر تا درمیان
خواسته کردگار چیست. وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ه و در کتاب
فرزندے محمد پارسا دعاے خود شما نوشته است مطالعه نمایند. این فقیر را به دعا یاد دارند
اَلْعَاقِبَةُ بِالْعَافِیَةِ وَالسَّلام. برادر گرامی خواجه عبدالاحد و خواجه میر و سائر دوستان
سلام خوانند و بیاد مولا جل و علا باشند.

مکتوب ۱۵ . بحقائق و معارف آگاه جامع علوم عقلیه و نقلیه مخدوم زاده شیخ عبدالاحد سلمه اللّٰه تعالٰی صدور یافت.

وهو حسبی وَنعم الوکیل وَالصلوٰة وَالسلام علٰی رسوله الکریم. ورودِ
صحیفه گرامی آن عارف سجایا از خود فانی برادر امجد شیخ عبدالاحد مشرف و مسرور ساخت. اے
وقتِ تو خوش که وقتِ ما خوش کردی. مهربانی ها نموده، زیاده از استحقاق ستوده من هیچم و کمتر از
هیچ. بسیارے درباب استخاره ملازمت حضرت ظل الرحمٰن لازال فی عَیْنِ الْاَمْنِ وَالْاَمَان.
ایماے نموده بودند. بعد وصول رقیمه تجدید وضو کرده بحصول پیوست و اهتمامے درین امر مفهوم
گشت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وقت رفتن شما بعد آن این قسم امور مکشوف و محسوس
این حقیر می باشد چنانکه همواره درین گمان می بود که قَدْ وَقَعَ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَ تَمَّ. تا حق را سبحانه
در تحریک دوستان خود چه حکمتها است. وَهُوَ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ وَحِکْمَتُهٗ اَحْکَمُ دیگر از تشتت

احوال ناشی از کثرت عیوب و معاصی چه نویسد. خواہم شد از دیدہ، درین فکر جگر سوز مع ذٰلک بمقتضاے بیت:

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُهَا   تَأْتِیْ عَلٰی حَسْبِ الْعِصْیَانِ

واین قسم امیدہا نقد وقت ہست۔ اگر بہ تفصیل آن بحار رحمت وکمال رافت پردازد مگر کمتری قبول کنند۔ اَمَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ، وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ بحیثیت کہ برخے ازان از زبان برادر عزیز محمد خلیل اللہ کہ مصداق شَابٌّ نَشَاءَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ است معلوم شریف گردد۔ استغفر اللہ سخن بجاے دیگر رفت مقصود دریوزہ دعا و توجہ شفاست وازمثل شما سابقان امیدداری ہاست کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ نشان حال شان است۔ دیگر چون ازان دو امر عظیم القدر اَحَدُهُمَا الْمَغْفِرَةُ الْمُطْلَقَةُ وَالثَّانِیْ اَمْرُ الرَّدِّ وَالْقَبُوْلِ الْمُتَقَنَیْنِ۔ استفسار فرمودند۔ توجہات دران بکار بردہ در حین آن تفرعات القاء نمودند کہ ہر چہ خواہی چنان کنم۔ خاطر تو عزیز ہست چنان کردیم۔ واین دو امر بہ فلانے عطا فرمایم هٰذَا اَقْرَبُ مِنْ هٰذَا۔ چون درین باب از ایشان مبالغہ تمام ظاہر شد انچہ دریافت نیکان است وَالْغَیْبُ لَدُنْ رَّبِّ الْعَلِیْمِ الْوَهَّاب۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا والسلام۔

مکتوب ۱۶ • بپادشاہ دین پناہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّادَاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَمْجَاد۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، رَوَاهُ مسلم۔ اما بعد ذرہ احقر بعرض حضرت خلافت منزلت می رساند بہ ورود فرمود عالی شان سرافراز و سربلند گردید، ودر اداے شکر آن خود را عاجز وقاصر دید۔

من کہ یاشم کہ بدآن خاطر عاطر کندم ۔ لطفہا می کنی، اے خاکِ درت تاج سرم ۔ دیگر چہ عرض نماید وگناہانِ خود را تا کجا شمارد وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ۔ گناہ و معصیت البتہ موجب سخط خدا است و سبب غضب من جل وعلی۔ سخط وغضب خدا را سہل نباید پنداشت بلکہ از تذکر و ہیبت آن باید گداخت۔ از ہیبت او زمین و آسمان بگداز در رواست واز ہول آن عرش و کرسی لشگافد بر جا ہست۔ آتش سوزان اثرے از آثار آن و عذاب الیم و جحیم متفرع بران دران روز کہ فعل پرسند و قول اولوالعزم تن بلرزد در ہول واز ہیبت خداے کوہ بگریہ در آید واز عظمت و قہر و کبریائی او عرش بہ آن شکوہ بزاری در آید۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ۔ مرگ رسید و معاملۂ گور و قیامت بسر دویہ۔ علاج آن چیست بے یادِ او نباید زلیست۔ یاران و دوستان رفتند و بخاک پیوستند و بمحاسبہ خود مشغول گشتند مارا نیز باید رفت و بزیر خاک نشست و بہ دو فرشتہ مہیب جواب باید داد و حدیث اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ ۔ راہ باید شناخت ۔ ہیہات وقت کار است نہ موسم خورد خواب فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ط و در حدیث آمدہ ہست، چون میّت را دفن کنند و اصحاب وی برگردند او ہر آئینہ می شنود آواز نعالِ ایشان را دوستان او را در زیر خاک گذارند و او احساس آن نماید و چارہ بجز آن نہ دارد و ہیہات آخر ہمہ را باید گذاشت، چرا امروز نہ گزارند۔ دم دانہ وار رو باد آرند و کریمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ را خواندہ دربند این وآن نمانند اِنَّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ضُرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی۔ دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا تلافی ماضی نماید و فکر بر اصل فرماید۔

ترسم کہ یار با ما نا آشنا بماند تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

وفِی الحدیث وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْراً وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ۔ رواہ احمد وَالترمذی وَابنِ ماجہ۔ این گریہ وزاری بہ از ہزاران سرور وشادی۔ واین درد وغم بہتر از گوناگون تنعم۔

بیت

غرض از عشق توام چاشنی درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

دخوش گفتہ:

متاعے کز ین رہ گذر می برند لب خشک و مژگان تر می برند

قبلہ گاہا چند روز از راہ جنون وشور بصحرا بہ آمدہ بود، ہمان جا عنایت حضرت رسید ومناسب حال خود این بیت دید:

بیت

بسوز دفتر اشعار راہ صحرا گیر! چہ وقت مدرسہ و بحث کشف کشاف است

قبلہ گاہا رسالہ در تحقیق گناہان کبار وصغار یا ذکر و آداب واخلاق زوائد عجالۃ الوقت بطریق اجمال واختصار نوشتہ فرستادہ است و تفصیل و تتمیم آن را بر وقت دیگر انداختہ امید کہ بمطالعہ خاص درآید وقبول باید والسلام قبلہ گاہا مکتوب قطب محی الدین علیہ الرحمہ مطالعہ نمودہ عبرت افزود واین مراتب معلوم است اما توفیق عطا کریم کسے را کہ مرگ در پیش است شصت وہفتاد سال نزد او ہیچ است۔ اگر بالفرض ہزاران ہزار سال عمر باید یک ساعت شمارد وجز بندگی ہیچ نیارد مَعَ ذٰلِکَ درکمال انفعال وخجالت ماند واز و او را خواہد داند نعیم وجحیم ہیچ در نظر درنیارد، بلکہ خود را فدائے مولا سازد ودر راہ او خویش را درباز این زمان بہ اعلیٰ مراتب عبودیت رود وبہ اقصائے منازل علیین رود۔ وَاللّٰہُ المُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ۔

مکتوب ۱۷ ۔ بہ خان عالی شان شایستہ خان ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ ھُمُ الْاٰمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ ۔ حضرت فیاض علی الاطلاق جل ذکرہٗ جہانیان را بوجود سراسر جود خان والاشان رفیع المکان منبع الجود والاحسان سلمہ اللہ المنان ، کامیاب دارد ۔ وازہرچہ می رود بخن دوست خوش تر ہست مخدوما مطاعا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ فَکَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ وَکَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ۔ پس امروز برہر کسے واجب ولازم آید کہ فکر حصول فردا نماید ۔ اگر تخم صالح درزمین استعداد کاشتہ امیدوار ثمرۂ نیک باشد فَلْیَزِدْ ۔ واگر فاسد انداختہ تاتواند تلافی وتدارک آن نماید آیۂ کریمہ ۔ یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ؕ ہیہات آن فزع اکبر کہ اولین وآخرین از ہیبت آن درخروش اند جن وانس ووحوش وطیور از ہول آن دراضطراب اند جلوریز آمدہ وہنگام ردّ وقبول کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ کنایہ ازان ہست شتابان دررسیدہ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ۭ اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۔ حیف ہست از جوانان خردمند وپیران ہوشمند غفلت از گوش ہوش برنیارند وپردۂ غرور از بصر بصیرت برندارند ۔ وہرجا کہ نشان ازان بےنشان یابند خودرا فدائے آن دیار ودیار نسازند ۔

دلبرے دربرے وما فارغ — درقدح جرعۂ وما ہشیار

زین سپس دست ما ودامن دوست — زین پس گوش ما وحلقۂ یار

آوردہ اند کہ مجو بہ دردار القضا از اختیار کردن زوج او زوجۂ دیگر شکوہ نمود ۔ قاضی فرمود منعش نہ می رسد ۔ آن مجو بہ گفت آرے منعش نہ می رسد اگر نہ پردۂ حیا بروے داشتے ، درین مجمع چہرۂ زیبائے خود آشکارا می کردم تامردم الصاف می دادند کہ ہرکہ چنین کبری ورعنائی داشتہ باشد وے رانسزد کہ خردے بہ دیگرے پردازد ۔ صاحب دلے حاضر بود نعرہ بزد وبے ہوش

افتاد. چون بخود آمد استکشاف نمودند. فرمودند چون این ضعیف این نکته رنگین ظاہر نمود، در
بر من ندا در دادند کہ اگر نہ حجاب عظمت و نقاب جبروت بر وجہ کریم داشتمے ذات مقدس را بر ہر دم
عیانا می نمودمے تا جہانیان می دیدند و الفصاحت می دادند کہ ہر کہ چنین مولائے ذوالجلال داشتہ
باشد تواند کہ او آن دیگرے باشد، سزد کہ بما سوائے او آرام و قرار گیرد. اما بعد احقر فقرا
متصدع خدمت سامی می گردد. شرافت مآب کمالات انتساب خواجہ عباد اللہ بہ صلاح
آراستہ ہست و بحلیہ تقوے و خدا پرستی پیراستہ. درین ولا بہر انتفاع عامہ خلق اللہ از قصبہ
رو پڑ ہنے کندہ بجانب سرہند رسید، بعض حسود از راہ تعدی و عناد اظہار ادب بے راہ ساختند
و پلہائے آن را بشکستند. اکنون آن عزیز در ورطۂ پریشانی و گرداب حیرت افتادہ،
محنتہا بر بادشاہے می باید داد. او در گرداب فقر و ناداری جان کاہ داہل مطالبہ گیرد
داد خواہ چون آوازہ ذات الامتنان. بہر جانب پیچیدہ و بانگ کرم آن جناب بہر سو رسیدہ
فقرا را ناچار بر آن آوردہ کہ یکے بخدمت گرامی اظہار این معنی نماید باشد کہ بہ آب آن محتاج
دستگیرے رود و از ذمہ آن بے چارہ کُلًّا اَوْ بَعْضًا بقراضہ خوان احسان مفروغ گردد.
قَالَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُہَا مَنْ فَرَّجَ عَنْ
اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا فَرَّجَ اللّٰہُ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الْاٰخِرَۃِ
وَاَظَلَّہُ اللّٰہُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الْہُدٰی. وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ

مکتوب ۱۸ ۔ نیز بخان شائستہ خان صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا سَرْمَدًا. سلام و تحیت
تمام از این احقر انام بہ آن مکرم و ثمرۂ انعام خان رفیع المکان سلمہ المنان موصول باد، دیگر چہ

گوید وچہ نویسد کارے کہ ازاں آفریدہ اند وخدمتے کہ بآن امر فرمودہ اند ہیچ از دست نیاید بلکہ تمام خلاف آن ازین کس برآید، ازین سبب مستحق حرمان گشت، وبخسران پیوست، اناللہ الخ۔

کدام مصیبت عدیل این حرمان است | کدام بلا برابر آتش سوزان است

ہیہات نہ بیگانگی کسے کند یا دوست | آنچہ تو بحق می کنی بگو از یاران است

دوستان باید کہ این قسم مصاب را تعزیہ نمایند۔ السلام۔

مکتوب ۱۹ • بپادشاہ دین پناہ شرف صدور یافت۔

الحمد للہ علیٰ ما انعم وعلّم من البیان ما لم نعلم۔ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ محمد سید العرب والعجم، وعلیٰ آلہٖ واصحابہ خیر الامم والسلام علیٰ امیر المؤمنین وعلیٰ جمیع عباد اللہ الصالحین۔ قبلہ گاہا، عالم پناہا، چون عمر عزیز در ذنوب ومعاصی صرف نمودہ وگناہان از حد افزودہ وذکر توبہ را از ہمہ اہم می داند۔ واشتغال بہ آن فرض عین می شناسد۔ لہٰذا در تحقیق معنی توبہ ومراتب آن با تدقیق دراو وذکر اختلاف مذاہب در ضمن آن رسالہ مرتب ساختہ وبذکر فضل وثواب آن در آخر رسالہ پرداختہ۔ ورسالہ دیگر در شرح اسماے حسنیٰ وبیان فضیلت واجر قاری آن نیز ترتیب دادہ، بعد نقل از سواد بیاض امید کہ شرف قبول نظر کیمیا اثر یابد۔ ہرچند مؤلف آن ہیچ نباشد ودرین عریضہ شمہ ازان نیز ایراد می نماید۔ معا ہمہ شرمندگی گناہان از فضل او امیدہا دارد۔ بازآ بازآ، صد بار اگر توبہ شکستی بازآی۔ کریمہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا۔ برآن برہان است۔ توبہ بنزد جمہور علما عبارت است از ترک گناہ از خوف خدا جل وعلا وندامت بر آن وعزیمت بر عدم معاودت بسوئے آن واستغفار وتضرع بدل وجان وتدارک آن ہرچہ ممکن است، تدارک آن مثل قضا ما فات من الاعمال ورد الحقوق

الی العباد وتحصیل البرأۃ من ہٰذہ الآفات، وہرچند این ندم وعزم بیشتر توبہ مقبول تر. بعضے اکابر گفتہ اند کہ لفظ توبہ جامع شش معنی ہست. اول ندم بر تقصیر ماضی، دوم عزم بر ترکِ آن در مستقبل، سیوم اداے فرض کہ آن را ضایع ساختہ ہست، چہارم ردّ مظالم واستغفار آن، پنجم گداز ساختن گوشت وپوست وخون کہ از حرام پیدا شدہ ہست، ششم چشانیدن بدن را الم طاعات، چنانکہ چشانیدہ ہست آن را از لذات سیئات. واگر صاحب مال وعوض مردہ باشد یا اورا نہ شناسد بقدر آن بفقرا ومساکین بہ نیتِ او تصدق کند۔ اگر وارث او نہ باشد. واگر وارث یابد باوٗ عائد سازد وبہر حال خصوصاً در اعراض بہ دعا واستغفار او را امداد فرماید. وبعد غیبت بمقتضاے حدیث این دعا بخواند رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ. و این را کفارت آن داند. وتلافی تقصیرات مادر وپدر میّت را بدعا واستغفار شان نماید تا بموجب حدیث در زمرہ یاران در آید. امّا تدارک مظالم کفار دعا واستغفار در حق آن غیر نافع ہست، بسیار مشکل ہست، وتلافی آن بکمال استغفار در حق خود. اما توبہ در حال غرغرہ. پس ظاہر از احادیث وقرآن عدم قبول توبہ ہست درین آوان. وبعضے گفتہ اند کہ توبہ از سائر معاصی وراے کفر در حالتِ غرغرہ جائز ہست نہ توبہ از کفر. فَعِنْدَہُمْ اِیْمَانُ الْیَأْسِ غَیْرُ مَقْبُوْلٍ و تَوْبَۃُ سَائِرِ الْمَعَاصِیْ مَقْبُوْلَۃٌ وطیبی شارح مشکوٰۃ گفتہ کہ این اختلاف در توبہ از گناہان ہست. اَمَّا تَحَلِّیْ وَاسْتِحْلَالُ از مظلمہ درین وقت جائز ہست وہمچنین وصیت بر غیر بالنصب وصی بر اطفال خود دران حال نیز جائز ہست. وتوبہ از جمیع گناہان واجب. تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. بر آن دلیل قاطع کرم او عام ہست واز بندہ عجز وشکستگی تمام

چہ توفیق توبہ ہم از فضل تست　　　　ز ما ہر چہ باشد بود نادرست

نیاوردم از خانہ چیزے نخست — تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

بارخدایا تو راہ نمائے ودرے بسوے معرفتِ خویش بکشائے ! الٰہی تو دستگیر در سکرات موت وسوال منکر نکیر و دران روز شدید وظہور غیظ وغصّہ سعیدکن ہمہ۔ وَھِیَ تَفُوْرُ تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ برآن دلیل۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا سَوَاءَ السَّبِیْلِ وَقِنَا عَذَابَ الْجَحِیْمِ وَاَدْخِلْنَا جَنّٰتِ النَّعِیْمِ۔ قبلہ گاہا حقیقت دعاگوے این فقیر ومراتب اخلاص این سراپا تقصیر را عرفان پناہی فضائل وکمالات دستگاہی شیخ عبد الاحد زبانی معروض خواہند داشت۔ امید کہ از غایتِ کرم برادر مشارٌ الیہ آثار کمالِ عنایات آن حضرت اخواہند شناخت۔ والسلام :

مکتوب ۲۰ • ایضاً بہ سلطانِ وقت مدظلہٗ ورود یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنَزِّلِ الْمَطَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلِکِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی۔ والصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَالْھُدٰی، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی۔ عالم پناہا، این بندہ قمر مندہ از عنایات وانعامات بادشاہی مفتخر ومباہی گشت۔ ونظر برامید یالیست از شکر آن چہ عرض نماید بجز آنکہ دست بدعا برآورد اَللّٰھُمَّ اَکْرِمْ اِمَامَنَا فِی الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ فِیْ مَجْمَعِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَدْخِلْہُ فِیْ زُمْرَۃِ الصَّالِحِیْنَ السَّابِقِیْنَ۔ بارخدایا این بندۂ عاصی را نیز از عذاب خود آزاد کن ودرہاے رحمت ومعرفت بروے واکن۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ ذُوْ الدِّرْھَمِ اَخَفُّ حِسَابًا مِنْ ذِی الدِّرْھَمَیْنِ جُزَیْئَۃٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِنُ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ

تتبعُہا الرّادفۃ اَیْنَ الْعَمَلُ وَنَحْنُ فِی الْحِرْصِ وَطُوْلِ الْاَمَلِ، اَیْنَ الطَّاعَۃُ فَکَیْفَ الْفَلَاحُ جَآءَتِ الْمَمَاتُ فَاَیْنَ اَسْبَابُ النَّجَاتِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ وَنَحْنُ فِیْ طَلَبِ الْمَالِ وَالْجَاہِ۔ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالتَّخْلِیْصُ عَنِ النَّارِ فِی الطَّاعَۃِ کَیْفَ السُّرُوْرُ وَالنَّارُ نُوْرٌ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ فِی الطَّاعَۃِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ طَالَ الشَّوْقُ اِلَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ اِلَیْکَ الرَّغْبَآءُ وَمِنْکَ النَّعْمَآءُ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ۔ صَلِّ یَارَبِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَارْحَمْ عَلَیْنَا وَعَلٰی سَائِرِ عِبَادِکَ الضُّعَفَاءِ۔ از دعاگوے خود چہ عرض نماید۔ در ہر باب رضاے آن حضرت می خواہد۔ والسلام۔

مکتوب ۲۱ ۔ بہ ہدایت وارشاد ومرتبۂ نتیجۂ الولایت والقطبیت شیخ مخدوم زادہ محمد زبیر سلمہ اللہ الی یوم الدین۔

الحمد للّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ فرزند ارجمند شیخ محمد زبیر زید عمرہٗ وتوفیقہٗ۔ از ین فقیر سلام سلامت انجام خوانند وسلامتی در ترک اثام ومعاصی دانند۔ در ترک اسباب جمعیت شناسند۔ مدتے ہست کہ از چگونگی احوال ظاہر وباطن اطلاع نہ دادہ اید۔ ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش۔ ساعتے بہ غفلت نہ گذرد۔ فِی الْحَدِیْثِ الشَّرِیْفِ لَنْ یَتَحَسَّرَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ اِلَّا عَلٰی سَاعَۃٍ مَرَّتْ بِہِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہَا۔ بالجملہ وقت کار ہست نہ ہنگام خور وخواب۔ روحے کہ مائل بہ کمتر ہست نفس امارہ از وبہتر ہست۔ آتش سوزان در پیش وما بہ تدبیر نفس خویش تا عقدہ الامام فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ والبتہ ہست۔ کمر خواص وعوام ازان فرو شکستہ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ احوال خیر مآل را نولیسان باشند ومشتاق شناسند۔ والسلام۔

مکتوب ۲۲ ۔ بہ حقایق و معرفت آگاہی جامع علوم عقلیہ و نقلیہ العارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد سلمہ اللہ الصمد دریافت ۔

باسمہ سبحانہ حَامِدًا اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ مُصَلِّیًا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَ کَبِّرِ الْاٰخِرَۃَ فِیْ قُلُوْبِنَا بِحُرْمَۃِ مَنْ اِفْتَخَرَ بِالْفَقْرِ وَ تَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی وَ نَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ الْحَالُ عَلٰی کَذٰلِکَ وَالْمَاٰلُ عَلٰی ذٰلِکَ وَالْاٰخِرَۃُ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۔ وَالنُّوْرُ وَالظُّھُوْرُ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ مفتون مین محروم مہت و معشوق این دیوان مجنون ۔ حب آن سم قاتل ست و بر محب آن متاع بلا نازل ۔ اِنَّ الدُّنْیَا بَاطِلٌ وَمَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ الْحَقِّ فَاِنَّہُ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ رَبِّ نَجِّنَا مِنْ فِتْنَتِھَا وَ قِنَا مَحَبَّتَھَا کَمَا الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی ۔ عاقل را ناپسند دما در کید و فکر آن پاے بند ۔ خوش گفت ہر کہ گفت ۔

پے خرقۂ لقمہ ہر لحظہ بند	نہ شاید کشیدن ز خلقے گزند
بروزے بود نیم نانے کفاف	بعیری بود کہنہ ۔ دلقے لپند

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ زاد آن کجاست و فکر آن کرا ۔ صاحب این زاد دائم در شفا و رضاے خدا جل و علا و فاقد آن ہمیشہ در بلا و غضب مولا ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اللہ تعالیٰ ما پیران و امیران را بطفیل شما جوانان و آزادان و نشاط با زان ہر آنچہ باید متحد گرداند بجاہ النَّبِیِّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَاد ۔ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ۔ شفقت نامۂ گرامی بعد از انتظار بسیار مشرف ساخت و احقر بر مضامین آن اطلاع یافت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ این غریق بحر معاصی را از دعا فراموش نہ سازند ہموارہ بیاد آن آرند۔ واین حقیر را نیز در یاد و دعاے خود دانند امید بکرم او سبحانہ عواقب امور محو گردد. و مآل بخیر انجامد بہ زاد آندچہ پردازد۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب ۲۳ ۔ بہ فضائل وکمالات دستگاہ حقائق ومعارف آگاہ مخدوم زادہ میان فقیر اللہ ورود یافت۔

فرزند سعادت مند میان فقیر اللہ سلام خوانند واز دعا فراموش نہ سازند۔ کتابت آن فرزند کہ مشتمل بر مطلب اعلیٰ بود مسرور گردانید اَللّٰهُمَّ زِدْ ہمہ نورچشمان وفرزندان ومتعلقان سلام می رسانند قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ۔ قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَشْرَحُ اللّٰهُ صَدْرَهٗ فَقَالَ نُوْرٌ یَقْذِفُهُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَهٗ فَیَنْفَسِحُ فَقَالُوْا هَلْ لِذٰلِكَ اَمَارَةٌ یُعْرَفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ۔ بیان حقیقت شرح صدر لظہور نور فرمود علامت آن با قبال ورجوع بسوے دار الخلد وتجافی واعراض از دار غرور واستعداد للموت قبل نزولہ نمود۔ چون آن نور بہ سینہ بندہ درآید تمام براہ مولا جل وعلا خواند۔ واز ماسویٰ برہاند۔ واز ظہور آن سینہ چندان منشرح ووسیع شود کہ در جنب آن سمٰوات وارضین محو ومتلاشی گردند۔ این جا حقیقت قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ ظہور فرماید۔ وآیہ کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا۔ اَیْ اَوَمَنْ کَانَ فَانِیًا عَنِ الصِّفَاتِ

النَّفسانِيَّةِ فَاَتبَعنَاهُ بِالنُّورِ المحضِ وَصَيَّرنَاهُ نُورًا مَحضًا بروے کار آید. این زمانه نور به نور رسد و این کسے از ملوک دین گردد. درین وقت فکر و اندیشہ وے ہمہ برائے آخرت شود. این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند. اَلدَّاعِی فَدَعَی وَمَا تَوفِيقِي اِلَّا بِاللّٰہِ واز ہوا و ہوس دارد. ہیہات ہیہات گوئی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند. کسے بمیدان در نمی آید بسوا مان راچہ شد.

بِاِسمِهٖ سُبحَانَهٗ اَلحَمدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِهٖ صحیفہ شریفہ رسید سبب مسرت ہا گردید و مضامین آن بہ وضوح انجامید. ہموارہ در طلب و یاد او باید بود و در مراتب بندگی باید افزود. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِی فَاِن ذَكَرَنِی فِی نَفسِهٖ ذَكَرتُهٗ فِی نَفسِی وَاِن ذَكَرَنِی فِی مَلَاٍ ذَكَرتُهٗ فِی مَلَاٍ خَيرٍ مِنهُ وَمَن تَقَرَّبَ مِنِّی شِبرًا تَقَرَّبتُ مِنهُ ذِرَاعًا وَمَن تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبتُ مِنهُ بَاعًا وَمَن اَتَانِی يَمشِی اَتَيتُهٗ هَروَلَةً وبالجملہ ازان طرف ہمہ رحمت ہست. لہٰذا مثل این عاصی از کرا امیدوار این ہمہ مکرمت ہست. گر بگویم شرح این بے حد شود لا بل آن نہ از قسم گفتار ہست بل از اسرار لازم استتار ہست. وقول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لَو اَظهَرتُهٗ لَقُطِعَ البُلعُومُ. نشانِ حال این ہست. مَن عَرَفَ رَبَّهٗ كَلَّ لِسَانُهٗ، نیز بر آن برہان ہست اَستَغفِرُ اللّٰهَ مِن قَولٍ بِلَا عَمَلٍ متوقع نیست. بہ ہموارہ بر احوال خود اطلاع می دادہ باشند و از دعا فراموش نہ کنند. والسلام.

مکتوب ۳۴ ۔ بہ فضائل و کمالات دستگاہ قاضی شیخ الاسلام.

بِاِسمِهٖ سُبحَانَهٗ اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِی هَدَانَا اِلَی الاِسلَامِ وَجَعَلَنَا مِن اُمَّةِ سَيِّدِ الاَنَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ. اَمَّا بعد فَسَلَامٌ عَلَيكُم وَ

رَحمۃ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد ورودِ صحیفۂ گرامی وثمیقۂ سامی آن مقتدائے قاضی دَوّانی مشرف گشت ومضامین خجستہ آئین آن بہ دل وجان عَظَّمَ اللہُ اَجْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ حُکْمُکُمْ عَلَی الرَّاسِ وَالعین وَنَحْنُ فِی کَمَالِ النَّقْصِ وَالشَّیْنِ آن جا این ہم ہدایت وارشاد دارد ماتمامی اطاعت وانقیاد۔ اما این حقیر ہیچ مدان عاری مدارسۂ این وآن ہست وگرفتاری ذنوب وآثام عاصی را فکر معاصی خود اہم وادنیٰ کہ فردا کار تا جبّار ومولا گناہگار را توبہ واستغفار وگریۂ اسحار بہتر از مطالع اسرار ومکاشفۂ انوار۔ ہیہات قرب وقت الحساب والکتاب وَنَحْنُ فِی کَمَالِ الْغَفْلَۃِ وَالْاِدْبَارِ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ۔ فقیر در مدت عمر یدرسی این امور نہ پرداختہ وآن را درم ردم مذکور ساختہ ہرگاہ از درسی امور ضروریہ از راہِ عوارض بشریہ معتمر ماند در امور دیگر خود چہ گونہ نشاید از مدت ایّام بغیر نام بجہتِ استعداد بہ کلام سیدِ انام عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ بہ درس صحیح بخاری با شروح وحواشی مع فرزندان وجماعۃ دیگر از فضلا و درویشان اشتغال دارد وآن را ہم از غایت پریشانی حال ہمگی وبال ہر روزے تواند سرانجام داد۔ گاہے بہ آن مشغول ہست وزمانے بہ دیدنِ عیوب مقبوض ومہجور۔ راہ اختلاط بہ کس کمتر دارد وخود از ہمہ بدتر می انگارد۔ من ہیچم وکم ز ہیچ

من ہیچم وکم ز ہیچ ہم بسیارے ‏ وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

دیگر این خود ارادہ درست نہ دارد دیگرے را چگونہ مرید خود سازد۔ آن مثل ہست کہ زنگ ریز بہ ریشِ خود گرفتار ہست۔ اما یاران ودوستان این فقیر اصلا گفتگوے این امور نہ دارند بلکہ اکثرے آن را نمی دانند۔ واگر بالفرض کسے بر آن واقف ہست از راہِ علم وتنبہ وارشاد صاحبِ کلام بر اعتقاد اہلِ حق راسخ است بہ کرم اللہ تعالیٰ۔ ہمہ اہلِ طریقت بر مرکزِ استقامت در عقائد اہلِ سنت وجماعت ثابت اند۔ واز زیغ وریب بہ مراحل دور۔ رب ہمہ را براہ حق می خوانند

دبتدعان می رانند. واین معنی نہ پنہان ہست، بلکہ در عالم عیان ہست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ هٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ وَّمَنِ اتَّبَعَنِیْ فَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ. مقصود از اطالت کلام دفع اتہام ہست، در عقائد اسلام نہ دعوت استقامت در جمیع احوال و اعمال وَلَوْ عَادَ تَنَزُّہٌ از ہمہ ذنوب و آثام فَاِنَّہٗ مِمَّا تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَ یَتَحَیَّرُ فِیْہِ الْاَفْہَامُ. خصوصاً این دُور از کار کہ درین باب کمال شرمندہ از پروردگار است. اما او کریم و پروردگار ہست و غفار ہست مخدوما مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ وصیت بزرگان این طریق خصوصاً جدّ شریف این چنین ہست. و فی الواقع نیز ہمین است کہ مدار کار بر کمالِ اتباع سید اولین و آخرین ہست صلوٰۃ اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہٖ العظام. والتزام طریقہ اہل سنت و جماعت و کمالِ اجتناب از بدعت باشناعت ہزاران مواجید و احوال و کشوف و خوارق عادات را بے اتباع و التزام وبال و ضلال می دانند و باطل واستدراج می شمارند. ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ. محال ہست

محال ہست سعدی کہ راہِ صفا — توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی وکتب و رسائل ازین امور مشحون ہست و در عالم معروف و مشہور. بالجملہ عالمے بنورِ ارشادِ ایشان می بارد و کمالِ عشق جمال احمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام متعال ایشان می آرد، خود را فداے دین محمدی ساختہ اند کہ ادنیٰ صحابی را از جمیع اولیاے امت افضل انگاشتہ و عدیل فضل صحبت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الاطہر ہیچ چیز نہ پنداشتہ بہ انبیاے کرام خصوصاً بخاتم و سید این بزرگان عظام چہ رسد

در قافلہ کہ اوست دانم نرسم — اے بس کہ رسد ز دُور بانگِ جرسم

شوش گفتہ: محمدِ عربی کآبروے ہر دو سراست — کسے کہ خاکِ درش نیست خاک بر سر او

جَزَاهُ اللّٰہُ عَنِ الطَّالِبِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاءِ غایتہ مافی الباب ۔ اگر گاہے بہ مقتضائے حالے
دَعَلیٰ سَبِیْلِ الْقِلَّۃِ وَالنُّدُرَۃِ کلمہٗ دور از الیشان صادر شدہ بعد انتباہ حل آن نمودند۔
وبراہِ حق ارشاد فرمودند کَمَا لَا یَخْفیٰ عَلَی النَّاظِرِیْنَ فِیْ کَلَامِہٖ قُدِّسَ سِرُّہٗ ۔ پس چون
صاحب کلام خود بیان مرام نماید اشتباہ والتباس از کجا ماند؟ وما ذٰلِکَ شواھد دلظاہر آن
بے تکلف در کتب شریعت غالبیار پیدا نشت وموافق آن بہ اصول ملت بیضاء ظاہر وَھُوَ ھٰذا
عَلَی الْعَالِمِ الْیَقِیْنِ الْمُتَتَبِّعِ الْفَطِیْنِ دچون این رقیمہ گنجایش ذکر آن نہ داشت آن را برو فور عالم
الیشان گذاشت منع نداشت ۔ اگر اشارہ شود تحقیق وتفصیل آن نوشتہ بخدمت شریف بفرستد۔
وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَلْعَلَّامِ ۔
وباقی آنچہ درین باب تحریفات ومفتریات ہست عہدۂ آن برمفتری ومحرف آن کلمات ہست ہمانا
کہ رسالہ باین جماعۃ منسوب ہست ہمہ معلول ومجہول ہست ۔ وبمصداق مؤلف آن ہمان مثل مشہور ہست
مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ وَصَنَّفَ فِیْہِ کِتَابًا فَکَیْفَ یَعْرِفُ ھُوَدَ قَائِقَ الْعِلْمِ سُؤَالًا وَجَوَابًا
بِتَعْیِیْبٍ وَتَنْقِیْصٍ ۔ دیگرے ہر چند حرام ہست اما کریمہ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ
الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ در بعض کتاب ہست بالجملہ آنچہ برائے خدا ہست جل وعلیٰ ہمہ زیبا وشفا
است دآنچہ برائے نفس بدخواہ ہست ہمہ رنج وبلا ہست ۔ عجیب ازان جماعۃ کہ محل اشتباہ را مع
تحریفات بہ اندازہ دریافت ۔ نقل کردہ اند واز جوابہا صاحب کلام زبان بستہ وقلم شکستہ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰی وَھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۔ وباب توجیہات
درکلام نہ بعید ونہ عجیب ہست وصرف از ظاہر مرام نہ محدث وغریب بلکہ آن در کلام الٰہی وحدیث
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نیز لبیار ہست ۔ چہ حل آن برظاہر عبارت دشوار ہست ۔ ودر
کلام مشائخ طریقت بے شمار توجیہ وتاویل آن از کمال ایمان ہست والقائے آن برظاہر موجب

تفضیلِ انام۔ کریمہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْراً وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْراً درلفِ قرآن بالجملہ فَاخْتِیَارُ طَرِیْقَۃِ التَّوْجِیْہِ وَالتَّاوِیْلِ ھُوَ طَرِیْقَۃُ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیْنَ۔ بہر حال در فہم مرام و توجیہ کلام ہر کسے علم با حوال آن شخص لبس است. اگر بعلم و صلاح موصوف و معروف است اصلاح کلامِ وے محمود و مرغوب است. واگر از ارباب جہل و فساد است انکارِ وے بر عباد است. و این معنی بہ تتبع اقوال و اطوار و مشاہدۂ آثار و اتباع ہر کسے مخفی و نہان است. فقاہت ابوحنیفہ و ولایت بعض اولیائے گذشتہ ہیں امارات ظاہر و عیان است مِنْ تِلْکَ الْاَحَادِیْثِ الْمَحْمُوْلَۃِ عَلَی التَّوْجِیْہِ وَالتَّاوِیْلِ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَابُدَّ لَہٗ مِنْہُ۔ رواہ البخاری مجذوماً۔ این فقیر فقرات چند از فقرات بسیار ہمگی انوار از کلام جد بزرگوار در کاغذ علیحدہ نوشتہ بخدمت شریف فرستادہ است حِسْبَۃً لِلّٰہِ آنرا مطالعہ نمایند و قیاس فرمایند و بہ نظر بندگان حضرت در آرند اَلْقَلِیْلُ یَدُلُّ عَلَی الْکَثِیْرِ وَالْقَطْرَۃُ تُنْبِئُ عَلَی الْبَحْرِ الْغَدِیْرِ۔ اشفاق پناہا بہ مقتضائے ضرورت و دفع تہمت این ہمہ اطالت و جرأت نمود معذور خواہند فرمود اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است ۔ گر شکر خوردن بود جان کندن است ۔ والسلام!

مکتوب ۲۵ ۔ بہ خان رفیع الشان مکرم خان ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ و السلام ۔ بخان سعادت نشان مکرم و مہربان سلمہ المنان می رساند صحیفۂ شریفہ مشرف ساخت و مضامین خجستہ آئین آن را شناخت انچہ از عنایت حضرت ظل الرحمن نوشتہ بودند سبب افتخار این دور از کار شرمندہ روزگار گردید و اختیار مرضی آن حضرت سعادت خود دید خود را مسلوب الاختیار ساخت در تمام اختیار بہ آن حضرت گذاشت ترا ایمی الجمیل جمیل کیف الجمیل و ہو امام المسلمین محی السنۃ والدین کنف العلماء والصالحین لا زال وجیھا عند رب العالمین و القبیح قبیح کیف القبیح و ہو شر العالمین و بئس القرین از قبیح خود چہ گوید کہ از غیر قبیح از و ہیچ نہ روید خیر او ش زائد از شر او ۔ چہ گفتہ آید ۔ وای بر حال و مآل این قسم شخصے کہ دے بدتر از ہمہ کس ۔ ہیہات توشۂ آخرت مہیب نہ ساخت و ہمگی بہ ہوا و ہوس پرداخت کسے کہ آتش سوزان در پیش دارد کہ از گوشت و پوست بگداز د چگونہ با غیر می ساز د و چسان قرار و آرام دارد ۔ دیگر نمی داند تا چہ در میان آرد مگر آن کہ از قرآن و حدیث چیزے بخواند ۔ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ قال المفسرون و لما نزلت ھذہ الآیۃ ۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یشرح اللہ صدرہ فقال نور یقذفہ اللہ فی قلب المؤمن فینشرح لہ و ینفسح فقالوا فھل لذلک امارۃ یعرف بھا ۔ فقال نعم الانابۃ الی دار الخلود و التجافی عن دار الغرور و الاستعداد للموت قبل نزولہ ۔ بیان حقیقت شرح بظہور نور فرمود و علامۃ باقبال در جوع بسوے دار الخلود و تجافی و اعراض از دار غرور و استعداد موت قبل نزول نمود ۔ و چون آن نور بسینہ در آید بندہ را بہ تمام براہ مولا جل و علیٰ خواند و از ما سواہ

برہاند واز ظہورِ این سینہ چندان منشرح ووسیع شود کہ درجنب آن سموات وارضین محو ومتلاشی گردد۔ این جا حدیث قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیْ الْمُؤْمِنِ ظہور فرماید وتاویل کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا فَانِیًا عَنِ الشِّقَاقِ النَّفْسَانِیَّۃِ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَبْقَیْنَاہُ النُّوْرَ الْحَقَّانِیْ وَصَیَّرْنَاہُ نُوْرًا مَحْضًا برروے کار آید۔ این زمان نور بہ نور رسد واین کس از مقربان گردد۔ ودرین وقت فکر واندیشہ دین ہمہ براے آخرت شود از ہوس وارہد ومستحق روح وریحان گردد۔ ودرزمرہ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ شود۔ این کار دولت ست کنون تاکرا دہند۔ حدیث ھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ درالیشان صادق است وملائکہ بطواف اینہا از آسمان نازل آیند کُلُّ ذٰلِکَ مَنُوْطٌ بِمُتَابَعَتِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ حبیب رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ۔ بیت

محال ست سعدی کہ راہِ صفا   توان رفت جز درپئے مصطفٰے

عَلَیْکُمْ بِاتِّبَاعِہٖ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ لہذا این احقر انام بجہتِ استسعاد بکلام سید انام علیہ وعلیٰ آلہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام بدرس صحیح بخاری باشروح وحواشی بہ فرزندان وجماعۃ دیگر از فضلا ودرولیشان از مدتے گاہ بگاہ اشتغال دارد ودران اثنا تحقیقات عجیبہ وتدقیقات غریبہ رُو می آرد، امّا توفیقِ آن نمی یابد وخود را نیز قابل آن نمی داند وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۔ ہیہات

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند   کس بمیدان درنمی آید سواران را چہ شد

مکتوب ۲۶ ۔ بہ خانِ ذی شان عاقل خان ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بکرما مدتے ہست کہ فقیر را از احوال خیر مآل ذات بابرکات اطلاع نیست. سلامت باشند و سلامتی را در طاعت و یادِ حق تصور فرمایند. وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست. ہنگام بندگی ہست کہ فردا خوفِ شرمندگی ہست. عذاب گوناگون در پیش قرار و آرام کرا در کیش آرام در یاد رحمٰن ہست کہ آن سبب دخول جنان ہست ذِکْرُ اللّٰہِ دَوَاءٌ وَّ شِفَاءٌ. اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَّلَنَا فِیْہَا طَاعَۃٌ. اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْہَا صَوْمٌ. توفیق از خدا ہست. ولنفس ما ہمہ بلا. ذکر اللہ اعلیٰ و ادلے اشفاق پناہا داقبال آثار حاجی عوض کہ یکے از نیکان روزگار ہست چنانکہ معلوم الیشان ہست در صوبہ کابل ہمراہ امیر خان ہست. می خواہد بہ این صوبہ بیاید، براہ یثرب و بطحا در آید. و برائے امرے کہ آفریدہ اند بہ آن گراید. توقع کہ حقیقت او بعرض معلیٰ برسد تا ہرگاہ بخواہد از صاحب صوبہ دستک راہ یابد و بکار آخرت پرداز د. ہر چند وجودِ او دران صوبہ درکار ہست اما خواہان درگاہ پروردگار ہست. والسلام!

مکتوب ۲۷ - بہ مخدوم زادہ شیخ محمد پارسا.

فرزند سعادت مند، ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند. چرا دل ریش نباشد کہ گور و قیامت در پیش دارد. چہ گونہ بہ جمعیت و آرام بود نمی داند کہ فردا کجا مسکن و ماوی شود. فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی النَّارِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وقتِ عمل ہست نہ ہنگام حرص وطول امل. وقت کار ہست نہ موسم خور و خواب فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ. فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ. ہیہات گوئی توفیق سعادت درمیان افگندہ اند. کسے بہ میدان در نمی آید، سواران را چہ شد. مدتے ہست کہ خبرے از ان فرزند نہ داد. ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش اَلسَّلَامَۃُ فِیْ اِدَامِ الطَّاعَۃِ وَفِی الْاِقْبَالِ عَلَی

الْاٰخِرَۃِ ۔ اَللّٰھُمَّ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ ۔ نَحْمَدُہٗ وَھُوَ بِالْحَمْدِ حَقِیْقٌ وَنُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ بِہٖ یَلِیْقُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ الْفَضْلِ عَلَی التَّحْقِیْقِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَلِیْفَۃٍ وَھُوَ بِالْاِسْلَامِ

مکتوب ۲۸ ۔ بپادشاہ دین پناہ ۔ قبلہ گاہا فقیر زادہا عازم ملازمت سراسر سعادت بودند ۔ این فقیر سراپا تقصیر بوسیلۂ کلام رسول وچند کلمۂ دیگر نامۂ بوط اظہار دعاگوے خود نیز نمود ۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَمَسَاکِنُ طَیِّبَۃٌ فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَصْرٌ فِی الْجَنَّۃِ مِنْ لُؤْلُؤٍ فِیْھَا سَبْعُوْنَ دَارًا مِنْ یَاقُوْتٍ حُمْرَاءَ فِیْ کُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ بَیْتًا مِنْ زُمُرُّدٍ خَضْرَاءَ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِیْرًا عَلٰی کُلِّ سَرِیْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ کُلِّ لَوْنٍ عَلٰی کُلِّ فِرَاشٍ اِمْرَأَۃٌ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَۃً سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ فِیْ کُلِّ بَیْتٍ سَبْعُوْنَ وَصِیْفًا وَوَصِیْفَۃً یُعْطَی الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّۃِ مَا یُعْطِیْ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہٖ فِیْ غَدَاۃٍ وَّاحِدَۃٍ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ وَبَیْھَقِیْ وَعَنْ سُوَیْدِ ابْنِ غَفْلَۃَ ۔ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّنْسٰی اَھْلَ النَّارِ جَعَلَ لِرَجُلٍ مِنْھُمْ صُنْدُوْقًا فِیْ صُنْدُوْقٍ عَلٰی قَدْرِہٖ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصْرِمُ تَقْفِلُ مِنْ نَارٍ ثُمَّ یَجْعَلُ ذٰلِکَ الصُّنْدُوْقُ فِیْ صُنْدُوْقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تَصْرِمُ بَیْنَھُمَا نَارٌ ۔ ثُمَّ تَقْفِلُ ثُمَّ یُلْقٰی اَوْ یَطْرَحُ فِی النَّارِ فَکَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَھُمْ مِنْ فَوْقِھِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِھِمْ ظُلَلٌ ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیْ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ ۔

ہیہات ہرگاہ حال کار برآن واین ہست پس چرا ما غافلان را فکر چنان وچنین ہست وچگونہ آرام وتمکین ہست ، وچہ طور جان ببدن قرین ہست مگر وعیدات الہٰی جل شانہٗ نہ در گوش ہست تخویفات قرآنی ہمہ فراموش ۔ کلا آتش سوزان در کمال جوش وخروش ہست وعامیان را آن طبق دسرپوش

و مردم از ہیبتِ آن ہمہ بے خود و بے ہوش۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ اما اولیاء و مقربان ازان بعید۔ کریمہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ۔ بر آن شاہد دلیل۔ و کریمہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ و کریمہ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ نیز آن راہادی و سبیل۔ الٰہی رحمتِ تو عام ست و ما عاصیان را ہزاران امید تام است والسلام۔

مکتوب ۲۹ ۔ ایضاً بہ بادشاہِ دین پناہ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ قبلہ گاہا عالم پناہا، این دعا گو فرزندے شیخ محمد پارسا را از جملہ سالکان مسالک حقیقت و از مقبولان درگاہ باعظمت و رفعت تعالیٰ و تقدس می فہمد و از صغر سن تا حال بر اطوارِ بزرگانِ خود مستقیم و بر اذکار و مراقبات و اشواق و اذواق مستدیم و دعوات بہ اجابت قرین۔ مع ہٰذا در غربت و مسکنت و شکستگی و گذشتگی بے نظیر۔ بہمہ حال دعا گوے موروثی ہست و فدوی آن حضرت بجان بسیار قوی سزاوار عنایات و مستحق اکرامات ہست

هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهُمْ ۔۔۔ وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا يَتَجَرَّعُ ۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰ ۔ بہ سیادت پناہ سمو المکان سیف خان۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بزرگے گفتہ ہست اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا۔ وَ اِنْ اَرَدْتَ الْكَرَامَةَ كَبِّرْ عَلَى الْاٰخِرَةِ یعنی اگر سلامت خواہی بر دنیا سلام گو و دست از دے بشو و اگر کرامت و بزرگی خواہی آخرت نیز وداع بساز و باخدا جل و علا طلب آخرت اگرچہ لابد ست۔ اما اگر از برائے خود ہست آن نیز منوط بتقویٰ و زہد ہست۔ و اگر از برائے مولا ہست پس آن اعلیٰ و اولا ہست۔ این نصیب مقربانِ درگاہ ہست و آن نصیب مومنانِ ابرار۔ ہیہات وقت کار ہست نہ ہنگام خورد و خواب

فردا کار با جبار است فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي النَّارِ، فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ. قصہ مختصر از ہمہ چیز یاد خدا بہتر وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ.

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

چوں سعادت آثار نصرت خان ہمراہ جماعۃ متعلقان عازم ملازمت بود بہ این دو کلمہ نام ربوط مصدع خدمت گرامی گردید. این فقیر را در دعا دانند و فراموش نہ سازند و آن حدود را بہ ترویج سنت در رفع بدعت منور سازند. مخدوما کمالات اکتساب سید عبد الحکیم نبیرہ مولانا شیخ عبد الحی از خلفائے حضرت قطب الاقطاب مجدد الف ثانی و بلدہ میتنہ بر جادۂ بزرگان و طریقۂ ایشان است در حق او و شیخ محمد امین از خویش ایشان و فرزندان شیخ نور محمد نیز خلیفہ آن قطب اکبر مہربانیہا مامول است. والسلام.

مکتوب ۱۳۱ • بپادشاہ دین پناہ.

الحمد للّٰہ العلی الاعلٰی الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلٰی وکلمۃ اللّٰہ ہی العلیا. والصلوٰۃ علٰی رسولہ محمد سید الورٰی وعلٰی آلہ واصحابہ اسلاف التقٰی. اما بعد فالسلام علیکم واللّٰہ عونکم وھو معکم اینما کنتم. معیت او سبحانہ منوط بتقوٰی واحسان است اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ. قول رحمٰن است حقیقت تقوٰی در ترک ذنوب و آثام است. والاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ قول نبی علیہ السلام است فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ واحسنوا ان کنتم شکرتم. جعلنا اللّٰہ وایاکم من المتقین المحسنین ونجانا وایاکم من عذاب الالیم یوم الدین. ونصرنا وایاکم علی القوم الکافرین وصلی اللّٰہ علٰی سیدنا محمد وآلہ اجمعین. اشتفاق پناہا عریضہ نیاز بخدمت حضرت ظل الٰہی بدست فرزند محمد پارسا بآن کہ درین ایام

بتحصیل کمال بعنایت اشفق گذاشت فرستاده است . توقع که بزودی شرف ملازمت یافته عریضه را بنظر معلی بگذارند و بعنایات امتیاز یابد . چون غربت و مسافرت درحق وے از بزرگان امیدہا ے داؤ است ، ہیہات سفر بعید و شدید در پیش است وزاد و راحلہ آن ہیچ در ہیچ است بارخدایا تو دستگیری فرما و ماشکستگان را بمنزل مقصود رسان -

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند

مکتوب ۳۲ . بپادشاہ دین پناہ .

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَلَّامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ . وَهٰذَا الْحَمْدُ وَالدُّعَاءُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ هُوَ الْمُلْهِمُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَلِلظَّفَرِ عَلَى الْاَعْدَاءِ كَمَا اُلْهِمَ بِهٖ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَغَلَبَ بِهٖ عَلَيْهِمْ وَاُلْهِمَ بِهٖ مُوْسٰى يَوْمَ فَلَقِ الْبَحْرِ وَغَرَقِ فِرْعَوْنَ مَعَ الْاَهْلِ . اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُنْدَكَ وَاهْزِمْ عَدُوَّكَ . كَانَ اللهُ فِيْ عَوْنِكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ لِاِزَالَةِ السَّلَاطِيْنِ الْخَائِنِيْنَ وَعَنْ عَذَابِ اللهِ اٰمِنِيْنَ وَالْاَعْدَاءِ الْخَاسِرِيْنَ وَفِي النَّكَالِ دَائِمِيْنَ وَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ فِي الدُّعَاءِ وَاللهُ نَاصِرُ الْاَوْلِيَاءِ -

قبلہ گاہا چون خود درین وقت از عدم لیاقت مقصر ماند فرزندے محمد پارسا را باین عریضہ مختصر بخدمت سراسر سعادت فرستادہ و وظیفہ دعاے خود ظاہر ساخت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ . دیگرچہ معروض دارد کہ غیر از بدی در خود ہیچ نمی داند . چون درین ایام بہ درس صحیح بخاری با شروح و حواشی و جماعۂ دیگر از فضلا و درویشان بعد صلوٰۃ العصر اشتغال داشت تیمنًا حدیث چند ازان واز غیر آن درین عریضہ نیز می خوانند . وَاللهُ الْمُوَفِّقُ . قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ" رَوَاهُ الْبُخَارِي۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ ۔ رواہ المسلم ۔ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ الْمُسْلِمُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِي ۔ قبلہ گاہا در دنیا ہیچ آرزوے نیست جز آنکہ گوشۂ خاطر بیابد و بہ این امور پردازد و باگریہ وسوز بسازد الی اَنْ يَّبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ كَيْفَ لَا۔ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰى۔ ہیہات عمر بربادرفت وہیچ عمل شایانِ درگاہِ مقدس او نہ کردہ وخجالت وبطالت ہمہ نقد وقت ہست وانفعال وشرمندگی برکفِ دستِ حساب، وکتاب آخرت در پیش وما در عیش وعشرتِ خویش۔ تنگی وتاریکی گور فراموش۔ آخرتا کے این خوابِ خرگوش۔ آخر بیدار خواہند ساخت وہیچ سود نہ خواہد داشت ۔ آتش سوزان درکمال جوش وخروش وآن مرعاصیان طبق وسرپوش گوشت وپوست از سوزشے بریزد وما نند آن بجاے آن بخیزد۔ ودم قبیح از احراق آن جاری وصاحب آن خزی وخواری۔ ہرکس ساعتے درین تصور نشیند ولمحہ مثلاً خود را دران آتش بہ بیند، بعد ازین چون خواہد زیست وچگونہ نخواہد گریست بمقتضاے عمل ما زیادہ ازین ہست۔ اما خداے ما کریم ورحیم ہست۔ عجب بعد این خبر چسان جان در بدن ہست وچگونہ دعوٰیِ ما ومن ہست۔ ہر بلا ازین ما ومن ہست۔ چون این از میان رفت از ہوا وہوس رُست وہمہ نور گشت۔ وبحق جل وعلا واجل واعلیٰ پیوست۔ ونعمت درحق او تمام گشت۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا۔ وَقَالَ فِيْ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۔ نور رب العلمين وجعله سيّد الاولين والاخرين صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه اجمعين ۔ خاتمة حسنه بكلام الملك العلام وحديث سيّد الانام عليه وعلى اله الصلوة والسلام ۔ قال عز من قائل الاولياء في مقابلة الاعدا قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ ۔ وقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ۔ الغدوة في سبيل الله او روحة خير من الدنيا وما فيها ۔ رواه البخاري ۔ من اغبرت قدماه في سبيل الله فلا تمسه النار ۔ رواه البخاري ۔ الحمد لله الذي نصر اولياءه قال الله تعالى وكان حقا علينا نصر المؤمنين ۔ وقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين ۔ والصلوة على سيّد العالمين سيّدنا محمد واله اجمعين ۔ السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ۔ كرما از حال خود چه نويسد ۔

مکتوب ۳۳ ۔

مهر پیوند ما نه داده یار — چون توان شد زعمر برخوردار
کار ما با یکے ست در همه شهر — وان یکے تن نمی دهد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز — هم دمے نیست تا بگریم زار
در خروشم ز صیت آن معشوق — در سماعم ز صوت آن فرماد

آن خداے متعال به آن بندگی و استغفار ما را بجود خواند و ابلیس را به آن عبادت به یک گناه از درگاه خود راند ۔ ما باین بار گناه، وازوے کرم هاۓ بے شمار ۔ هیهات ازین جهان چه خواهد برد وازین شرمندگی وحسرت خواهد برد ۔ دعوت اکرم الاکرمین قبول کرد ۔

زوداو حضرت او بچه رُو نخواهد رفت خرمی آن روز بد تر از آتش جان سوز. هنوز هیچ نه رفته است

در رہاے توبہ نہ بستہ ہست. اے غافل بشتاب و قدر مولاے خود بشناس. بیت

کس نہ کند ہیچ بہ بیگانگان　　　اینچہ تو با حضرت حق می کنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ.

مکتوب ۴۳. به مخدوم زاده شیخ عبدالاحد قدس اللہ سرہٗ صدور یافت.

بعد الحمد وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ. ذرہ احقر بخدمت مخدوم معظم می رساند. بہ ورود صحیفہ گرامی مشرف گشت و مضامین خجستہ آئین آن بجان و دل پیوست رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَجْرَكُمْ بِبَرَكَةِ الصَّالِحِيْنَ و دُعَائِهِمْ يَرْحَمُ عَلٰى هٰذَا الْعَاصِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. وفِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَسْبَلْ تِلْكَ الدُّمُوْعُ فَيَا اَسَفٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاَعْرَضْتُ عَنِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مخدوما کتابت اخوی اعزی میان خلیل اللہ را دید و مضامین آن فہمید لَازِلْتُمْ فِيْ خَيْرٍ وَبَرَكَةٍ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ. اہل اللہ ہر جا باشند مبارک ہست و مر ابدال آن مقام را بشارت. باقی تفصیل جواب از مکتوب اخوی مذکور معلوم شریف خواہد گردید. انشاء اللہ العزیز والسلام. چندروز از تنگی سینہ بر سبیل تجرید و تفرید بکوہ و بیابان گذارند. و بلسان حال این بیت می خوانند.

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را　　　کہ سر بہ کوہ و بیابان تو دادۂ ما را

بعد از آن گذشت اینچہ گذشت نواز شہاے لضیب عاصیان گشت. قلم این جا رسید سر بشکست اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ. والسلام.

مکتوب ۳۵ ۔ بمخدوم زادہ محمد زبیر نوشتہ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام ۔ بہ فرزند ارجمند زید توفیقہ می رسانند مرغوب رسید و مضامین آن معلوم گردید ۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَانِ لَتِمَّ فِی خَیْرٍ وَّ بَرَکَۃٍ مِنَ اللّٰہِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَکُوْنُوْا فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مَعَ اللّٰہِ ۔ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وُجُوْھَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۔ تِلْکَ الدُّنْیَا مَزْرَعَۃٌ ۔ از غایت تنگی سینہ و تذکر گناہان لود دیرینہ چند روز بہ سبیل تجرید افتان و خیزان و اشک حسرت از چشم ریزان ...... بکوہ و صحرا گذارند و ملیسان حال این بیت می خوانند ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

بعد از ان گذشت آنچہ گذشت ۔ و آنچہ لوازم شہاے الٰہی و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نصیب عاصیان گشت ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۔ ملازمت حضرت ظل الٰہی امام ربانی را کمالات سعادت خود دانند ۔ اگر رخصت فرمایند بیایند و اگر نگاہ دارند سعادت دانستہ باشند ۔ سبق صحیح بخاری انشاء اللہ تعالیٰ تلافی خواہد رفت ۔ بہر حال در بندگی او کمر محکم باید بست ۔ از فقیر زادہا سلام خوانند ۔ و مشتاق دانند بکرم اللہ سبحانہٗ ۔ ہر کدام بہ تحصیل ظاہری و تکمیل باطنی مشغول اند ۔ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْھُمْ اِلَی الْکَمَالِ ۔ واے برحال این عاصی کہ در وے بوے از خیر شناسی نیست ۔ آرے رحمت او وسیع است و آن مرعاصیان را دستگیر ۔ ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہان سوار اند والسلام۔

مکتوب ۳۶۔

الحمد للہ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خصوصاً علیٰ سید الوریٰ المصطفیٰ آن امام زمان ظل رحمان احقر انام پس از اداے مراتب سلام با کمال شکستگی و نیاز تمام بعرض مقدس معلا می رساند و ورود فرمان عالی نشان این کمترین عالمیان را مفتخر و مباہی ساخت و آن را بر دیدہ و سر گذاشت؛ در شکر آن ازین ہیچ مدان چہ آید غیر ازانکہ دست بہ دعا با کمال تضرع و التجا بدرگاہ کبریا بردارد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کَلِمَۃَ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَ اٰخِرَتُہٗ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آں کہ در ساختہ است قطرہٗ بارانی را

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ رَوَاہُ التِّرمذی وغیرہ۔ لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنَ الْقَدَرِ وَالدُّعَاءُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَیَنْزِلُ یَتَلَقَّاہُ الدُّعَاءُ فَیَلْتَقِیَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ رواہ المستدرک مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِی۔ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَھْلِکْ مَعَ الدُّعَاءِ۔ رواہ ابن حبان۔ لَوْ اَنَّ بَاکِیًا بَکٰی فِیْ اُمَّۃٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمَ رَوَاہُ الْبَیْھَقِی وغیرہ من سلاگ۔ دعا را اثرہا بسیار است، رعایت آن از جملہ ضروریات است۔ ہیہات توفیق کجا است و ما در ہواے نفس مبتلا و عذاب گوناگون در قفا وَ لَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ آدمی را نہ براے خور و خواب آفریدہ اند و بجہت عیش خوشگوار او را ایجاد فرمودہ۔ کارخانہ عظیم بخلعت او منوط است و عذاب و ثواب ابدی بہ آن مربوط و ما ازان غافل بعیش زمانی شاغل فردا چشم خواہند کشود۔ اما ہیچ سود نہ خواہد بود۔ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ امروز روز کار است کہ فردا کار با جبار است تا کرا توفیق دہند و قرعہ دولت بنام کدام یکے

زنند۔ گوئی توفیقِ سعادت درمیان افگندہ اند۔ کس بہ میدان درمی آید سواران را چہ شد۔ الٰہی توفیق ہم از تست از ماچہ چیز نادرست۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست　　تودادی ہمہ چیز من چیز تست

تو رحم نما و درماندگان را دستگیری فرما۔

تو دستگیر شواے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند　والسلام۔

مکتوب ۔ ۳۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ذرۂ احقر بس از اداے سلام شکستگی و نیاز تمام بعرض عالی متعالی شاہ عالم و عالمیان می رساند۔

بہ تن مقصرم از دولت ملازمت　　ولے خلاصۂ جان خاکِ آستانۂ تست

دیگر از احوال کثیر الاضلال خود چہ عرض نماید مگر آن کہ حدیثے از احادیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواند۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی اَخْبَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْہِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ۔ رواہ احمد والترمذی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاَیُّہَا النَّاسُ اَبْکُوْا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکَوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْہِھِمْ کَاَنَّہَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَنْقَرِحُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُجْرِیَتْ فِیْہَا لَجَرَتْ۔ ہیہات ہرگاہ مآلِ کار برین منوال ہست پس چرا ما غافلان را آرام و قرار ہست۔ مگر وعیدات الٰہی جل شانہ در گوش است کلا بل آتش سوزان در کمالِ جوش و عاصیان را آن طبق و سرپوش۔ اولیا را و ازان بعید

کریمہ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا یَحْزَنُوْنَ بر آن شاہد و دلیل ۔ سفر بعید و شدید در پیش و زاد و راحلہ آن ہیچ دا ہیچ ۔

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہاں سوار اند

قبلہ گاہا فضائل و کمالات دستگاہ خدا آگاہ خواجہ عبدالصمد از دعا گویان خاص آن حضرت است فرزندان مشارٌ الیہ جوانان قابل اند و ارادہ نوکری دارند امید کہ بجناب شاہی از گرداب تفرقہ بر آیند و بساحل جمعیت در آیند ۔ دیگر از مراتب دعا گوے خود چہ عرض نماید کہ خدا جل و علا آن را بہتر می داند ۔ کَانَ اللہُ فِیْ عَوْنِکُمْ وَجَعَلَ یَوْمُکُمْ خَیْرًا مِّنْ اَمْسِکُمْ ۔ والسلام علی سید الانام ۔

مکتوب ۳۸ ۔

الحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ بہ ورود عنایت نامہ نامی مشرف و مکرم گردید ۔ انچہ از روے کرم یاد آوری فرمودند نیز رسید و سبب دعا گوے آن لمجار و ملاذ فخر اگردید ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ در حدیث آمدہ است مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَا مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ ۔ و در بعضے روایات فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ ۔ یعنی کسے کہ کشادہ شد او را درہاے دعا و موفق کردہ شد بہ دعا کشادہ شد مر او را درہائے رحمت ۔ پس در دعا تقصیر نہ باید کرد و درہاے بستہ را بکلید دعا باید کشود و حوائج خود را از خداے عز و جل و علا بہ تضرع و التجا باید طلبید ۔ و نجات آخرت ہمان باید دید ۔ در حدیث آمدہ مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ ۔ کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالے برو غضب ناک می شود ۔ و نیز در حدیث آمدہ رد نمی کند قضا را مگر دعا و زیادہ نمی کند در عمر مگر نیکوئی و ہیچ چیز از سوالہا محبوب تر

نزد خدا نیست از سوال عافیت پس طلب بسیار باید نمود۔ و درہائے رحمت باید کشود۔
و در حدیث آمدہ دعا سلاح مومن ہست وستون دین ہست و نور آسمان ہا و زمین ہست
ہمہ را از خدا بخواہد اگر بندِ پاپوش و نمک طعام باشد۔ و شرائط و آداب استجابت دعا
پرہیز کردن حرام در خوردن و پوشیدن۔ و اخلاص مر خدائے تعالیٰ را جل و علا و
تقدیم صالح بر دعا مثل نماز وغیر آن و طہارت و وضو و پاکی و مانند آن و استقبال قبلہ
و نشستن بر زانو ہا و ثنا بر خدائے جل و علا گفتن و درود فرستادن و دراز کردن ہر دو
دست و بر داشتن بہ ہر دو منکب و برہنہ داشتن و بر داشتن چشم بہ سوئے آسمان و آنکہ
سوال کند بر سبیل اسمائے حسنیٰ الٰہی و صفات علیائے او سبحانہ، مثل رب العٰلمین واکرم
الاکرمین وارحم الراحمین۔ وغیر آن ہر دو کف دست و با ادب بودن و خضوع و خشوع
و غربت و مسکنت۔ و قتہائے اجابت دعا شب قدر، و روز عرفہ، و ماہ رمضان، و
روز جمعہ و نصف آخر از شب و ثلث اول شب و ثلث آخر شب و میانہ شب و وقت
سحر۔ و ساعت جمعہ از ہمہ زیادہ ہست از ہمہ۔ احوال اجابت دعا در ہر سال شنیدن
آواز اذان دعا مستجاب ہست و در حین سجدہ و عقب تلاوت قرآن مجید خصوصاً وقت
ختم، خصوصاً از خوانندہ۔ و نزد نوشیدن آب زمزم و حضور میت و ہنگام آواز
مرغ و در اجتماع مسلمانان و در مجلس ہائے ذکر و نزد نزول باران و ہنگام دیدن کعبہ
و در میان دو لفظے مبارک اللہ و جاہائے اجابت دعا جائے نشست ہست، یعنی
جائے پاک باشد۔ و در طواف کعبہ و نزدیک ملتزم کہ مابین حجر اسود و دروازہ کعبہ
ہست و زیر ناودان کعبہ و نزد چاہ زمزم۔ و بر کوہ صفا و کوہ مروہ و در جائے سعی و رفتن
در میان صفا و مروہ و در مزدلفہ کہ مابین عرفات و منیٰ ہست و در عرفات و منیٰ و نزد آمدن

واندا ختن سنگ ریزہ ہا و در مناسک حج و نزد قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم و نیز مستجاب ہست دعاے مضطر و مستجاب ہست دعاے مظلوم اگر آن مظلوم فاجر و فاسق باشد و دعاے پدر و دعاے بادشاہ عادل و دعاے مرد صالح و نیز توسل کند نزد دعا بسوے خدا تعالےٰ پیغمبران او و صالحان از بندہ ہاے او و آداز ایست کند بہ دعا و اعتراف کند بہ گناہ و دعا کند از صمیم قلب و جد و اجتہاد و حضور دل۔ و بداند معنی دعا۔ و نیکوئی کند بہ ہمسایہ خود و تکرار کند در دعا بسیار و آمین بگوید دعا کنندہ و شنوندہ۔ و دعا بہ امر محال نہ کند۔ و ہر دو دست را برو فرود آرد و مسح کند بہ آن روے خود را و شتابی نہ کند در طلب اجابت تا بگوید دعا کردم قبول نہ شد ظاہرا تاخیر شود یا عوض آن چیز دیگر مرحمت شود یا بلا مندفع گردد این ہمہ اقسام اجابت دعا است۔ و دعاے فرزند نیک بہ والدین خود و دعاے مسافر و دعاے روزہ دار وقت افطار و دعاے مسلم برادر مسلم را پس پشت۔ و اسم اعظم خدا جل و علا کہ دعا کردہ شود بہ آن اجابت کند۔ ادرا حق تعالےٰ و قتے کہ سوال کردہ شود بہ آن بدہد، مراد ادرا خداے تعالےٰ۔ این است لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ درین باب دیگر ہم آمدہ است اما این جا ہمین اکتفا رفت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وصلی اللہ علٰی سیدنا محمد و آلہٖ اجمعین۔ دیگر رسالہ در ضبط گناہان صغیرہ و کبیرہ و دیگر نصائح تالیف یافتہ است۔ شیخ مصطفےٰ در مسجد کلان جامع می باشد بخدمت شریف خواہد رساند۔ انشاء اللہ تعالیٰ آن را مطالعہ فرمایند۔

مکتوب ۳۹ ۔ بہ طرف بی بی جیو صدر یافتہ

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ذات عالی درجات آن معدن خیرات و حسنات فاطمۂ زمان خدیجۂ دوران بی بی جیو را دیرگاہ فقرا نوازند بریاد خود مستقیم و مستدیم دارد، بالنبیؐ۔

وآلہ الامجاد۔ دعلیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ بہ ورود عنایت نامہ نامی معزز و مکرم گردید۔ آثار عنایت ازان شناخت ودستہا بہ دعاے خیر الیشان بر داشت۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول ۔ آنکہ درساختہ است قطرۂ بارانی را

بی بی جیو سلامت دنیا زراعت گاہ آخرت است ہر کہ اینجا کاشت و لطاعت و بندگی پرداخت جنات النعیم یافت۔ وہر کہ این جا بہ غفلت وگناہان بسر برد در آخرت خود را بہ آتش سپرد وآدمی را نہ براے خور وخواب آفریدہ اند ونہ بجہت عیش خوشگوار خلق فرمودہ۔ مقصود از خلقت او طاعت وعبادت است وکسب معرفت وسعادت، تا کرا توفیق دہند وقرعۂ دولت بنام کدام یکے زنند۔

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند ۔ کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

وقت کار است کہ فردا کار با جبار است۔ پس بر وظائف طاعات وعبادات وصیام وصلوٰۃ وادائے زکوٰۃ قیام تمام باید داشت واز محظورات ومنکرات خود را یک سو باید گذاشت۔ این طریق نجات وَاللّٰہُ ھَادِیْ اِلیٰ سَبِیْلِ الرَّشَادِ۔ خداوند این بندہ عاصی را بطفیل نیکان نیز توفیق کرامت فرما۔ واز کمال کرم ابواب رحمت ومعرفت بر روے بکشا

یارب بر ہانیم زحرمان چہ شود ۔ راہے بدہم بکوے عرفان چہ شود

یک گبر کہ از کرم مسلمان کردی ۔ یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود ۔ والسلام

مکتوب ۴۰۔

حامِدًا اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَمُصَلِّیًا عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ فرزند عزیز حاجی الحرمین الشریفین زید عزہٗ وتوفیقہٗ۔ ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند۔ ومشتاق دانند۔ چرا دل ریش نہ باشد کہ معاملۂ گور وقیامت در پیش دارد۔ چگونہ بہ جمعیت دارم،

نمی داند کہ فردا اجل کدام فریق شود فَرِیقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. بہرحال بہ جہتِ این کار دست و پا باید زد و یک ساعت بے یادِ مولیٰ جل وعلا نباید نشست. بلکہ از ذکر بہ مذکور باید رفت. و از صورت بہ حقیقت باید پیوست و از لفظ بہ معنی باید گذشت.

قومے ز وجودِ خویش فانی　　　　رفتہ ز حروف در معانی

اگر یافت فَطُوْبیٰ لَہٗ وَبُشْرٰی لَہٗ والّا درد نا یافت نیز سعادت ہست عظیمے. خوش گفت.

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم　　　　وآنکس کہ نیافت درد نایافت بس ست

معاذ اللہ اگر این درد ہم ندہند واز درگاہ زنند. خواہم لیشد درین فکر جگردوز. اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ. مکتوب شریف حاجی ابوالخیر رسانید اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ. امید ہست کہ عواقب امور محمود شود سعی مشکور گردد و فقیر را در یاد دعاے خود دانند واز دعاے خیر منسی نہ سازند. گناہگار ہست شرمندہ اما عفو او عاصی را امید دہندہ ونوازندہ. اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجیٰ عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.

مکتوب ۱۴۰.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بعد فَقَدْ تَشَرَّفَ الْعَبْدُ بِسَلَامِکُمْ وَتَنَبَّہَ بِکَلَامِکُمْ فَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃٌ لَّدَیْکُمْ. وَمَا ذُکِرَ ثَمَّ مِنَ الْاَلْقَابِ فَلَسْتُ لَھَا. وَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ جَلِیٌّ رَاجِعَۃٌ اِلٰی جَنَابِکُمْ مُّبِیْنَۃٌ عَنْ کَمَالِ حَالِکُمْ. مَا بَرِحَتْ الْاُمُوْرُ وَاَنَا فِیْ غَایَۃِ الْغَفْلَۃِ وَالْغُرُوْرِ. ھَیْھَاتَ جَاءَ وَقْتُ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِیْ کَمَالِ الدَّرَجَۃِ وَالسُّرُوْرِ.

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وُجُوْهَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُخْزِنَا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَاشِفَةٌ۔ وَکُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِیْمٍ۔ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ۔ وَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ الشَّیْخَ مُحَمَّدَنِ الْعَابِدَ لَازَالَ کَاسْمِهٖ فِی الدُّنْیَا زَاهِدًا وَّفِی الْعُقْبٰی رَاغِبًا بَعْدَ مَا صَحِبَ الْفُقَرَاءَ حَقَّ الْمُصَاحَبَةِ وَجَاوَرَ مَزَارَ الْاَوْلِیَاءِ حَقَّ الْمُجَاوَرَةِ وَتَحَقَّقَ بِاَنْوَاعِ اَهَمِّ وَاَطْلَعَ عَلٰی اَسْرَارِهِمْ وَاَطْوَارِهِمْ وَتَوَجَّهَ اِلٰی خِدْمَتِکُمْ کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِهٖ وَعَوْنِکُمْ۔ وَکَانَ هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ یَلْتَمِسُ مِنْ دُعَائِکُمْ وَیَتَمَنّٰی لِقَائَکُمْ۔ والسلام۔

مکتوب ۴۳۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ نمی داند خدمت آن گرامی برادر چہ نگارد عمر گران مایہ درین صرف شد تا چہ خورم صیفت چہ پوشم شتا۔ ہیہات تا دنیا برجا است این فکر واندیشہ برپا است۔ پس بکار آخرت کے خواہد پرداخت واو راسبحانہ کے خواہد شناخت۔

در جہان شاہدے وما فارغ در قدح جرعۂ وما ہشیار

در خبر آمده است کہ صحبت دارید با خدا - واگر نتوانید پس صحبت دارید با کسے کہ صحبت دارد با اوست تعالیٰ - اولیاء جلساء خداوند - ہر کہ با ایشان نشیند ہرگز شقی نہ شود ــ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقىٰ جَلِيْسَهُمْ - چون درین ایام حقائق آگاہ فضائل وکمالات دستگاہ شیخ محمد عابد دلد افادت پناہ شیخ تاج الدین محمد کہ از اعزۂ روزگار و از علماء ومشائخ مشہورین آن دیار است، وساکن قصبہ چناوہ - بعد از انکہ مدتے با کمال شکستگی وخدا طلبی در صحبت فقراء بودہ واز انوار وبرکات بزرگان سیراب گردیدہ آنجا رسیدہ - دیدن او غنیمت است و زیارت او نعمت - اگر او را بہ اعزاز تمام بخوانند وصحبت دارند بسیار بر جا است وموجب اجرہا - مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ الدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ - اَلدُّنْيَا سَاعَةٌ وَّلَنَا فِيْهَا طَاعَةٌ - اَلدُّنْيَا يَوْمٌ وَّلَنَا فِيْهَا صَوْمٌ -

مکتوب ۴۳ -

مخدوما درین ایام مکتوب بادشاہی مشتمل بر کمال عنایت ومہربانی رسیدہ مع ذالک تا حال خود را یک سو کشیدہ - چہ کند بالذات بہ تنہائی راحت است - وبفقر نامرادی بتمامی مائل تر خرفات دنیای اختیار در نظر قبیح است - با وجود آنکہ خود از ہمہ خوار وذلیل است موافق حال این ابیات می باید

بہ تنہائی چنین مائل دلم چیست	درین تنہا نشستن حاصلم چیست
سگم پس از سگی معذور باشم	بدین عذر از خلائق دور باشم
....	....
....	....
مگان خود صاحب خود را شناسد	ہر اسد کو بلے از ما شناسد

نہ خود را می شناسد لئے خدا را چرا باید نام سازد خیل مارا

درین دید راہ بر دید قصور نہ متکلّف است کہ فی الحقیقت کہ ازین ہم بدتر است۔ مدار کار درین راہ بر دید قصورِ اعمال است۔ چون این دین بہ کمال رسد اسرار و عنایات بے شمار نصیب گردد۔ مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ ازان اسرار زبان باید بست۔ قلم این جا رسید سر بشکست۔ درین راہ ہمہ عجز و شکستگی و نیستی است، چون آن بکمال رسد ہستی حقیقی جلوہ گر شود۔ خود بینی نصیب اعدا باد خدا ازو دور دارد۔ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَال۔ بامار نشین و باما منشین۔ و دیگر ابیات کہ حسب حالِ خود نوشتہ اند آن از کمالِ حال است۔ و از ہستی صدق مقال۔ اللہ تعالیٰ درین طلب و دید بیفزاید و ما گرفتاران را ہم ازین بلا نگاہ دارد۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ عَدُوٌّ لَّكُمْ۔ انچہ از خدا باز دارد بلاست و ذکر او شفا فَذِكْرُ اللہِ نُوْرٌ وَّهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ سُرُوْرٌ ذِكْرُ اللہِ رَاحَةٌ وَّالدُّنْیَا سَاعَةٌ ذِكْرُ اللہِ یُوْصِلُ اِلَی اللہِ وَیُغْنِیْ عَمَّا سِوَی اللہِ۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ۔

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۴۴۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ بَعْدَ الحمد وَالصلوٰۃ وَ تبلیغ التحیۃ وَالسّلام بہ آن ثمرۂ شجرۂ سیادت و سعادت می رساند۔ مدتے است از احوال شریف خبر ندارد۔ ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش۔ قَالَ اللہُ تعالیٰ اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ ہر سرزمین را فیوض خداست و ہر بقعہ را انوار۔ ہمہ وقت و ہر جا منظرِ فیض خدا باید بود۔ و لمحہ از بندگی و طلب او نباید آسود۔ آرام و قرار بر طالب حرام است۔ و بعد بدتر از عذاب نار است۔ ہیہات عذابہائے گوناگون در پیش ہست و ما در عیش و عشرتِ خویش۔ آتش

به دو دستِ خویش در خرمنِ خویش من خورده ام چه نالم از دشمنِ خویش. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ. دنیا وسیلۂ آخرت سازند و خود را در راہِ او در بازند. وحدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ را شناسند.

از پئے این عیش وعشرت ساختن — صد ہزاران جان ببا ید باختن

فقرا اشتیاق خود دانند و احوال خیر مآل را نویسان باشند. والسلام از فقیرزاده ہا سلام خوانند مخدوم زاده ہا بعافیت واستقامت باشند.

مکتوب ۴۵. بہ سید عبدالحکیم نوشتہ است.

حَامِداً وَّ مصلیاً وَّ مسلماً. برادر گرامی سید عبدالحکیم سلام خوانند ومشتاق دانند. مدتے است از احوال خیر مآل آن برادر خبرے نہ دارد. ہر کجا است خدایا بسلامت دارش. ہنگام جوانی را مغتنم بہ تمام وکمال در بندگی وطاعتِ حق پردازند. وخود را در راہ او در بازند وحدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ را خوانند. خوش گفت.

با درد بساز چون دوائے تو منم — در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوے ما کشتہ شوی — شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم
از پئے این عیش وعشرت ساختن — صد ہزاران جان ببا ید باختن

احوال خیر مآل را ہموارہ نویسان باشند وبکار آخرت پردازند بہ دعائے ظہر الغیب یاد آرند. والسلام.

مکتوب ۴۶.

حَامِداً وَّ مصلیاً ومسلماً. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ہمی دانند کہ بہ خدمت

گرامی چه نگارد۔ دیگر ازانکہ اظہار اخلاص خود نماید واز بندگان علاج آن خواہد۔ ؎

مفلسانیم آمده در کوے تو شیئًا للہ از جمال روے تو

هیہات مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ۔ آرے چه عجب که از غایت بنده نوازی افتاده را از خاک مذلت بردارند واز نہایت کرم گناہگارے را قبول فرمایند۔

می تواند که دہد اشک مرا حسن قبول آن که در ساخته است قطرۂ بارانی را

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ دیگر انچه از اراده سفر حرمین شریفین زادہما اللہ سبحانہ تشریفًا وتکریمًا استفسار فرموده بودند۔ مخدوما، بالفعل بعد مضی برسات بجہت بعضے نیات واتباع سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوۃ التامیات عزم مہاجرت از وطن ومباعدت از مردوزن بخاطر حزن آثر مصمم دارد۔ واز خدا جل وعلا بکمال تضرع والتجا حصول آن را می خواہد واشارات غیبی درین باب ترقی یابد تا تقدیر الٰہی جل شانہ کجا برد وکدام سو کشد۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ مقصود در دنیا یاد خدا است جل وعلا ہر جا میسر شود ہمان او تعالیٰ برد در طلب او باید گداخت واز خود نامے ونشانے نہ باید گذاشت تا او را باید شناخت مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ۔

در پئے این عیش وعشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

باقی ماند مرض آن را امسال بغوائے امتثال امر ظل الرحمۃ موقوف داشتہ۔ وحصول آن را از حضرت حق سبحانہ وتعالے بکمال تضرع والتجا خواستہ۔ عمر بآخر رسید وتلافی آن بجز آن ندیده۔ جمل خود ہمہ شر وبلا۔ ہُوَ الشَّافِیْ ہُوَ اللہُ، منتظر نشستہ تا چه پیش آید وخدا جل وعلا چه خواہد وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللہِ اِنَّ اللہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ پیش از وقوع امر خود را چه فروشد ودر ترویج متاع کاسد خود چه کوشد او تعالے عیب ہائے ما پوشد زیاده بدین

چہ گوید و ہموارہ ادرا جوید. مشتاق دانند واز دعا فراموش نہ سازند۔ والسلام!

مکتوب ۷۴۔

باسمہٖ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ صحیفۂ شفقت رسید وآثار مہربانی ہا ازان ظاہر گردید۔ اللہ تعالےٰ بر شما مہربان باد وابواب ترقیات بکشاد۔ این جہاد عزا را سعادت خود دانند۔ وآن را وسیلہ رضاے مولیٰ تعالےٰ شناسند ونیت را درست سازند ودرویشان ودل ریشان را در دعا دانند وامیدوار عزت وفتح ونصرت باشند اَلَآ اِنَّ جُنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ. یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزاً عَظِیْماً۔ این جہاد گاہ گاہ است وجہاد با خود ہمیشہ برپا می باشد وچون مرد آن است کہ خود را بشکند وبہ مولاے خود برسد۔ از خود چو گذشتی ہمہ عیش است وخوشی۔ عیش وخوشی این دار نصیب اعدا است۔ ودرد ورنجہاے آن جا نصیب اولیاء، این سم قاتل وآن تریاق نافع۔ این فانی وآن باقی۔ این ادنیٰ وآن اولیٰ۔ فرح این جا سبب غم آن جاست۔ وغم این جا موجب فرح آن جا۔ این اھون وادنیٰ وآن اَشَدُّ وَاَبْقٰی کَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیْتَ اِحْدٰہُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ ہیہات گوئی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد۔ مخدوما درین ایام بموجب اشارۂ قویہ غیبیہ راکم تر کردہ وہیچ جا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ از خود نہ رفتہ۔ ہر جا کہ بردہ اند از عنایات تازہ ونوازشہاے بے اندازہ آن جا کردہ اند۔ آرے ہر جا را احکام خدا است وفیوض وبرکات ورای الوان اہل بصائر بہ این معنی می برند واز ہر دکان متاع وصل جانان نخرند۔ ؎

متاع وصل جانان بس گران است　　　　بدین سودا بہ جان بودے چہ بودے

والسلام۔

مکتوب ۴۸ ۔

حامداً وّ مصلیاً وّ مسلماً ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَّ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وازو دست بشو۔ اگر کسے نیک تامل نماید وبہ تعمق نظر فرماید طالب آخرت را عین طالب مولیٰ یابد۔ وکریمہ وَاللّٰہُ یَدْعُوا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وکریمہ ۔ یَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ را باید خواند فکر آخرت باید کرد وازہوا وہوس بلکہ از خود نیز باید گذشت چون از خود رفت بحق دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ این معنی کشفی و وجدانی است نہ زبانی وبیانی مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ

از پئے این عیش وعشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

این عیش وعشرت مخصوص اولیاء است وعیش وعشرت نصیب اعدا است ۔ اہل فرح و عیش نہ سزد کہ آن غم آخرت بود ۔ ہیہات کیفَ الفرح والسرور وَالنَّارُ تفورُ فمن فی الرَّحْمَۃِ وَالتخلّص عَنِ النَّارِ فَھُوَ فِی الطاعۃ وَمَا توفیقی اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ توکلتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۔

مکتوب ۴۹ ۔

الحمدُ للّٰہِ الَّذِی بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالحاتُ وَالصلوٰۃ والسلامُ علیٰ سیدِنَا سیّدِ السَّادَاتِ ۔ السلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یاسیّدی اَنَامفتونٌ وَبِمَا کَسَبْتُ مرھونٌ لَابِضَاعۃَ لی سوی الاِضاعۃِ وَلَاصَنَاعَۃَ لِیْ غیرالبطالۃِ قلبی قَاسِیَۃٌ وَالنَّارُ حَامِیَۃٌ ۔ ھَیْھَاتَ اَیْنَ المفر وَکَیْفَ المستقر اَیُّھَا العَاصِی فِرَّ اِلَی اللّٰہِ وَکُنْ مَعَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لامفرَّ اِلَّا اِلَیْہِ ، وَ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فِی یَدَیْہِ رَحْمَتُہٗ وَاسِعَۃٌ وَمَغْفِرَتُہٗ قَاطِعَۃٌ لَاتَیْئَسْ مِنْ

مِن رَوحِ اللهِ وَاِن فَرّطتُ فِی جَنبِ اللهِ۔ اِنَّ اللهَ یَغفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا۔ وَکَانَ بِالمُؤمِنِینَ رَحِیمًا۔ یَا سَیِّدِی لَا تَنسَوْا عَن دُعَائِکُم فِی السَّفَرِ وَالحَضَرِ خُصُوصًا عِندَ رُؤیَۃِ الکَعبَۃِ وَعِندَ البَابِ وَالمُلتَزَمِ وَالحَجَرِ وَعِندَ زِیَارَتِ سَیِّدِ العَرَبِ وَالعَجَمِ صلی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وسلم۔ قلبی لدیکم وَھُوَ مَعَکُم اَینَمَا کُنتُم۔ اَللهُ یَجمَعُ بِالخَیرِ بَینِی وبینکم وَھُوَ سبحانہ بِالاِجَابَۃِ جَدِیرٌ وَعَلٰی مَن مَاتَ قَدِیرٌ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب ۵۰ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

بِاسمِہٖ سُبحَانَہٗ۔ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا۔ برادر عزیز صوفی قلندر بیگ از فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔ مکتوب مرغوب رسید۔ مضامین آن معلوم گردید از جمعیت باطن و عدم سرایت ظل ظاہر دران۔ وحصول جمعیت و لذت درپاے آن نوشتہ بودند۔ اللہ تعالےٰ مزید برمزید نصیب کند و بتمام وکمال بجانب خود کشد جمعیت سبب جمعیت فقر ہست کار خود بہ او سبحانہٗ گذارند و خود را درمیان نہ دارند۔ با یار سیاہ منشین و با خود منشین۔ قصد آن حدود درین سال مصمم ہست۔ تا در غیب چہ مقدر ہست۔ دیگر حقیقت برادر طریقت صوفی عبداللطیف زبانی بیان خواہند نمود۔

مکتوب ۵۱ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا۔ اخوی حقائق آگاہ صوفی قلندر از ین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند۔ وسلامتی را منحصر در ترک انام شناسند وحقیقت ظہور سلام در دار السلام دانند۔ سَلَامٌ قَولًا مِّن رَّبٍّ رَّحِیمٍ بر آن شاہد عدل ہست والسلام۔ جمیع یاران طریق سلام خوانند و بر یادِ خدا جل وعلا ترغیب نمایند۔ کار این ہست غیر ازین ہمہ ہیچ ـــ

مکتوب ۵۲ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ نبیّہٖ و نسلّم ۔ برادر عزیز صوفی قلندر آنچہ از دقائق بلند و احوال ارجمند نوشتہ بودند معلوم گشت و امیدہا ازان ہست ۔ این فقیر زیادہ در حق شما می یابد امیدہا می دارد ۔ چون وقت تنگ بود نتوانست پرداخت و بروقت موقوف ساخت ۔ اشارہ بہ حصول بقائے ذاتی نمودہ بودند مبارک ہست ربّ زدنی علماً ۔ والسلام علیٰ سید الانام ۔

مکتوب ۵۳ ۔ بہ مرزا محمد مقیم ۔

نحمدہٗ و نصلّی برادر سعادت و توفیق آثار میر محمد مقیم سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند ۔ از احوال کثیر الاختلال خود چہ نوشتند ۔ عمر بہ آخر رسید و معاملۂ گور و قیامت از پیش رو دید ۔ زاد و راحلۂ این سفر ہیچ در ہیچ و کار آخرت ہیچ ہیچ ۔

آتش بہ دو دست خویش در خرمن خویش ‏ ‏ ‏ ‏ من خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش
کس دشمن من نیست منم دشمن خویش ‏ ‏ ‏ ‏ اے وائے من دست من و دامن خویش

اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ ۔ این فقیر عاصی را در یاد دعاے خویش دانند و احوال خیر مآل بدست آیندگان نویسان باشند ۔

مکتوب ۵۴ ۔ بہ مخدوم زادہ ابوالاعلیٰ صدور یافتہ ۔

الحمد للہ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند عزیز الوجود رسیدہ سبب مسرت و بہجت گردید ۔ ھیھات در دنیا مسرت و ابتہاج کراست و فراغت و جمعیت کجا تا عقدہ انام فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ در پیش است قرار و آرام کرا در کیش است نَعَلَیْکَ یَآاَیُّھَا الْوَلَدُ بِدَوَامِ التَّضَرُّعِ وَالْاِلْتِجَاءِ اِلَی اللہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ وَاعْتِدَالٌ الْاِسْتِغْفَارِ وَالْبُکَاءِ سِیَّمَا فِی اَوْقَاتِ الْاَسْحَارِ وَعَلَیْکَ بِقِلَّۃِ الطَّعَامِ وَالْکَلَامِ وَالْمَنَامِ

وَكَثْرَةِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَدَوَامِ الْخَوْفِ مِنْ عَذَابِ اللهِ الْجَبَّارِ وَعَلَيْكَ بِحِفْظِ الْاَوْقَاتِ وَتَرْكِ السَّيِّئَاتِ وَدَوَامِ الْاِقْبَالِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى بِالطَّاعَةِ وَالْمُرَاقَبَاتِ وَتَطْهِيْرِ الْبَاطِنِ عَنِ الْاَدْنَاسِ وَتَنْوِيْرِهٖ بِالْاَذْكَارِ وَالْاَفْكَارِ وَعَلَيْكَ بِمَجَالِسِ الْاَخْلَاقِ وَمَحَامِدِ الْاَوْصَافِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى الْاَعْطَاءِ وَتَحَمُّلِ الْاِيْذَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَدَوَامِ حُسْنِ الْخُلْقِ وَعَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَتَرْكِ مُخَالَطَةِ الْجُهَلَاءِ وَالسُّفَهَاءِ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَعَلَيْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِي اللهِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَحَارِمِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِالْجُوْدِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللهِ الْمَعْبُوْدِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ وَالشَّفَقَةِ عَلٰى خَلْقِ اللهِ وَالتَّعْظِيْمِ لِاَمْرِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِرُؤْيَةِ الْعُيُوْبِ وَالذُّنُوْبِ عَلَى الدَّوَامِ وَالْاِسْتِحْيَاءِ عَنِ اللهِ بِالتَّمَامِ وَالْفَنَاءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْوِجْدَانِ وَالْبَقَاءِ بِاَنْوَارِ قُدْسِهٖ بِالْاَدْيَانِ. وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَكُفَّ يَدَكَ وَلِسَانَكَ وَاَحِبَّ لِاَخِيْكَ بِالْحُبِّ نَفْسَكَ. تا کجا شرح این امور کند. اللہ تعالیٰ مارا و شمارا توفیق دہد اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ سلام دنیاز این احقر انام بحضرت ظل الرحمٰن رسانند. ازین قدر جدائی اضطراری ازان قبلہ گاہی ہمیشہ در اضطراب است. الحمد للہ کہ شب و روز بہ دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت در اشتغال است. امید وار است کہ بمشیت سبحانہٗ تا رمضان باوجود آزار پا و آزار والدہ فرزندان بسعادت ملازمت مشرف شود. للہ الحمد کہ شمارا این دولت نقد وقت و این فقرا ازان خوش وقت مقصود سلامتی آن حضرت است تہنیہ و مبارک باد فرزند نو نوشتہ اللہ تعالیٰ چنین کند. اگر صالح است مبارک است و اگر بد است عدمہ اولیٰ شد

اے کاش کہ بودمن نہ بودے ... اے کاش کہ مادرم نہ زادے

آنچہ الخ زبانِ مبارک حضرت قبلہ گاہی بودند کہ بعد از استماع این مقال این آیۃ کریمہ خواندند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰق۔ الآن امیدہا بہم رسید و خوش وقتیہا دید۔ اللہ تعالیٰ آن امام تمام را در دنیا و آخرت بسیار خوش وقت دارد و بہ اعلا مراتب رساند۔ و از برادران خود سلام خوانند و از والدۂ فرزندان نیز۔ والسلام۔

مکتوب ۵۵۔

بِاسْمِ سُبْحَانَہٖ الْعَظِیْمِ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہٖ الْکَرِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قبلہ گاہا عالم پناہا۔

از بساطِ قرب دُورم ہمت من دُور نیست ... بندۂ لطفِ شمائیم و ثنا خوانِ شما

از فضلِ او سبحانہٗ امیدوار ست کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبہ بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب ظاہر دُور است امّا خلاصہ اوقات بہ دعا سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت معروف ست و اجابت آن از درگاہ مجیب الدعوات بہ وقتش مامول۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول ... آنکہ در ساختہ ست قطرۂ بارانی را

جَاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْھِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصۃ الانسان و مابہ الامتیاز او را از این و آن ہمین شوق و عشق و محبت ست و فرق باعتبار متعلق اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ لمثنوی المعنی۔

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ... مابقی تو استخوان و ریشۂ

گر گل ست اندیشۂ تو گلشنی ... در بود خارے ہمہ تو گلخنی

چون عشق و محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رخت بصحرائے عدم کشد و با انوار قدس باقی شود۔

واز جملہ مقربان گردد و مصداق کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا، و بمضمون حدیث صحیح فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا۔ الخ متحقق شود و مورد اسرار و انوار گردد۔ این کار و دولت ہست کنون تا کرا رسد کُلُّ ذٰلِکَ مَنُوْطٌ بِکَمَالِ مُتَابَعَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْھَرَ الرُّبُوْبِیَّۃَ گاہے عشق و محبت سروری چندان غلبہ کند کہ مدہوش می سازد و از خود می اندازد۔

محمد عربی کآبروے ہر دو سرا ست | کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او ست

نزد فقیر مقرب نیز بجناب سروری از درود ہیچ چیز نیست کثرۃ درود گویا از خود فانی می سازد و بہ انوار محمدی باقی می گرداند۔ چنانچہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ، مع ذالک۔ در دنیا حقیقت لقا ہست کہ آن موعود بہ دار لقا ہست مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ لہٰذا بلند ہمتان بہ این دید آرام نگیرند و دائم بے قرار بوند۔

درانگندہ دف این آوازہ از دست | کز دو دست رہ کویان بود پوست

ع اے بوالہوس ترا بہ این گفتگو چہ کار، عاصی را فکر معاصی بہتر و گریہ و استغفار سحر رہبر۔

اَلْعَاصِیْ اَوْلٰی بِحَسْرِ وَقْتِہٖ | وَالصُّوْفِیُّ اَحْرٰی بِحَرْقَتِہٖ

مکتوب ۵۶ • بہ حاجی حبیب اللہ نوشتہ ہست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خدمت حقائق و معارف آگاہ برادر گرامی حاجی حرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لَا یَزَالُ کَاِسْمِہٖ حَسْبُنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ از این درویش دل ریش تحیۃ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانستہ از دعاے خویش فراموش

نہ سازند جَاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الْجَبَّارِ تعالیٰ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصہ انسان مایہ الانسان والذین وآن ہین شوق وعشق ومحبت است وتفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ کَانَ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ کَانَ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ | مابقی تو استخوان وریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی | ور بود خارے ہمہ تو گلخنی
دلے کہ گرفتار غیر است | از وے چہ توقع خیر است

روئے کہ مائل تکبر است، نفس امارہ از وبہتر است۔ خوش گفت:

دل آرامے کہ داری دل در وبند | دگر چشم از ہمہ عالم فروبند

دیگر از احوال پُر اختلال خود چہ نویسد صَرَفْتُ عُمْرِیْ بِاللَّعِبِ وَاللَّهْوِ فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا۔ هَیْهَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰهِ شَدِیْدٌ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَمَا بِیْ غَیْرُ الْخُسْرَانِ وَالْبِطَالَةِ وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَکُلُّ نَفْسٍ رَهِیْنَةٌ بِمَا کَسَبَتْ۔ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ هٰذِهِ الْوَعِیْدَاتِ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا مِنْ هٰذِهِ التَّهْدِیْدَاتِ فَیَا اَسَفَا عَلَی الْاٰثَامِ وَیَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَامِ فَاَفْنَیْتُ الْاَنْفَاسَ حَتّٰی اَبْکِیْ فِیْهِ عَلَی الدَّوَامِ لَا اَشْتَهِیْ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا الْبَرْقَ الْقَلِیْلَ وَالْبَیْتَ الْحَقِیْرَ اَکُوْنُ فِیْهِ بِذِکْرِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْهِ اَحَدٌ مِنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ فَهٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ مِنَ الْاُوْلٰی۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ۔ فَتُبْ اَیُّهَا الْعَاصِیْ اِلَی اللّٰهِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰهِ...

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ وَلَنِعْمَ مَا قِیْلَ بِالْفَارِسِیْ۔

دردم از یار است و درمان نیز ہم　　　دل فدائے او شد و جان نیز ہم

بالجملہ فدائے مولیٰ جل وعلا باید شد و در زندگی باید مُرد و با درد و سوز باید ساخت و امورِ خود بہ او باید گذاشت۔ خوش گفت۔

با دردلبساز چون دوائے تو منم　　　در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سرِ کوئے عشقِ ما کشتہ شوی　　　شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

دراز نفسی نمود۔ مقصود اظہار عجز و نایافت خود است۔ غَفَرَ اللّٰہُ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ....
.... مکاتیب شریفہ پے درپے رسیدہ حقائق مندرج آن معلوم گردید۔ از مطالعہ و استماع اخبار رسوخ محبت و اخلاص آن سرآمد اہلِ اختصاص وہمچنین قصص تکمیل و ارشاد آن یگانۂ آفاق دوستان را کمال شاد ساخت و بردعا ظہر الغیب داشت۔ اَللّٰھُمَّ کَثِّرْ اِخْوَانَنَا فِی الدِّیْنِ بِحُرْمَتِ سید المرسلین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ توقع کہ این دوراز کار را نیز در مکانِ اجابت بہ دعاے خیر یاد دارند۔ و بکار طالبان بجمال پردازند۔

آن دم کہ تراست بادہ درجوش　　　از خشک لبان مکن فراموش

این فقیر غائبانہ دستے ازین جا متوجہ حال آن خلاصۂ ابرار بود۔ انوار و برکات ایشان بسیار ظہور فرمودہ۔ گویا کہ تمام آن دیار بلکہ ہمہ آفاق بہ آن مالا مال ہست۔ امید آن است کہ آن برادر عزیز را مدار آن سرزمین ساختہ اند و قطب این جا بآن منور داشتہ۔ مدارِ ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ خط وافر مکشوف امیدہاے عظیم ہم رسیدکہ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ تفصیلت آن

صلاح و تقویٰ انتساب ملا عبد الرحمن چند یوم صحبت داشته شد بکرم اللہ تعالیٰ آثار رشد ظاہر گشته و بہرہ از ولایت کبریٰ در حق فہمیده . و یک گونہ تجویز تعلیم طریقت نموده . دیگر فقیر بہ قصد زیارت حرمین الشریفین از وطن بر آمده بود . در اثناے راه فرمان بادشاه دین پناه بہ دستخط خاص مشتمل بر کمال اشتیاق و اختصاص رسید . بہ موجب مہربانیہاے آن حضرت خود را بہ خدمت ایشان رسانید . عنایات بے غایات فرموده و درین موسم رخصت نہ نمودند . و بادشاه زاده محمد کام بخش را در حضور خود طلبیده بہ این فقیر سپردند کہ من ہم در صحبت بزرگان ایشان این طریقہ علیہ حظہا یافته ام شما ہم از ایشان استفاده نمائید . و بخدمت ایشان مشغول شوید حسب الامر فقیر بادشاه زاده را مشغول ساخت . محظوظ گشتند . روز دیگر بحکم بادشاه دین پناه بہ فقیر خانہ نیز رسیدند . خود ہم چند نوبت مکرر آمد و رفت نمودند حال آنچہ خیر است حق تعالیٰ نصیب کند و بتمام و کمال را ما دوستان را بجا رب خود کشد . احوال یاران این جا ادنےٰ کہ بہ تخصیص و تفصیل مرقوم بود معلوم گردید . وقت نوشتن جواب آن کاغذ یافته نہ شد تا بر طبق آن جواب می نوشت . حق تعالیٰ ایشان را جزاے خیر دہد . ابواب فتوحات بر ایشان بکشاد . بہر کدام از یاران علی الخصوص برادر طریق اخوند ملا باقی خان و خواجہ کلان و عبد اللہ خواجہ و خلیفہ عاشور و اخوند حافظ زاہد و حافظ عاشور و اخوند ملا محمد امین و غیرہم ازین فقیر دعوات وافیات و تحلیات زاکیات موصول باد . کتابت ملا محمد امین نیز رسید و از مطالع آن متلذذ گردید جزاه اللّٰہ جزاءً و این فقیر از خدمت آنحضرت مستدعی دعاے خیر است امید کہ فراموش نہ سازند و این فقیر را نیز دعا در خود ہا دانند . از فقیر زاد ہا ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تحیۃ و سلام قبول نمایند و از دعاے خود فراموش نہ کنند . فرزندان سعادت مند خواجہ ضیاء الدین و خواجہ محمد نعمان و خواجہ محمد حنیف سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند . والسلام .

مکتوب ۵۷ . بہ بی بی جیو.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. بہ ورود عنایت نامہ مشرف گردید بسبب تاخیر جواب آن بود کہ فقیر از دستے کہ درین شہر آمدہ از راہ آزار وضعف بزیارت حضرت خواجہ قطب الدین نہ رسیدہ بود. باوجود آن کہ ورود این بزرگان از راہ مہربانی گاہ گاہے پیش خود می فہمید. بہر حال بعد از رسیدن عنایت نامہ چون در طبیعت خفتی دید بقصد زیارت ایشان متوجہ گردید. بعد برآمدن بہ نیت زیارت حضرت خواجہ را از ابتدائے راہ تا انتہا ہمراہ خود می دید گویا مہربانی کردہ ایشان سبقت نمودند و ہمراہ بردند. بعد از رسیدن آن جا بر بعضے احوال و مقامات ایشان اطلاع یافت و مہربانیہا و کرامیہا از ایشان شناخت و نسبت فقیر ہم آن جا بہ کرم اللہ تعالیٰ با کمال جامعیت بحدے کہ طبقات سمٰوات و زمین را احاطہ ساخت و در غایت عروج و طمطراق و انوار ظہور یافت. بالجملہ گذشت آنچہ گذشت درین میان دو سہ روز یاران شہر کہ راہ بودند تکلیف نمودہ بخانہ خود نگاہ داشتند آخر روز جمعہ بکلبۂ احزان خود رسید. وامروز کہ روز شنبہ ہست بہ نوشتن جواب مقید گردید. چون آن صاحبہ مہربان درین باب بسیار مبالغہ دارند بہ اذکار سابقہ خود مشغول باشند اما باید دانست کہ در ذکر اسم ذات قلبی کمال آن ہست کہ دوام پذیرد و در ہیچ وقت چہ در خواب و چہ در یقظہ و چہ در ہنگام غفلت ظاہر ذکر از دل منفک نہ گردد. بلکہ در ہر بن مو سرایت کند و از سر تا قدم ہمہ ذاکر شود بحدے کہ غیر ذکر و حضور و نور را در دل گنجایش نماند و خطرہ غیر اگرچہ بہ تکلف کند بر دل نیاید این حالت معبر بفناء قلب ہست و قدم اول ہست درین راہ و ہمین حال ہست. ذکر روح را کہ بجانب راست سینہ ہست. چنانچہ دل بجانب چپ ہست ہمچنین ذکر اخفیٰ کہ وسط سینہ ہست و ذکر سر و خفی کہ ہر دو طرف اخفیٰ است کہ ولایت پیغمبر خدا ہست

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

در پئے این عیش و عشرت ساختن　　　　صد ہزاران جان بباید باختن

باید کہ بہ ذکر این لطائف مقید باشند و از ہمہ بہرہ مند بوند بعد کمال ذکر ذاکر از میان محو و متلاشی
می شود و مذکور جلوہ گرمی گردد و ذکر نفی و اثبات کہ نتیجہ آن فناء نفس است بہ این معنی تصور باید نمود
لا نیست الٰہ ہیچ مقصود الا اللہ بجز ذات پاک - و بہ زبان ہم این ذکر ہر قدر میسر شود از ان
تقصیر نہ باید کرد - ہمین معنی تصور باید نمود تا کہ سالک خود از میان برود و جز شہود نور حق چیزے
نہ نماید این کار دولت است - کنون تاکرا دہند - امید است کہ ازین دولت نصیبہا از راہ محبت
بہ ایشان رسیدہ است - اللہ تعالےٰ مزید بر مزید کرامت فرماید و بتمام و کمال بہ این دو دل
دیگر رساند و در وقت لا گفتن ذاکر خود را و اوصاف خود را ہمہ را نفی نماید و نیست و نابود
سازند تا ظہور حقیقی و نور ہستی تحقیق شود بسا است کہ سالک درین نشا و این امور را در خود نمی
فہمد اما مرشد کامل آن را در وے می بیند - در آخرت انشاء اللہ ہمہ ظہور می فرماید و بہ درجات
قرب می رساند - بعضے از مراقبات دیگر ہم می نویسد - گاہے در حین مراقبہ تمام ہوش بجانب
حق گردد و علم او را بر خود محیط بیند - و درین فکر و اندیشہ نشیند کہ او سبحانہ' بر ظاہر و باطن من
دانا و آگاہ است و بر غیب و سر مطلع درین مراقبہ فرو باید رفت - و خود را گم باید ساخت و
دعیر اد احاطہ علم او تعالےٰ بر خود چیزے نہ باید شناخت - امید است کہ این مراقبہ نتائج
عظمیٰ دہد و جمعیتہا بخشد بہر حال این فقیر را در دعا و توجہ علی الدوام دانند امید زیادتی
باشند -

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　　آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

بہر حال ہر کیفیات احوال گاہ گاہ بخاص اطلاع می دادہ باشند تا موافق آن چیزے نوشتہ می شود -

زیادہ چہ صدع دادہ شود۔ والسلام۔

مکتوب ۵۸ ۔ بہ بادشاہ دین پرور نویسند۔

الحمد للہ وَالسَّلام علیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ خصوصًا سیدِ الارض والسمٰوٰت العلیٰ۔ امّا ذرّۂ احقر بعرض مقدس اعلیٰ آن امام اکبر بادشاہ دین پرور وارثِ سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والا زہر می رساند از مراتب دعاگوے خود چہ عرض نماید علام الغیوب آن را بہتر می داند۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْن

وَكُنْ فِي الْمُلْكِ يَا خَيْرَ الْبَرَايَا سُلَيْمَانًا وَكُنْ فِي الْعُمْرِ نُوحًا

قبلہ گاہا سبب مصائب و امراض صعب و دراز و اکثر بلکہ ہمیشہ بہ آن مبتلا است و این فقیر را ارث انبیاء است و سبب کفارتِ ذنوب مقرب مولیٰ است جل و علا ہر چند خواست تا حال خود را نہ توانست شرف ملازمت سراسر سعادت مشرف ساخت ما شاء اللہ کان و مالم لشاء لم یکن ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم الحال ہم با وجود کمال ضعف دل و دماغ محرم راز سعادت است و منتظر تخفیف این مرض و زحمت است بالجملہ گر بدم و رنیک ہم از آن تو ام لغایت بدم و از تحمل عذاب او بسیار عاجزم۔ عذاب او سخت و ما در کمال غفلت۔ کریمہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط گناہگاران را تسلیہ بخش ہمین زندہ است و لغایت شرمندہ ہمراہان رفتند و می روند و جواب خود داوند و می دہند۔ ما را نیز بہ این خرابی و شرمندگی باید رفت و در مجمع اولین و آخرین جواب باید گفت۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ سابقان کار خود کردند و گوئی سبقت از میان بردند و بمقصد اعلیٰ پیوستند۔ ما ہم خواہیم مُرد، چہ خواہیم بُرد۔ واے ازین حسرت و شرمندگی و آہ ازین

تقصیرات در بندگی مطلوب در غایت استغفار و غلو ما در کمال احتیاج .... مگر رحمت او سبقت فرماید و درماندہ را بہ درجات قرب رساند۔

سر کہ پیوند ما نہ دارد یار
چون توانم زجنت برخوردار

کار ما یا کسیت در ہمہ شہر
وانکہ جان تن نہ می دہد در کار

ہمدمے نیست تا بگویم راز
محرمے نیست تا بگریم زار

در خرد و شم زشوق آن معشوق
در سماعم زصوت آن مزمار

اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ وَلِذَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیْ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا۔ متفق علیہ۔ قبلہ گاہا حدیث از احادیث فضائل اہل بدر کہ بہ روایت ترمذی بہ ثبوت رسیدہ، درین عریضہ ایراد می نماید واز ان امید دارد و فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید حق تعالیٰ۔ یعنی روز قیامت، اے پسر آدم مریض شدم پس عیادت نہ کردی مرا۔ پس او جواب گوید چگونہ عیادت کنم ترا وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ حق تعالیٰ فرماید۔ فلان بندۂ من مریض شد اگر او را عیادت کردے ہر آئینہ می یافتے مرا نزد او۔ وَ انتہی۔ مرضِ او را مرضِ خود فرمود و خود را نزدِ او نمود۔ این معنی ظاہر است بر ارباب قرب وشہود وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ در حین ظہور مصیبت وحادثہ دیدہ شد آن را نیز در ورقِ دیگر نوشتہ فرستاد۔ امید کہ از غایتِ کرم بہ مطالعہ خاص امتیاز یابد واین دعاگوے را بہ دعائے خیر بیاد آرند۔ حامل عریضہ عبد الغفار از اہلِ صلاح و ارباب حال است۔ اگر منظور نظر فیض اثر شود بہ زودی مرخص گردد۔ زہے عز و شرف۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔ سایہ اش کم مبادا از سر ما دَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ قبلہ گاہا وقت مغرب دیا قریب بہ آن واقعہ عاجزہ اخوی اعزی شیخ سیف الدین کہ بخانہ فقیرزادہ میان محمد عمر بود روداد این فقیررا کہ بہ ضعف دل سخت مبتلا است بحکم بشریت وحسب سنت خیرالبشر علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والتحیۃ کمال متالم ساخت ہمان شب بعداز نماز عشا درحین اشتغال بصلواۃ دیگر قبل سلام ملہم گردید کہ رسول خدا جل وعلیٰ رسیدند واز کمال بندہ نوازی گویا بہ این احترامت از جانب پیش چسپیدند ولطفہا فرمودند۔ گویا دست مبارک خود برسر این عاجز می گذارند وتسلی می فرمایند۔ این ظہور حالی باکمال عنایت وانوار بہ امتداد کشید وزمین وآسمان ازین انوار مالامال گردید واز عنایات وعطایات عالم غیب الغیب دید آنچہ ازبسکہ آن مرحومہ از سالہا آزار سخت داشت بلکہ از حرف عفو پروردگار نزول رحمتہائے بے شمار بروے ظاہر گشت، بہ روح وریحان پیوستہ ظہور انوار وبرکات این شب شب قدر نمودند واین فقیر را از خود بردند سینہ کمینہ منشرح گشت۔ وکدورات بالکل از ساخت سینہ بدر رفت۔ بہ مقتضائے وقت آنچہ مقدر بود بہ دعائے آن حضرت سعادت دانستہ پرداخت۔ الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔

الٰہی رحمت دریائے عام است ازان جا قطرۂ مارا تمام است

ہمہا۔ نفس من بگرفت سرتا پائے من گر نہ گیری دست من اے وائے من

عجب است گناہگار کا ستماع وعیدات نار کہ بغایت سوزندہ است۔ پوست را از گوشت کشندہ چگونہ درآرام است۔ اگر ایمان است چرا اندیشہ گریان ولرزان است۔ کاش در ہر شبانروزے یک ساعت بہ این سوز بسازد وآن را بہ از دنیا ومافیہا شناسد ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ۔ والسلام علی خیرالبریۃ۔ در اخبار است کہ اگر یک قطرہ از حمیم کہ نصیب اہل جحیم است بر کوہ افتد کوہ ازان بگدازد وآن یک قطرہ آن را سبب عذاب سازد ولیقم

كما نقل عن الشافعي رحمة الله عليه.

إلهي عبدك العاصي أتاكا — مقرًا بالذنوب وقد دعاكا
فإن تغفر فأنت لذاك أهل — وإن تطرد فمن يرحم سواكا

والسلام.

مکتوب ۵۹ . به بی بی جیو.

الحمد لله والسلام علی عباده الذین اصطفیٰ. ذرهٔ احقر پس از ادای تحیّت او فرمود معروض می دارد. مدتی است از احوال خدمه علیه خبری نه دارد شب و روز به دعای خیریت و سلامت و دوام جمعیت و عافیت و کمال عزت و ابهت آن صاحبهٔ مهربان مشغول می باشد ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم. پیشتر هم عریضه مشتمل بر تفصیل حال و محتوی بر عنایات بادشاه دین پناه بر این احقر عباد و متضمن ذکر خیر آن مرتبه فقرای پیش بادشاه حضرت ظل الله و تعزلق و توفیق آن حضرت بکمال مهربان الیشان را بگرامی خدمت فرستاده بود معلوم نیست که رسیده است یا نه بهر حال مقصود سلامتی ذات بابرکات الیشان است حافظ وظیفه تو دعا گفتن است و بس فقیر دو مرتبه نزد حضرت ظل سبحانه اظهار رخصت حرمین الشریفین نموده رضامند نه شدند. الحال چون موسم قریب رسیده است، و شوق غالب گشته دیر عمر اعتماد نیست باز به تاکید تمام می خواهد التماس این معنی نماید. هرچه رو خواهد داد انشاء الله تعالیٰ به خدمت گرامی خواهد نگاشت. بکرم الله تعالیٰ. بعد اشاره بادشاه دین پناه به فقرا برای دعای فتح و ظفر و قهر اعدا، به تحریر و تقیید این شکستگان به این دعوات و حصول اجابت و اظهار آن پیش حضرت خلافت مآب به زودی زود از هر طرق چه از بیجاپور و چه از حیدرآباد. و چه از هندوستان اخبار کمال فتح و ظفر و شکست غنیم لئیم پی در پی رسید و شهر حیدرآباد بدست آمد و ابوالحسن دوالی آن جا هزیمت خورده بقلعه در آمد. بادشاه شادیها نمودند و اظهار شکر فرمودند و سیدا گفت

که روز بروز زیاده تر شود و ابواب فتح و نصرت یوماً فیوماً مفتوح تر گردد. وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ. و بالجمله عنایت بادشاهی و فرزندان الیشان نسبت به این احقر درویشان روز افزون است و از حیطهٔ تقریر و تحریر بیرون. صاحب مهربان سلامت بعد رسیدن به احمد نگر عاجزه صغیره این احقر که بسیار مقبول بود به رحمت حق پیوست. و این احقر به مقتضاے بشریت مصیبت سخت حاصل گشت. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. بعد این مصیبت آن قدر عنایات الٰہی الطاف رسالت پناه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شامل حال این درویش دل ریش گشت که چه بیان آن کند. گر بگویم شرح آن بے حد شود. در حدیث است وقتے که حضرت ابراہیم فرزند صغیر آن حضرت علیه و علیٰ آلہ الصلوٰۃ وَالسَّلام فوت شد، بے اختیار اشک از چشمان مبارک جاری گشت. بعد ازان فرمودند که چشم می گرید و دل محزون است و مایه فراق تو اے ابراہیم دل گیر و محزونیم. بالجمله همین راه است این جهان مثل قافلهٔ روان است. و این دار دار عمل است نه جاے خور و خواب. کسے که از آتش دوزخ گذشت و بهشت رفت پس بتحقیق رستگار گشت، و بدار ابدی دامن پیوست والّا کار مشکل است ؎

هیهات آتشے به دو دست در خرمن خویش | من خود زده ام چه نالم از دشمن خویش

امید که از راهِ کرم گاه گاهے به نوازش نامه سرفراز می فرموده باشند. والسلام!

مکتوب ۶۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. صاحب من سلامت. این احقر از جمیع وجوه دعاگوے آن صاحب مهربان است و بدل و جان خیر خواه. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ. بنا بر آن بطر ورد و انچه خیریت آن صاحب می داند می نگارد. قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ. شکر هر گونه که باشد قرین شکر خود مذکور ساخت فکیف پدرے که

از ہمہ اولیٰ و افضل باشد و امام عادل بود۔ پس استرضار این قسم پدر از چند وجہ فرض گشت۔ و رضائے خدا جل وعلا نیز درین منحصر آمد۔ در حدیث ہست کہ رضاء اللہ فی رضاء الوالدین۔ رضامندی حضرت ظل اللہ کہ ہم پدر اند و ہم مرشد و ہادی می شمر د سعادت دینی و دنیوی است و خلاف آن منتج خلاف این۔ حتی الامکان در کسب این سعادت تقصیر نہ کنند، تا بدرجات و سعادتِ دنیا و عقبیٰ۔ اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْهِ الْاِشَارَۃ۔ زنہار چنان نہ شود کہ باز خاطر اقدس ملالی گردد۔ باز کار مشکل می شود اَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَاقِبَتَکُمْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجَارَکُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃ۔ چنانچہ قبل ازین حقیقت فضائل و اوصافِ حمیدہ آن صاحب را نزد بندگان حضرت کما ینبغی معروض داشتہ ملتمس بہ حاضر بودن الیشان در ہنگام نماز پنجگانہ و نماز جمعہ شدہ بود و این معنی درجۂ پذیرائی یافتہ الحال بار دیگر نیز می خواہد کہ مذکور آن صاحب بہ وجہ احسن نماید۔ والتماس بعضے مراتب دیگر کہ معطل اند و در عرض سابق از خاطر دعاگو محو شدہ بودند کند اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ باید کہ در جمیع امور ملتجی بہ حق تعالیٰ باشند و کار ظاہر و باطن را بہ او سبحانہٗ واگذارند مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ۔ در بندگی او تمام و کمال کوشند۔ کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ۔ دیگر شنیدہ شد کہ ید شمال الیشان کوفتے عارض شدہ بود الحمد للہ کہ زود بعافیت مبدل شدہ و خاطر دعاگویان بہ آرام پیوست۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ۔ درین قسم امور بہ این دعاگویان خبر رسانیدن ضرور ہست تا بہ وظائف دعا پردازند۔ و درین باب مقید باشند۔ چون نضارت پناہ خواجہ یاقوت بجان و دل فدائے و خیر خواہ آن صاحب ہست۔ عریضہ را مصحوب او فرستادہ شد۔ نیک در مطالعہ در آوردہ باشند۔ و نیز بعضے معذر بزبانی التماس نمایند۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِین۔ والسلام۔ از فقیر زادہ با شیخ ابو العلیٰ و محمد عمر و شیخ محمد کاظم سلام بہ دعاگوے القیام بدرجۂ عالی متعالی قبول۔ والسلام۔

مکتوب ۶۱.

الحمدُ لِلّٰہِ وَالسلام علیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطفیٰ۔ رَفَعَ اللّٰہُ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ۔ بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّسْلِیمَاتِ اَکْمَلُہَا۔ شفقت نامہ گرامی مشرف ساخت ومضامین خجستہ آئین آن را شناخت توقع کہ برین منوال معتقد احوالِ دُوران ومہجوران باشند۔ ومحبان را از دعاے خیر خود غافل نہ شناسند۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول   آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

آنچہ از فتح وظفر یافتن بر معندان واستیصال شان ارقام فرمودہ بودند، سبب مزید شکر وسپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ گردید۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ محمدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ این مقدمہ اگرچہ از مضمون عرضداشت معلومِ حضرت ظل الٰہی شدہ بجاے ایشان گشتہ۔ اما فقیر نیز می خواہم کہ بالمشافہ پیش آن حضرت ذکر این مقدمہ بہ وجہ احسن درمیان آرد۔ واز قابلیت وفدویت آن ثمرہ شجرۂ سعادت مذکور سازد۔ امید است کہ حسب خواہش دوستان نتائج وثمرات آن بر منصۂ ظہور آید وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ دیگر مذکور فرزندان برادر اعز واکرم سیف الملت والدین قدس سرہٗ برد۔ بادشاہ دین پناہ درمیان آوردہ التماس احسان در غایت خاص وحصول وجہ کفاف در بارۂ ایشان نمود قبول فرمودند۔ وامر بہ تخفیف مواجب ایشان نمودند۔ امید است کہ عنقریب بہ مشیت الٰہی جل شانہٗ این معنی صورت پذیرد۔ اگرچہ موافق مدعا درین وقت حصول آن متشکل می نماید۔ مالایُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ۔ من بعد آنچہ رو خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد نگاشت۔ دیگر از خود چہ نویسد۔ سہ

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِی لَہْوٍ وَلَعِبٍ فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

هیهات. اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالْمَعَاصِیْ کَثِیْرٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ۔ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ فرزندان سعادت مند میر محمد اسمٰعیل وغیره سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند فقیر زادها و فرزندے محمد پارسا سلام و تحیة می رسانند قبول فرمایند. والسلام.

مکتوب ۶۲.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔اَیْ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. به ورود عنایت نامه نامی مشرف گردید. ومضامین خجسته آئین آن فهمید. الحمد للّٰہ که از راه کمال محبت و استعداد و همت علیا به اندک توجه غائبانه که نسبت به توجه حضور کمتر مؤثر هست. ابواب جمعیت کشود و ترقیات روے نمود. امید هست که یوماً فیوماً ذوق و شوق محبت الٰهی و ترقیات غیر متناهی در تزاید بود. و درین نزدیکی فقیر هم وقت اشراق با وجود ضعف دل و دماغ متوجه بجانب ایشان بود و درباب ترقی سعی می نمود ملهم گردید که آن صاحبه مهربان را از ولایت کبریٰ که درجهٔ اعلیٰ هست و از کمالات مخصوص حضرت ایشان است. بهره رسید هر چند بالفعل معلوم ایشان نه بود. اما امید هست که آن حاصل است. الحمد للّٰہ علٰی ذٰلک وجمیع نعمائه. بهر حال با وجود ضعف و عدم قابلیت خود را از راه مهربانی ایشان گاهے بعد نماز صبح قریب اشراق متوجه حال آن صاحبه می گردد و مترصد ظهور آثار آن باشند. همین وقت تا وقتیکه دیگر تعین فرمایند. یا خود هم ازان وقت غالباً متوجه بود. امید هست که او سبحانه از فضل خود کشایشها کند. بعد از نماز صبح تا بلند شدن آفتاب

البتہ در ذکر و شغل مفید باید بود کہ بسیار مثمر اوصاف و برکات ہست ، ہمچنین بعد از نماز عصر اگر میسّر شود تا بمغرب بہ ذکر و شغل باید پرداخت کہ این دو وقت بسیار اعلیٰ و اولیٰ است ۔ و در اوقات دیگر از روز و شب ہر چہ میسر شود تقصیر نباید کرد ، کہ ہمہ ذکر در کار ہست نہ موسم خور و خواب ۔ اللہ تعالیٰ از ذکر بہ مذکور رساند ۔ اذکار و مراقبات دیگر بسیار ہست و از شرائط این راہ است ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ تدریج خواہد نوشت ۔ اما امید ہست کہ از خدمت اخوی اعزی میان محمد صدیق کہ ولی مادر زاد اند مثل سابق بلکہ زیادہ از آن نسبت مہربانی و عنایت و طلب توجہ و کشایش مرعی باشد کہ این فقیر ازین راضی تر و ممنون تر ہست ۔ این فقیر را اصلاً در میان نہ دارند گنہ گار ہست و بہ حالِ خود گرفتار ۔ و از رحمتِ بے شمار وے امید وار ہست ۔ ہیہات ۔

نفسِ من بگرفت سر تا پاے من گر نہ گیری دستِ من اے واے من

بہر حال در دعا گوئی تقصیر نہ خواہد کرد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الھُدیٰ ۔

مکتوب ۶۳ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ ۔ ذرۂ احقر معروض می دارد کہ حسب موعود دی روز و امروز قبل از ظہور آفتاب مراقب و متوجہ حال آن صاحبۂ مہربان مریم زمان نشستہ بود ۔ انوار و برکات و تزئینات کہ سالکان طریقت و حقیقت را احیاناً دست می دہد شاملِ حال آن صاحبۂ مہربان بسیار یافت ۔ و از ظہورِ این فیض و انوارِ این احقر را ہم بسیار سرور و انشراح رو نمود این حجرہ کہ در آن نشستہ بود نورانی گشت و ترقیِ الیشان بہ مقامِ بالا کہ ولایتِ علیا باشد از آن مقام کہ سابق نوشتہ بود کہ عبارت از ولایت کبریٰ ہست نیز بہ وضوح پیوست اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ تعالیٰ الحمد للہِ سُبْحَانَہٗ علیٰ ۔۔۔۔ جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ ۔ چون آن صاحبۂ مہربان را بدوستان و مقربانِ حق محبت بر کمالی ہست از ظہورِ این امور چہ استبعاد ہست ۔ و ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم ۔ اما این فقیر از اظہار این امور ہم بسیار شرمندہ وزیربارِ انفعال ہست کہ خود را قابلِ این گفتگو نہ می داند و بمراحل ازان دُور می پندارد ۔ و این بیت را مناسب حالِ خودی می شناسد۔

کنون سر ہم زکارم شرم سار ہست ۔۔۔ زمن ابلیس را صد بار عار ہست

حالِ ما این ست اما خدا ے ما کریم ست ار بندۂ گنہگار را بنوازد و بمراتب قرب و قبول خود سرافراز سازد ۔ چہ مشکل ۔ بلکہ واقع ۔ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را ۔ گویا اصل این امور و فیوض محبت بزرگانِ دین ، و دعا و توجہ اخوی اعزی محمد صدیق ہست کہ توجہ و دعاے آن برادر کبریت احمر دلبسیار مغتنم ہست ۔

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیار ے ۔۔۔ و از ہیچ کم از ہیچ نیاید کار ے

اگر روز دوشنبہ ہم بوقت صبح مراقب بہ نشینند ، فقیر ہم دران وقت انشاء اللہ باز در متوجہ بہ نشیند ۔ رفتن فقیر ہم بحبت بعضے ضروریات سفر پنجشنبہ موقوف می نماید ۔ امید ہست کہ ازان روز تجاوز نہ کند و الا وقت از دست می رود ۔ بہر حال وقت اشتغال نیز بہ خدمت علیہ اطلاع خواہد داد انشاء اللہ تعالےٰ بہ این فقیر این جا بود و ہمشیر ہا پیشش خود نگاہ داشتہ بود ۔ الحال ایشان نیز عازم سہرند اند و عریضہ بخدمتِ علیہ نوشتہ اند بہ مطالعہ شریف خواہد درآمد ۔ زیادہ بجز دعا و ترغیب بہ او خدا جل و علا چہ نویسد ۔

ہر چہ جز ذکرِ خداے احسن است ۔۔۔ گر شکر خوردن بود جان کندن ہست ۔ والسلام

مکتوب ۶۴ ۔

الحمدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ خان عالی شان سعادت عنوان سلمہ المنان الذین درویش دل ریش تحیۃ وسلام خوانند و لمحہ بے یاد او سبحانہ نباشند و اورا کما حقہ شناشند ۔

ہر چہ جز ذکرِ خدائے احسن است — گر شکر خوردن بود جان کندن است

فقیر در اداے مطالب آن برادر گرامی کہ حقوق موروثی درمیان دارد ۔ ہیچ وجہ تقصیر نہ خواہد کرد، انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ باقی حقیقت آن جاہی را اخوی شیخ لطف اللہ بیان خواہد کرد ۔ بہرحال تا حین ملاقات بہ ارسال نامہ جات مسرور دارند و در اداے حقوق الٰہی جل شانہٗ مستقیم و مستدیم دارند و باشند ۔ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ ۔

مکتوب ۶۵ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ فرزند سعادت مند زیدِ عزّہا و توفیقہا و ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیاد حق جل و علا باشند ۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است — پاکیِ دل ز ذکر رحمن است

دنیا فانی است، آخرت باقی ۔ نعیم آن از ہمہ اعلیٰ و اولیٰ است ۔ و عذاب آن اشد و ابقیٰ ۔ پس امروز فکر فردا باید ۔ و بباید دانست کہ بناے اسلام پنج چیز است ۔ گواہی دادن بہ آن کہ نیست خدا جز اللہ تبارک و تعالیٰ و محمد بندہ و رسولِ اوست تعالیٰ ۔ ہرچہ از جانبِ او بہ ما رسانیدہ راست و درست است و شک دران کفر است ۔ و اداے نماز پنجگانہ بے خلل و فتور چہ در صحت و چہ در مرض باید خواند ۔ و اگر مریض بود کہ طاقت استعمالِ آب نہ داشتہ باشد بجاے وضو و غسل تیمم کند ۔ و اگر نتواند استادہ نشستہ نماز بخواند ۔ و زن را لازم است کہ در نماز از سر تا قدم خود را بہ چادر غلیظ و ستر خود را بپوشد تا از بدن و مو چیزے ظاہر نہ شود ۔ و نماز ہائے کہ فوت شدہ است آن را قضا لازم است ۔ و روزہ رمضان فرض است ۔ اگر بعذرے خوردہ شود بعد رمضان قضا کند ۔ و زکوٰۃ مال چہ نقد و چہ زیور و ہرچہ از قسم طلا و نقرہ بود فرض است و تعین

بر پنجاه روپیہ بعد سالے بر تقدیر عدم قرض یک روپیہ پاؤ یالا لازم است و در صد دو نیم روپیہ علیٰ ہذا القیاس وما مضیٰ را اگر نہ دادہ باشند الحال ادا نمایند کہ بجان و دل ادائے آن باید کرد و حج خانۂ کعبہ بشرط استطاعت نیز فرض است۔ اگر یکے ازین فرائض دیدہ و دانستہ ترک نماید مستحق عذاب آتش گردد۔ بعد ہر نماز و بوقتِ خواب آیۃ الکرسی بخواند و سی و سہ بار الحمدُ للہ وَاللہ اکبرُ باید خواند کہ ثواب بسیار است و آن کفارتِ گناہان بشمار در وقتِ خواب چہار قل نیز باید خواند و ہر دو دستِ خود دمیدہ بر تمام بدن باید کشید و اول و آخر ہر روز صد بار سُبْحَانَ اللہ و صد بار اللہُ اکبر و صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ و صد بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ۔ بخواند۔ و بکلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ علی الدوام الخ بخواند مشغول باشند۔ و ہمچنین بذکر دل بنوعے کہ در طریق علیہ معروف است، و معہود است تقید تمام بکند تا دل منور ذکر روشن گردد۔ و از لہو و لعب باز دارد۔ و از دروغ و غیبت و بد گفتن و بد شنیدن و مرود اجتناب لازم است، کہ این ہمہ امور حرام است، و جزائے آن نار است۔ بہر حال از عذاب خدا ترسان و لرزان باید بود و گور و قیامت باید ترسید۔ توبہ و استغفار علی الدوام خصوصاً وقت اسحار بر خود لازم باید دید۔ بالجملہ لمحہ از یاد او سبحانہٗ نباید آسود۔ ہمیشہ درین فکر باید بود کار این است۔ غیر این ہمہ ہیچ۔ یک تسبیح خرما مدتے فرستادہ شد اذکار مذکورہ بر آن بخوانند و بعافیت و استقامت باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۶۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر فقرا معروض می دارد۔ مدتے است از کیفیت احوال جناب عالیہ خبرے نہ دارد و بیشتر کتابت مشتمل بر دعا و مواعظ و نصائح بیشتر نوشتہ فرستادہ است رسیدہ باشند۔ بہر حال بہ دعائے خیر ذات بابرکات

مشغول است و اجابت آن از درگاهِ حضرت مجیب الدعوات مامول امروز که شنبه غرہ ماہِ حال است ۔ بعد نماز فجر با جمعیت تمام مراقبہ نشستہ بود و انوار و اسرار و فیوض و برکات و عنایات و نوازش پروردگار مکشوف و ملہم گشتہ ۔ درین اثنا رہ بتفرع تمام ورد علے آن صاحبۂ مہربان ملتجی و متوجہ گشت آثار قبول ذیعرض وصول بہ کعبۂ مقصود در حق ایشان محسوس گشت ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ۔ نیز در حدیث آمدہ کہ فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ہر آئینہ یاد کنید خدا را جل وعلا ۔ بالجملہ بندہ باید شد و لوازم بندگی در ہر وضع بجا باید آورد ۔ بندگی ہمہ عجز و شکستگی است و نیستی است ۔ چون این حالت بحد کمال رسد مظہر انوار قدس گردد و از محرمان و مقربان بارگاہ علیا شود و این کار دولت است کنون تا کرا دہند ۔ چون آن صاحبۂ مہربان را یا اہلِ این دولت اعتقاد و محبت کمال است توقع حصول این دولت در حق درویشان تمام است ۔ درین ایام نوشتہ بادشاہ اسلام رسید بزودی رسیدہ کہ بالفتح والظفر از احمد آباد بہ اورنگ آباد مراجعت می نمائیم شما ہم متوجہ این حدود شوند ۔ تا در اورنگ آباد ملاقات واقع شود ۔ و بمتصدیان فرمودہ اند کہ تا در اورنگ آباد حویلی بہ جہت سکونت فلانے مقرر نمایند ۔ اما فقیر بہ جہت عوارض در رفتن متردد است ۔ اگرچہ استخارہ بر وجہ کمال موافق است تا در میان خواستۂ کردگار چیست ۔ آنچہ خیر است اللہ تعالے میسر کند و آن صاحبۂ مہربان را در درگاہ با کمالِ خیر و خوبی و عز و جاہ برین فقرا سلامت دارد ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔

مکتوب ۶۷ ۔ بہ خانم جیو ۔

ہمشیرہ عزیزہ عصمت و عفت پناہ خانم جیو بعافیت باشند و استقامت بودہ ، در یاد و بندگی خدا جل وعلا راسخ و مستقیم باشند و غیر او را نہ شناسند ۔ کار این است ۔ غیر این ہمہ ہیچ کتابتے کہ از راہ محبت و اخلاص فرستادہ بودند رسید و مضامین آن معلوم گردید ۔ از اخبار

پریشانیای شما خاطر دوستان پریشان گشت۔ اللہ تعالیٰ بہ جمعیت مبدل کند۔ دنیا جای بلا
ومحل ابتلا ہست درہمہ حال از مولائے حقیقی جل شانہٗ راضی باشند و توکل برو نمایند۔ امید ہست
کہ او سبحانہٗ تعالیٰ کارکشائی فرماید۔ اللہ سبحانہٗ عواقب امور محمود گرداند۔ طلب سفارش کہ
نمودہ بودند کسی بہ فقرا باکتابہا متعاقب می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہ دست او بخان عالی
شان نجابت درخان حقیقت حال وپریشانی شما نوشتہ می شود کسی محصل جواب می گردد، و
شما کسی نہ دارید کہ آن جا برای شما تلاش کند۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کند۔ فقیر ہم درین
ایام بموجب عنایات شاہی عازم آن حدود ہست تا در میان خواستہ کردگار جمعیت۔ والسلام۔

مکتوب ٦٨ ۔

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ ۔ احقر فقرا لیس از ادائے
تحیۃ وسلام مصدع جناب ملجا علما وصلحاء، مربیِ فقرا وغربا، اوصلہ اللہ سبحانہٗ غایۃ
ما یتمناہٗ، می گردد۔ دارندہ رقیمہ و عاصلاح آثار حاجی الحرمین الشریفین حاجی زکریا متوکل
وگوشہ نشین وکثیر العیال والنایب ہست۔ از راہ عجز و ناداری، و آوازہ کرم و صیت احسان
آن مرجع خواص وعوام از راہ دور دراز امیدوار بہ جناب عالی رسیدہ و بہ این وسیلہ ضعیف
را متوسل گردیدہ۔ رجا از غایت کرم آن کہ مشارٌالیہ بہ تمنائے خود برسد و از ضیق معشیت
وارہد و بہ دعائے صلاح و ترقی درجات آن قدوۃ آفاق مشغول گردد۔ و این طفیل نیز بہ ثواب اسعد
این محب درین ایام عازم زیارت وطواف حرمین الشریفین ہست، در اثنائے راہ حسب عنایت
واستدعا بہ شرف ملازمت حضرت خلافت منزلت رسیدہ امیدوار ہست کہ تردد ی متوجہ کعبۂ
مقصود شود۔ و بہ زیارت سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرف
گردد۔ اگرچہ خود را لائق آن درگاہ والا نمی بیند۔ الا غیر ازین درگاہ برائے ذخیرۂ عقبیٰ کجا رود،

وکراگزینند. یا سیدی یارسول اللہ خذ بیدی. کانی من الذنوب سوالک عند حصول الحادث العظیم. مہیات عمر گرانمایہ درین صرف شد تاچہ خورم صیف وچہ پوشم شتا. وقت کار رفت وکار با جبار. والسلام علی من اتبع الہدیٰ.

مکتوب ۶۹ . بہ بختاور خان .

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. خان عالی شان مشفق مہربان ازین فقیر سلام سلامت انجام آنکہ خواہند ومشتاق دانستہ بیاد خدا جل وعلیٰ باشند. وغیر او ما نہ شناسند. کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ. چون سیادت وشجاعت دستگاہ میر عطاء اللہ ولد میر ضیاء اللہ نواسہ میر محمد نعمان قدس سرہٗ برادر زادہ میر جلال الدین خویش حامد خان قدیمی کہ بہ منصب دو صد پنجاہی سرافراز ہست. وبرادرش میر عزت اللہ کہ بہ منصب چار بیتی مختار و از کمال خصوصیت احقر اینہا را مثل فرزندان می داند بہ جمیع وجوہ آراستہ وبصلاح ودیانت آدمیت پیراستہ واز طالب علمی وحفظ قرآن نیز بہرہ مند. واز ابتدائے نوکری در لیساق خیلے پریشان احوال واز عدم محصول جاگیر حالت مختر پیدا کردہ اند. واین احقر سوائے آنکہ چند گاہ بطرف ہندوستان رفتہ بیاسایند امر بہبودی اینہا نمی بیند. ومربی کہ دستگیری این قسم شکستہ فقرا نماید غیر ذات بابرکات الیشان نمی داند لہٰذا مصدع گرامی می شود کہ درباب موحی الیہا بحضور پرنور معروض داشتہ نزد خود طلبیدہ تربیت نمایند واینہا نیز قابل وشائستہ وسپاہی زادہ اند از حسن خدمت خود آن خان عالی شان را بر خود کمال مہربان خواہند ساخت ومصدر تحسین خواہند گردید. ہرگاہ کہ در خدمت آن اشفاق پناہ ماندہ تربیت اندوز شوند باعث جمعیت خاطر این جانب ہست از ہمہ ابواب خواہند شد. وہرچہ دربارہ مشارٌ الیہ عنایت واحسان مبذول خواہند داشت عائد بہ این فقیر خواہد گردید. این قدر خصوصیت احقر بکم کسے خواہد بود.

درین مادّہ ہرچہ مبالغہ نماید کم است . زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل وعلا چہ نویسد .

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است والسلام.

مکتوب ۷۰ .

الحمد للّٰہ وَالسّلام علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ . شفقت نامۂ گرامی آن مقتدائے انامی مشرف ساخت و آثار مہربانیہا ازان شناخت . لازلتم فی حفظ اللّٰہ وَامانہٖ احوال دوستانِ این جائی مستوجب ہزاران شکر و سپاس الٰہی جل شانہٗ است . وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ الرَّحِیم . اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّار . محذوما از تذکر مظالم و معاصی و وعیدات و تہدیدات حق شناسی کمرہا شکستہ و حیاتِ دنیا بغایت تنگ و تلخ گشتہ . وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ . وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ . المعاصی کثیرٌ وَالزّادُ قلیلٌ وَالْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ . نَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ وَالنَّارُ تفور .

صَرَفْتُ الْعُمُرَ فِی الْبِطَالَۃِ فَمَا لِیْ غَیْرُ الْحُزْنِ اَرْجَالَۃ

فَیَا اَسَفیٰ عَلَی الْاٰثَامِ وَیَاحُزْنَا عَلیٰ مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَام . فَاَیْنَ بَیْتُ الْاَحْزَانِ حتیٰ اَبْکیٰ فِیْہِ بذکرِ رَبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ . فَہٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا ، اِنْ یَتَصَرَّفُ ھُوَ کَمَالِ الْمُنْتَھیٰ . قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْم . وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَۃٌ . فَتُبْ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ . قُلْ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلیٰ اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ . اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا . اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم وَنِعْمَ مَا قِیْلَ بِالْفَارِسِیَّۃِ .

دردم از یارست و درمان نیز ہم — دل فدائے او شد و جان نیز ہم

بالجملہ فدائے مولا جل و علا باشند۔ در زندگی باید مرد و با درد و سوز باید ساخت و امور خود بہ او باید گذاشت۔ خوش گفت۔

با درد بساز چون دوائے تو منم — در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق من کشتہ شوی — شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَالِی بِھٰذَا الکَلَام وَ اَنَا مَغلوبُ المعاصِی وَالاٰثَام۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسَبًا لِّذِیْ عَقَمٍ۔ این فقیر از ان مخدوم مہربان امیدوار دعا است وَبِذٰلِکَ اَشْفَاقِ الیشان رطب اللسان۔ بعضے امور از جانب آن مخدوم می خواہد کہ درین نزدیکی مذکور مجلس بادشاہی سازد۔ و بعد وقوع آن بہ ابلاغ آن متصدع ملازمان الیشان خواہد گردید۔ انشاء اللہ العزیز و اللہ الموفق والمعین چون صلاح آثار و تقویٰ شعار حاجی الحرمین حاجی ولی محمد کہ از دوستان قدیمی صمیمی این فقیر ہست بہ تقریبے عازم آن حدود بود۔ بہ این چند کلمۂ نامربوط متصدع شریف گردیدہ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ۔ وسلام فقیرزادہا بہ ادائے سلام و نیاز متصدع اند۔ مخدوم زادہائے سلام سلامت انجام قبول نمایند۔ بہ عافیت و استقامت باشند۔

مکتوب ۱۷۔ بہ بادشاہ دین پرور صدور یافتہ۔

اَلحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْد۔ ذرۂ احقر پس ادائے سلام و نیاز ذرّہ وار بعرض والاشان دین پرور ملجا و پناہ این احقر لَازَالَ مَنْصُوْرًا وَمُؤَیَّدًا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ سبحانہ می رساند۔

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت — ولے خلاصۂ جان خاک آستانۂ تست

ہر چند بہ حسب صورت مقصر ہست امّا دائماً در اوقات مرجوّ دعوات سلامت و فتح و نصرت و ترقی مراتب دنیا و آخرت آن شاہ دین پناہ بدل و جان مفید ست و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات متر صّد می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

چون از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہ دین پناہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَی الْاَعْدَاء و قصد زیارت سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و انواع عنایات از بندگان حضرت دیدہ خواستت کہ بہ اظہار دعاگوے خود بہ آن شاہ دین پناہ نیز نماید۔ امید کہ از کرم او تعالیٰ ابواب فتوحات کشاید از اشتیاق ملازمت عالی چہ عرض نماید۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ میسر آرد۔ شاہا دین پناہا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت۔ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا۔ بہر حال وقت کار کہ مدار نجات بہ اعمال ہست۔ چون آن حضرت را بہ دوستان حق و اولیاء مطلق محبت تمام ہست از ین راہ بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ در ہر باب امیدوار یہاے عظیم ہست از یاران خود کسے مخصوص حاجی منصور بہ جہت استخبار سلامت ذات قدسی صفات و اطلاع بر احوال خیر مآل آن شاہ دین پناہ فرستادہ امید کہ زودی بجواب باصواب مشرف گردد۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابو العلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و برادر زادہ محمد پارسا تسلیمات بدرجہ قبول افتد ہر کدام بہ دعا سلامت فتح و نصرت مقتضی اند و حصول آن مبشّرٌ وَ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ۲۷ ۔ بہ بادشاہ زادی۔

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ بہ جناب بادشاہ زادۂ پردہ نشین سرادقات عصمت و عفت و عظمت و ابہت معروض می دارد۔ مدت ہست کہ از احوال خیر مآل آن

خاطرِ زمان خبر نہ دارد. بہرحال بہ دعاے خیر ترقیاتِ درجات و مزید حیات مقید ہست و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مترقب.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول   آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

صاحبۂ عالم، دنیا زراعت گاہ آخرت ہست کہ ہرچہ درین کاشت آن جا یافت. بالجملہ وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست چندین از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہِ دین پناہ نصرہ اللہ تعالےٰ بقصد زیارت سید الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و سلام و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و انواع عنایات از بندگانِ حضرت دیدہ. بنا بر آن بہ این چند کلمہ متصدع خدمت علیہ گردید. کسے مخصوص از یاران خود حاجی منصور فرستادہ تا بزودی بہ اخبار سلامتی ذات قدسی سمات مسرور گردد. امید کہ بزودی بجواب باصواب مشرف شود.

مکتوب ۷۳.

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ و السلام رب المعبود ہست وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ. اللہ تعالیٰ ما را و دوستان را بہ حقیقت بندگی رساند. و از خود بینی و از خود پرستی وارہاند. بالجملہ حتی الامکان در حصولِ این دولت کوشید و از ماسوی نظر پوشید، و مصداق کریمہ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً گرداند. فقیر ہم ہمیشہ عازم این سفر ہست. اما ہرچہ موقوف بر وقت ہست اگر مانعے در نیاید امید ہست کہ بہ مشیتِ الٰہی عنقریب بہ این سفر شتابد. بہرحال تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نولیسان باشند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند. و السلام.

مکتوب ۷۴. بہ سیادت مآب محمد اشرف.

الحمد للّٰہ وحدہٗ و الصلوٰۃ علیٰ من لا نبی بعدہٗ. ثمرۂ شجرۂ سعادت و سیادت

میر محمد اشرف لازال کاسمہٗ. ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند. اوقاتِ گرامی را به ذکرِ خدا جل وعلا معمور و منور گردانند. بلکه از ذکر به مذکور روند. واز صورت به حقیقت شوند واز لفظ به معنی دَوند. خوش گفت آن که گفت.

قومے زد جودِ خویش فانی — رفتہ ز حروف در معانی

تا مبین ملاقات احوال خیر مآل نویسان باشند واز دعاے خیر فراموش نہ سازند. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. برادر عزیز میان شیخ محمد ازین ضعیف سلام خوانند و مشتاق دانستہ از دعاے خیر فراموش نہ سازند. مدتے است کہ ازان برادر سلامے وپیغامے نہ رسیدہ. موانع بخیر باد. فقیر ہم تا اواخر شہر ربیع الاول قصدِ آن حدود دارد. در انچہ خیرست اللہ تعالےٰ میسر آرد. خیریت ہر کس در ترک ہوا و ہوس است. ودر دوام توجہ و اقبال بحضرت ذوالجلال. بوالدہٗ فرزندان ومتعلقان سلام این فقیر رسانند. وبہ دوام یاد خدا جل وعلا ترغیب نمایند. فرزند سعادت مند شیخ ابوالخیر سلام عاقبت انجام خوانند و دائماً بہ یادِ خدا جل وعلا باشند. کار این است. غیر این ہمہ ہیچ. والسلام.

مکتوب ۷۵ . شیخ محمد ساقی.

مشیخت وفضیلت پناہ شیخ محمد ساقی ازین فقیر سلام خوانند وبیاد حق جل وعلا باقی باشند. نقد تصدیع آنکہ درین ولا عریضہ نیاز بہ خدمت بادشاہ دین پناہ ورقیمہ بہ خان مہربان سلمہٗ ربہٗ مصحوب حاجی عبدالغفار فرستادہ شدہ. توقع کہ مشار الیہ را بار قدیم بخدمت خان مہربان برند. وبزودی بہ جواب باصواب رخصتش دہند. حاجی مذکور چون از یاران خوبی نیکان فقیر در حق او مہربانی خواہان است. زیادہ بجز یاد خدا جل وعلا نہ گنجائش بیان است.

ہر چہ جز ذکرِ خداے احسن است — گر شکر خوردن بود جان کندن است

والسلام.

مکتوب ۷۶ ۔ شیخ عطاء اللہ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ برادر گرامی صاحب فضل و معانی شیخ عطاء اللہ ازین فقیر باب اللہ سلام عاقبت انجام قبول نمایند ۔ وہموارہ مورد عطاے الہٰی و انوار نامتناہی باشند ذِکْرُ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُوَ سُرُوْرٌ ذِکْرٌ یُّغْنِیْ عَنْ نَفْسِہٖ وَ یُبْقِیْ بِاَنْوَارِ قُدْسِہٖ ۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ ھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔ این فقیر در شاہجہان آباد بادوستان آزارہاے صعب کشید ۔ الحمد للہ سبحانہ کہ مآل اکثر بعافیت عائد گردید ۔ و درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہٗ دید آنچہ دید ۔ الحال امیدوار است کہ بمشیئت او سبحانہٗ در آخر ماہ ربیع الاول متوجہ آن حدود گردد و بلقاے دوستان مسرور شود در وقت سفر این طرق اگر مقدر است ، پس مخصوص بہ جہت رسانیدن این خبر پیش دوستان فرستادہ خواہد شد ، انشاء اللہ تعالےٰ ۔ بہر حال از دعاے خیر و حسن خاتمہ و رانفادگان را فراموش نہ سازند ۔ و ہمیشہ مستغرق انوار ذکر باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۷ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا دَھْرًا سَرْمَدًا ۔ خدمت سیدی سندی از ین فقیر پر تقصیر سلام عافیت انجام قبول نمایند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ بزرگے گفتہ است اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَ اِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ نہ بآن معنی کہ از کار دنیا دست بردارد بلکہ مراد آنست کہ آنرا وسیلہ لقائے مولیٰ سازند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۸ ۔ بہ سید عبد الغنی ۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعدَہٗ ۔ ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت مند عبد الغنی ہموارہ از ما سوی مستغنی باشند و بہ فناے حقیقی علی الدوام ملی و خاضع و خاشع بودہ اند ۔

در تواضع و عبادت در اصل لغت بمعنی کمال خضوع و خشوع است. و کمال خضوع و خشوع این است که خاشع و خاضع در تواضع از خود رود و خود را فدائے مولیٰ کند. این زمان مظہر انوارِ قدس شود. این کار دولت است کنون تا کرا رسد. بمکتوب شریف رسیده مسرور ساخته و مضامین آن شناخت. تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند و مشتاق شناسند. فرزندان و متعلقان بعافیت بودند و عافیت را در یادِ حق دانند.

مکتوب ۷۹ . به مرزا محمد عارف .

الحمدُ للہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ. ثمرۂ شجرۂ سعادت مرزا محمد عارف از ماسوی غافل باشند، و حق سبحانہ را کَمَا ھُوَ شناشند. نسیان ماسویٰ از شرائط این راہ است و از مقدمات وصول بخدائے جل و علا

ہیچ کس را تا نہ گردد او فنا — نیست راہے در حریم کبریا

مدتے است کہ از احوال خیر مآل دوستان را اطلاع نبخشیدہ اند. موانع آن بخیر باد. والسلام.

مکتوب ۸۰ .

بعدَ الحمدِ وَالصَّلوٰۃِ وَتبلیغِ التحیّۃِ وَالسَّلامِ . احقر فقرا بہ آن سیادت و نقابت پناہ مصدع می گردد. احوالِ دوستان این حدود موجب ہزاران شکر و سپاس ربّ المعبود است. وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَۃَ اللہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ .

از دست و زبانے کہ بر آید — کز عہدۂ شکرش بدر آید

اللہ تعالےٰ مارا و یاران را بہ حقیقت رساند. و از خود بینی و خود پرستی دارہاند و مصداق کریمہ یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلیٰ رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ گرداند. بالجملہ حتی الامکان در تحصیل این دولت باید کوشید.

واز ماسوی نظر باید دوخت۔ فقیر ہمیشہ عازمِ این سفر است۔ اما ہر چیز موقوف بر وقت۔ اگر مانعے
درمیان نیاید امید است کہ مشیئتِ الٰہی جل شانہ عنقریب بہ این سفر شتابد۔ بہر حال تا حین
ملاقات بر احوال خیر مآل دور افتادگان را اطلاع می دادہ باشند واز دعاے خیر فراموش
نسازند۔ چون برادر دینی حاجی عبد الغفار کہ از عزیزان روزگار است عریضہ بخدمت خلافت
منزلت فرستادہ ومشارٌ الیہ را روانہ آن حدود ساختہ بہ این دو کلمہ متصدع آن سیادت
مرتبت نیز گشت۔ زیادہ چہ تصدیع دہد۔ آنچہ خیر است اللہ تعالے نصیب گرداند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۸۱ ۔ بہ سید میر اعظم۔

الحمدُ للہِ وَالسَّلامُ علیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ۔ ثمرہ شجرہ کرامت ونجابت
مخدوم زادہ صاحب کرم وسعادت ازین درویش دل ریش سلام وتحیۃ قبول نمایند۔ احوال فقرا
این حدود موجب ہزاران شکر مولاے حقیقی است جل شانہ، وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللہِ لَا
تُحْصُوْھَا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ المسئولُ مِنَ اللہِ سُبْحَانَہٗ سَلَامَتَکُمْ
وَاسْتِقَامَتَکُمْ وَتَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما دنیا دارِ عمل است وآدمی در طول امل۔ امروز
بہ اندک سعی دولتِ سرمدی میسر است۔ والا فردا کار مشکل است۔ بشکرِ او سبحانہ بالفضل خود آسان
کند وبتمام وکمال جانبِ خود کشد۔ چون ایشان را از کرمِ او تعالے بدوستانِ او سبحانہ تعالے
اخلاص بدرجہ کمال است۔ بمقتضاے حدیث المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ دولتِ سرمدی ومعنوی
ایشان شاملِ حال است۔ در حدیث است کہ حق تعالے فرماید، یعنی در روزِ قیامت کجا اند
دوستی کنندگان براے من وہم نشینندگان بحبت من، وبذل کنندگان در راہِ من کہ سایہ
دہم آن را زیرِ عرشِ خود، روزے کہ سایہ نیست مگر ہمان سایہ۔ بالجملہ در فضائلِ این محبت
احادیث بے شمار است کہ عقل دران حیران است اللہ تعالے ما را ودوستان را در محبت این

طائفہ دارد و برآن بمیرانند و در اہلِ آن محشور گردانند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ۔ این فقیر در شاہ جہان آباد با دوستان آزارہا صعب کشیدہ الحمدُ للہِ سُبْحَانَہٗ مآل اکثرے بعافیت عائد گردید۔ درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہٗ دید آنچہ دید۔ الحال امید وار است کہ بمشیئتِ او تعالیٰ عنقریب متوجہ آن حدود گردد۔ وبہ لقائے دوستان مسرور شود۔ بہرحال تاحین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند۔ و این فقیر را در دعا خیریت خود و ترقیات سناشند۔ حامل رقیمہ دعاتقوی اشعار حاجی عبدالغفار کہ از ارباب ذوق و حال است عریضہ بہ بادشاہ دین پناہ فرستادہ است۔ حقائق ایجابیٔ از زبانی حاجی مذکور معلوم شریف خواہد گردید۔ والسلام۔

مکتوب ۸۲۔

الحمدُ للہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَ شَرَحَ صَدْرَکُمْ۔ مکرما، اشفاق پناہا بسبب عروض امراضِ مہلکہ بخود و بعضے فرزندان و خویشان تاحال ازین سفر خیر اثر و ملازمتِ بندگان حضرت مخدوم ماندہ۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔ الحمدللہ کہ این فقیر را و بعضے فرزندان را صحتے روے دادہ است امید کہ بعد از دفع موانع بہ این سعادت مستعد گردد و درمانِ درد خود کند۔ انتظار جواب کتابتِ سابق بکمال برد۔ اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ۔ دیگر حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت میر اعظم کہ بہ قابلیاتِ بسیار موصوف است، در درستی محاورت و گفتگو معروف و مشہور۔ بہ این فقیر از مدتے اخلاص و اختصاص تمام دارد۔ لہٰذا احقر را بر احوالِ او اطلاع تمام است بر ورق علیحدہ نوشتہ بخدمت گرامی فرستادہ است۔ توقع کہ از راہِ کرم حقیقت را در وقت نیک نظر والا دارند۔ امید کہ بندگان حضرت از غایت کرم عنایت بحالِ او فرمایند تاجوہر استعداد وے ظاہر شود و موافق قابلیت خود

بجاے برسد واز پریشانی برہد۔ درین باب توجہ تمام ازان مشفق مامول ومطلوب است۔ والسلام۔

مکتوب ۸۳ ۔ بہ محمد حسین ونور محمد وغلام محمد۔

الحمدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ برادران دینی محمد حسین ونور محمد وغلام محمد ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند۔ وبقضاے الٰہی جل شانہٗ راضی باشند۔ چہ نویسد کہ از استماع خبر ارتحال والدِ مرحوم شما کہ آشناے قدیم فقیر بود چہ الم بہ دوستان رسید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہمہ را ہمین راہ در پیش است۔ واین جہان مثل قافلہ روان است فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ اللہ گذشتگان را رحمت کند، وپس ماندگان را توفیق نیک عطا نماید۔ بہر حال فکر این روز باید کرد واز ماسوی باید گذشت۔ این فقیر را این روز خیر خواہِ خود دانند وبہ استقامت وجمعیت باشند وہر کارے کہ مقدور باشد بر آن اطلاع دہند۔ انشاء اللہ حتی الامکان تقصیر نخواہد کرد۔ وَالسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ثوابِ تلاوتِ قرآن واذکارِ دیگر را بہ آن مرحوم گذارندہ شد۔ اللہ تعالیٰ قبول نماید۔ وقت دعا وامداد است دران تقصیر نہ نمایند۔ زیادہ چہ نویسد۔ والسلام

مکتوب ۸۴ ۔

الحمد لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکرما اشفاق پناہا، این فقیر از راہِ استماع مکارمِ اخلاق حمیدہ وصفاتِ آن یگانہ آفاق آراستہ خلائق خصوصاً از زبانی سیادت پناہ سید فیض اللہ وشرافت مآب مرزا محمد اشرف وسعادت آثار محمد تقی غائبانہ مشتاق وخیر خواہ الشان گشتہ۔ علی الخصوص بعضے حقوقِ دیگر کہ بہ آن پیوستہ در تقابلِ این از فقیر غیر لوازم دوستی وخیر خواہی چہ امکان دارد وجز از سعی در مزید مراتب دینی ودنیوی امید است کہ امر دیگر بہ وقوع

نه باید. تا به بدخواهی چه رسد وجه گنه فقرا را آن چه گونه سزد. وگله شما بر جاست. اما این فقیر درین باب بے گناه است. امر سربستہ را علام الغیوب می داند دیگرے نمی شناسد. آرے این قدر سهو واقع شد که بے تحقیق و تفتیش آن را سر بمهر بحضرت ظل اللہ رسانند. والا مقتضائے این محبت دوستی این را چه گونه روا می دارد. بهر حال متنبہ گردند تا امر غیر معلوم را معروض نه دارد و درین باب به آن مشفق اعتذار می نماید. فَالْعُذْرُ عِنْدَ الْکِرَامِ مَقْبُوْلٌ. والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

مکتوب ۸۵ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّاٰخِراً وَّالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ دَائِماً وَّسَرْمَداً. خان عالی شان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند وسلامتی را منحصر در اتباع آن سرور دانند وعافیت را در اقتفا. آثار وانوار وفیوض وبرکات او علیه وعلیٰ آله الصلوٰة والسلام شناسند خوش گفت. محال است سعدی که راه صفا توان رفت جز در پئے مصطفا صلی اللہ علیه وسلم صحیفہ گرامی که از راه محبت ومهربانی به این فقیر فرستاده بودند رسید وسبب دعائے غائبانه گردید. اللہ تعالیٰ همه جا بر اعدائے نفس وآفاق منصور ومظفر دارد. وتمام وکمال سوئے خود دارد واز ماسویٰ برهاند. اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ. فرزند سعادت مند شیخ محمد هادی قصص مهربانی هائے الیشان بیان نمود. جَزَاکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ. چون فرزندار جمند خواجه محمد پارسا متوجه آن حدود بودند به این دو کلمه مصدع گردیده. بالجمله محبت فقرا سرمایه سعادت است وثمر خیرات وبرکات اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی است علیٰ مصدرها الصلوٰة والسلام تا حین ملاقات اگر مقدر است دوستان را بر احوال خیر مآل خود اطلاع می داده باشند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۸۶ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات والتحیۃ والسلام ۔ بہ آن فرزند سعادت مند می رساند مجاری حالات و امور مشکور ہست المسئولُ من اللہ تعالیٰ عافیتکم واستقامتکم ظاہراً وباطناً ۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالیٰ خبر دادہ ہست ہمگی لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اولاد و اموال ہست ۔ و آنچہ موعودِ خدا ہست مر متقیان را بہتر ازین ہست و آن لقاے و رضاے اوست و جنات النعیم بالجملہ ذکر اللہ اولیٰ و اعلیٰ والاٰخرۃ خیرٌ من الاولیٰ ۔ چون فرزند ارجمند خواجہ محمد پارسا عازم آن حدود بود بہ این دو کلمہ مصدع گردید ۔ باقی حقیقت آن جاے از زبان فرزند مذکور معلوم شریف خواہد گردید ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ فرزندان و متعلقان بعافیت و استقامت باشند و بیادِ خداے عزوجل بودند کار این ہست ، غیر این ہمہ ہیچ ۔ از دوستان آن جاے سلام سلامت انجام قبول فرمایند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۸۷ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ خان بلند مکان مشفق و مہربان سلمہ اللہ وزید قدرہ می گزرد کہ استماع خبر کوفت و آزار آن امیدگاہ سبب تالم فقرا گردید ۔ چون ذاتِ شریف مصدر خیرات و برکات ہست فقیر را بہ دعاے صحت و عافیت سرگرم اند و امید شفاے کامل و عاجل از درگاہ شافی حقیقی جل شانہٗ می برند ۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ بابرکات را از بلیاتِ صوری و معنوی نگاہ دارد ۔ دوستان را بر آن شاد دارد ۔ والسلام اولاً و آخراً ۔

مکتوب ۸۸ ۔

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ رفع اللہ تعالیٰ قدرکم و عظم امرکم بحرمۃ نبینا و نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ احقر فقرا مصدع خدمت آن مکرم مشفق و مطاع

می گردد کہ این محب مکرر بعد از رسیدن خبر فتح موضع کز ذکر ندویت و ترددات الیشان درخلوت درمیان آوردہ تہنیت و مبارک باد این فتح داد، و مہربانیہا فرمود بکرم اللہ تعالیٰ، بزودی آثار آن ظاہر نمودہ اند بہ اضافۂ خاطر خواہ دوستان سرافراز فرمودہ اند۔ این فقیر بخدمت آن مہربان قدردان تہنیہ و مبارک باد این فتح و این اضافہ جلیل شان می دہد۔ و شکر و مہربانیہای الیشان ہمہ جا می کند سلمہ اللہ سبحانہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ توقع کہ گاہ گاہ بہ نگارش احوالِ خیر مآل خود دوستانِ دور افتادہ را یاد و شادی نمودہ باشند۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابوالاعلےٰ و محمد عمر و محمد کاظم و فرزندی محمد پارسا سلام و نیاز قبول فرمایند۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب ۸۹۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللہُ تعالیٰ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ۔ ذرہ احقر پس از ادائے تحیۂ فراوان مصدع گرامی خدمت آن منقبت سلمہ ربہ می گردد بکرم اللہ تعالیٰ۔ درخلوت کہ حضرت ظل الٰہی بعنایت متوجہ حال این شکستہ بال بودند و عنایاتِ خاص مبذول مودند۔ این محبت در حق آن مکرم و مشفق التماسہا بہ مقتضائے اخلاص دوستہا پیش حضرت خلافت پناہے نمودہ۔ بعد از رد و بدل و جواب و سوال بسیار فرمودہ اند۔ خوب بعد از چند روز مہربانی ہائے می نمایم و سرفراز می سازم۔ فقیر منتظر ظہور این معنی بتمام و کمال است۔ ہر چند الحال ہم آثار مہربانی ہائے ظاہر گشتہ و امیدہائے قوی شدہ کہ بعد از چند روز حسب خواہش محبان مطلب و مرام بروجہ کمال ظہور فرماید۔ و بعد از التماس دیگر نتائج دیگر دہد دیگر این فقیر از خود چہ گوید و چہ نولیسد۔

عَرَفْتُ النِّعَمَ فِی ظُہُوْرِ دَلِیْبِ ۔۔۔ فَاِنَّہَا شُمَّ اِنَّہَا ثُمَّ اِنَّہَا

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ بہر حال مرجو

از مکارمِ اخلاق بزرگان آن کہ این عاصی شرمسار را بدعاے خیریتِ خاتمہ یاد دارند۔ و فراموش نہ سازند۔ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

مکتوب ۹۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّهٖ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سبحانہ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ الْعَرَبِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا۔ مخدوما مشفقا مطاعا مدتے ہست از احوال خیر مآل اطلاع نہ دارد جمع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش۔ درین نزدیکی در مسجد سلطانی تقریبے درمیان آوردہ ذکر خیر و کمالات و مزایا بسیار نمود و در فن سرداری و شجاعت برا قربان در توصیف افزود۔ و خود ہم فرمودہ اند کہ بہ ایشان ثمرۂ خدمات می فرمائیم۔ و ترددات بعہدۂ ایشان می گذارم امید ہست کہ مؤثر گردد و ثمرۂ آن ظاہر شود۔ دیگر از احوال پر اختلال چہ التماس نماید۔ اَلْاَجَلُ قَرِيْبٌ وَّالسَّفَرُ بَعِيْدٌ وَّالزَّادُ قَلِيْلٌ وَّعَذَابُ اللّٰهِ شَدِيْدٌ۔ هَيْهَاتَ النَّاسُ نِيَامٌ وَنَحْنُ فِي السَّاحَةِ وَالسَّرُوْرِ۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ دارندہ رقیمۂ دعا را محمد عارف بہ خدمتِ سامی فرستادہ شد۔ تا رقیمۃ الوداد بگذارند و جوابے خیر و عافیت و سلامت بیارد فقیرزادہا بہ تبلیغ سلام و نیاز متصدع اند۔ والسلام۔

مکتوب ۹۱ بہ بادشاہ دین پرور:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ ذرۂ احقر بعرض اشرف آں شاہ دین پرور سلمہ اللہ تعالٰی و ابقاہ و نصرہ عنوان۔ سراپا لطف و عنایت برایں غریب ناتوان مشرف

و کرم گشت و به دعوات ترقی درجات و کشایش مشکلات و مهمات بیش از بیش است و بر حصول نتایج آن نظرے است اگرچه سخن همچم و کم از هیچ هم بسیار است. و ز هیچ کم از هیچ نیاید کارے. اما گنهگاران از کرم او سبحانه امید وار اند. و دردمندان و شکسته دلان هم بر فضل او نظر دارند. خوش گفت ع ...... ع برند شکستگان ازین میدان گوئے. بندگی عجز و شکستگی و نیستی است. چون این معنی بکمال رسد بنده بحق پیوند و منظر انوار قدس گردد. این کار دولت است کنون تا کرا رسد. چون اهل این دولت و نسبت کمال محبت است بشرف صحبت شان مشرف گشتن و به مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. امید این معنی نقد وقت است و حصول نتیجهٔ آن برکت دست. الله تعالیٰ بر محبت شان زنده دارد و بر آن میراند و در زمرهٔ شان محشور گرداند. اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ. بالجمله بنده باید شد و در زندگی باید مرد و در حدیث. مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَيِّتٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ قُحَافَةَ. حضرت صدیق اکبر است، رضی الله تعالیٰ عنه. این فقیر در ماه ربیع الثانی به اذن بندگان حضرت می خواهد که روانه بکعبهٔ مقصود شود. زیارت رسول محبوب گردد. دعوات خیر البشر برد. تا درمیان خواستهٔ کردگار چیست. از روے عنایت و کرم مرقوم قلم مشکین رقم شده بود که خاطر عاطر از حد زیاده متوجه دریافت احوال صلاح اشتمال دا نند از ان شاه عالم پناه در حق دعا گویان و فقرا همین معنی متوقع ست و ظهور آثار آن را منترصد. الله تعالیٰ سایه بلند پایه آن صاحب عالمیان بر مفارق هواخواهان مبسوط و ممدود دارد بمتابعت سید کائنات و فخر موجودات علیه و علیٰ آله الصلوٰة والتسلیمات و برکات با کمال عز و جاه مستقیم گرداند.

محمد عربی کابروے هر دو سرا است　　　کسے که خاک درش نیست خاک بر سر او

شاها دین پناه حقیقت ثمره شجره سیادت و سعادت میر محمد زمان که از فدویان صمیمی آن درگاه است

واز مقبولان قطب الاقطاب قبلہ گاہ ہست در فرد علیحدہ نوشتہ بخدمت عالی فرستادہ۔ امید کہ منظور نظر کیمیا اثر گردد۔ ومشارٌ الیہ بہ عنایت بادشاہانہ مورد قبول ملتمسات خود شود۔ دیگر دارندۂ عریضہ حقیقت آگاہ خواجہ عوض را منظوران ومخلصان حضرت الیشان ست ومجاز و صاحب ارشاد و بشارات بخدمت سراسر سعادت فرستادہ شدہ ہست تا شرف ملازمت نمودہ در سایۂ عالی باشد، وبجہت فتح ونصرت بندگان حضرت والا شان باعظمت مشغول اند پرداز د۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکلان۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم تسلیمات بدرجۂ عالی مقبول باد۔ والسلام۔

مکتوب ۹۲۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ ثمرہ شجرہ سیادت وسعادت میر محمد زمان سلمہ اللہ المنان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند وعلی الدّوام بیاد خدا حق جل وعلا باشند وغیر او را نہ شناسند۔ این فقیر با فرزندان ومتعلقان مدتے چند ماہ ہست کہ حسب استدعا وعنایات بادشاہ دین پناہ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ ومہربانیہا بسیار ازان حضرت دیدہ بعد از چند ماہ کہ میعاد سفر دریاست می خواہد کہ رخصت شدہ بحرمین الشریفین با متعلقان رود وعذر گناہان کند وبہ این ترانہ مترنم شود۔

مفلسانیم آمدہ در کوے تو	شیئاً للہ از جمال روے تو
گر بیاندیم زندہ بر دوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بر فتیم وعذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ مدتے ہست کہ خبرے ازان برادر عزیز نیامدہ۔ ہر کجا ست خدایا بہ سلامت دارش بنا برآن

حاجی منصور کسے مخصوص خودرا بہ عریضہ کہ شاہ جہان مدار مشتمل بر وظائف ثنا و دعا نوشتہ فرستادہ ہست۔ توقع کہ بہ نظر عالی متعالی بہ اظہار مراتب دعا و توقع اجابت آن بگذارند و بزودی بجواب عریضہ مسرور سازند۔ بعد رسیدن بہ آن اماکن طیبہ کہ محل اجابت دعوت ہست بتمام وکمال این خدمت خواہد پرداخت انشاء اللہ المستعان۔ امید کہ حاجی مذکور را نیز از نظر والا بگذارند و ہر یا تنہا نمایند و حتی المقدور از سرکار والا در حقش نیز سعی فرمایند۔ از فقیر زادہ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ بِاِسْمِہِ الْعَظِیْمِ وَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ۔

مکتوب ۹۳ ۔ بہ بادشاہ دین پرور ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد احقر انام پس از ادائے سلام بہ عجز و نیاز تمام بہ عرض آن شاہِ عالم پناہ لَازَالَ مَنْصُوْرًا عَلَی الْاَعْدَاءِ وَ مَلْجَاءُ الْاَوْلِیَاءِ می رساند۔ بیت

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت	دلے خلاصۂ جان مییش آستانہ تست

ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر ہست اما از راہ باطن و دعا مسرور و مبشر ہست۔ ظہور آثار آن را بروجہ کمال از فضل ایزد تعالیٰ متوقع۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول	آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

اخبار فتح و ظفر آن شاہِ دین پرور دعا گویان را کمال شاد و مسرور ساخت و آثار اجابت دعا ازان شناخت۔ لہٰذا بہ تہنیت و مبارک باد فتح این دعا گویان حضرت علیا مصدع ہست و تمنیہ بر مزید متر صد و حسب حال خود بہ این بیت ترنم می نماید۔

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِی لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ	فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

هَیْہَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. حضرت سلامت بعد رمضان المبارک احقر می خواہد کہ از بندگان حضرت رخصت شدہ عازم کعبۂ مقصود و زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردد. دران امکنۂ طیبہ بہ دعا مستفید شود. لہٰذا از آن حضرت نیز رخصت می طلبد و دعاے خیر می کند. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. وسلام فقیرزادہا ہر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم عرض تسلیمات مصدع اند.

مکتوب ۹۴.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. اشتیاق از حد تحریر بیرون است و نفحاتِ محبت و وداد ہمیشہ از دور و نزدیک بہ مشام می رسد و دماغ خلت معطر می گردد. وَاِنَّ مَا یُظْہِرُ الْغَیْبَ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اَقْرَبُ بِالْاِجَابَۃِ. آنچہ از احوال غریزہ خود در مقام کسر نفس نوشتہ اند بہ مطالعہ در آمد کُلُّہُمْ بِحَقٍّ اَدْنٰی بِالْحُزْنِ وَالْبُکَاءِ مِنْکُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَجَا الْمُخَفِّفُوْنَ وَہَلَکَ الْمُثْقِلُوْنَ.

درویش و غنی بندۂ این خاک در اند ... آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند.

بَلَّغَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَۃِ دُعَائِکُمْ ...... بِاَعْلَی الدَّرَجَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ. ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ. وَغَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ بِفَضْلِہٖ وَمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم وَقَلْبِی لَدَیْکُمْ.

مکتوب ۹۵.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. مخدوم زادہا برادہ زید عزہ

و توفیقه' ازین درویش دل ریش سلام و تحیة خوانند و بر جادهٔ سنتِ سنیّه و طریقِ مصطفویه علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام مستقیم باشند و بدوام ذکر بشرط فنا در مذکور موصوف بوند صحیفه شریفه رسید و مضامین آن معلوم گردید. درین ایام بجهت کثرت حوائج محتاجان و زیادتی تکلیفات و تصدیعات در خدمتِ بادشاه جهان معامله ترتیب مسجد و خانقاه بعد عرض آن تحویل آن بر جمیع سامان در تعویق و تسویف ماند و حصول آن به وقتِ دیگر افتاد. چون کوچ بادشاه درمیان آمد دارندهٔ رقیمه رخصت نموده مشارٌ الیه را شب و روز حاضری بود در سعی تقصیر نه نمود. امّا الْأُمُورُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا. فقیر بجهت بعضے ضروریات ایام معدود در شولاپور مانده. بعد از چند روز بموجب کمالِ اهتمام و تاکید بادشاهی انشاء الله تعالی العزیز روانه حضور می گردد بعد از رسیدن بوجه احسن باز معروض دارد. امید است که این مقدمه به مشیئت الٰهی جل شانهٗ سرانجام یابد. بعد آن حقیقت روئداد را مفصلاً بنگارد انشاء الله العزیز. گاه گاه مصحوب آیندگان این حدود از احوال خیر مآل اطلاع می گردد. و به دعوات صالحه دور افتادگان را یاد آورند. اگر مقدر است فقیر هم تا موسم آینده امید وار است که عازم آن حدود شود آنچه خیر است حق تعالےٰ میسّر کند. والسلام.

مکتوب ۹۶ . به مصطفےٰ خان.

خان والا شان سعادت نشان مصطفیٰ خان جیو سلّمهٗ ربهٗ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و سلام سلامت انجام قبول نمایند و همواره بیاد حق و مولاے مطلق جل و علا باشند کار این است، غیر این همه هیچ. چون از زبان ثمره شجره سیادت و سعادت میر محمد زمان تعریف و توصیف آن مهربان شنید بے اختیار مشتاق گردید، و باین رقیمهٔ وداد مقصد ع گردید. الله تعالےٰ همیشه منصور و مظفر دارد بالنبیّ و آلهِ الْاَمْجَادِ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهِ الصَّلوٰة

و السلام ۔ دیگر عریضہ در جواب نشان عالی شان شاہ عالم پناہ باز و حقیقت میر مذکور و فرد دیگر مشتمل بر حقیقت مخدوم زادہ خواجہ میر مصحوب حقیقت آگاہ خواجہ عوض کہ از یاران مخصوص قطب الاقطاب حضرت ایشان فرستادہ شدہ است۔ امید کہ خواجہ مذکور را با عریضہ مسطور بہ وقتِ نیک از نظر والا گذرانند و بزودی بہ جواب آن امتیاز بخشند۔ چون خواجہ عوض می خواہد کہ چندگاہ در خدمت شان دین پناہ باشد تا بجہت فتح و نصرت ختم حضرات خواجہ ہا پردازد توقع کہ برائے صرف مایحتاج ہر عنوانے کہ باشد از آنجا معین کنانند و در دعائے خود شناسند و بہ ارشاد مکاتیب شریفہ مسرور می دادہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۹۷۔

الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفہ شفقت و مکرمت آن مقتدائے وقت مشرف ساخت و مضامین مہر آگین آن شناخت رفع اللہ قدرکم و عظم امرکم۔ از مراتب محبت و اخلاص نسبت بہ آن مکرم مہربان چہ نویسد حق سبحانہ بہ آن علیم است۔ آنچہ مقتضائے محبت و خیرخواہی دران تقصیر نہ خواہد کرد، انشاء اللہ تعالیٰ۔ او سبحانہ بہ فضل خویش این شکستہ دل ریش نتائج و ثمرات آن را بر منصۂ ظہور آرد۔ و این حقیر و الیشان در دنیا و عقبیٰ سرخرو دارد۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔ بعد از چندگاہ بحسب میعاد بادشاہ دین پناہ می خواہد کہ باز مراتب فدویت و اخلاص آن جناب معروض دارد و از سر نو سرافراز و امتیاز بین الانام بہ الحاح تمام التماس نماید۔ اللہ تعالیٰ بہ وجہ احسن میسر آید و کشائشہا فرماید اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَ عَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ چنانچہ بحسب ظاہر سرانجام این خدمت می خواہد از راہ باطن و مراتب دعا می افزاید۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ این بندہ چون از کردار خود بغایت شرمندہ است از عنہ تریان

امید دار دعاست وحصولِ حقیقت شفا۔

مَرَّتْ نُتُ العُمُرُ فِی لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهَا

وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ از فقیرزادہا ہرکدام ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم سلام قبول فرمایند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند۔

مکتوب ۹۸۔ بہ مصطفےٰ خان۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خان عالی شان شفقت نشان ازین فقیر سلام سلامت انجام قبول نمایند و در ہمہ حال بیادِ حق وعُلا باشند کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔ صحیفۂ شریفہ رسید ومضامین آن معلوم گردید۔ مخدوما این جماعت لنسار پیش فقیر چنان ظاہر نمودہ اند کہ این لنسبت را والدہ عاجزہ درحیاتِ خود فتح نمودہ بود بہ طرف ثانی جواب شافی گفتہ و ماہم ہرگز بہ این لنسبت راضی نیستم۔ و آن پسر ہم خواہش نہ دارد۔ فقیر از راہ حسن ظن قول آنہا کردہ بہ عرض بادشاہ دین پناہ این قدر رساند کہ این جماعۃ بہ این لنسبت راضی نیستند فرمودہ اند جاے دیگر تعین نمایند۔ باز فقیر از روے احتیاط بہ میر محمد یوسف ومیر عبدالغفار گفت کہ این حقیقت را شما آنجا بنویسید۔ مافی الضمیر بہ این فقیر ظاہر گردد و بعد نوشتن حقیقت معلوم فقیر می بود۔ ہرگز برخلاف مرضی دوستان اقدام نمی نمودہ۔ این قدر سہو واقع شد کہ اورا اطلاع بہ ایشان نہ داد الحال ہر چند این عورت را مقبول نماید و مبالغہ می کند اصلا معقول شان نہ می شود۔ می گویند کہ محال است کہ ما قبول این معنی نمائیم۔ بالجملہ حقیقتِ زنان را شما خوب می دانید۔ بہرام سے کہ آمدند نمی کردند۔ ومیر نظام الدین بہ فقیر کتابت نوشتہ۔ او ہم بر این لنسبت راضی نیست تا سر آن حسیت لہٰذا این فقیر از ین معاملہ خود را کشید۔ پیش بادشاہ دین پناہ باز می خواہد بعرض رساند کہ آن خوان خوب دل شائستہ است وکفاءت ہم بہ آنہا دارد۔ حضرت این لنسار را معقول فرمایند۔ ظاہر از

زمودهٔ بادشاہ دین پرور معقول شوند والّا آنها دانند. بعد ازان ہرچہ او خواہد داد و خواہد نگاشت انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند و ام دیگر تصور نہ نمایند. زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل و علا چہ نویسد.

ہرچہ جز ذکرِ خداے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۹۹ . بہ مرزا محمد جان صدور یافت .

الحمد للہ وَ تُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ. برادرِ مہربان مرزا محمد جان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق دانستہ علی الدوام بیادِ خداے جل و علا باشند و فقیر او را نہ شناسند. احوال فقراے این حدود بہ کرمِ الٰہی جل شانہ قرینِ خیر و صلاح و از جانبِ او سبحانہ ہموارہ نعمت ہاے بے شمار است. وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ. وَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْہِ التُّکْلَانُ. مکاتیب شریفہ پے در پے رسید مبتہج و مسرور گردانید. توقع کہ برین منوال محبان دور افتادہ را یاد می نمودہ باشند. و از احوال خیر مآل نویسان باشند، و این فقیر را محب و خیر خواہ خود دانند. آنچہ لوازم خیر خواہی و دوستی است انشا اللہ تعالےٰ دران تقصیر نہ خواہد کرد. بعد ظہور نتیجہ خواہد نوشت اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَ الْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فقیر ہم درین نزدیکی بخاطر دارد کہ از بادشاہ دین پناہ رخصت شدہ در بندر سورت نشیند و منتظر موسم بود. آنچہ خیر است اللہ تعالےٰ نصیب کند. اگر زودی رخصت می دہند فبہا و اِلّا چند روز دیگر ہم صبر می کند تا از پردۂ غیب چہ ظہور کند. خوش گفت.

گر بماندیم زندہ بر دوزیم　　دامنم کز فراق چاک شدہ
ور بہ رفتیم عذر ما بپذیر　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دستگیر عزت پناہ شیخ فتح محمد کسے این جانب از مہربانی ہاے الیشان واہتمام در سر انجام کار با فرزندان

نورچشمی ہمشیرہ فرزندی ابوالاعلیٰ بسیار نوشتہ بود. جَزَاکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَیْرًا پس ترہم توقع بیشتر است کہ این فقیر را بہ شما خصوصیتِ دیگر ہست۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۰ .

خانِ عالی شان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند وبہ عافیت واستقامت باشند۔ بزرگے گفتہ است۔ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَةَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَةِ۔ اگر سلامتی خواہی سلام کن بر دنیا واگر بزرگی خواہی تکبیر گوئی بر آخرت نہ بآن معنی است کہ دست از کارِ آخرت بدار کہ آن عین ضلال ووبال است بلکہ بہ آن معنی کہ طالبِ مولا جل وعلا باشی۔ واز کار آخرت غیر از لقاے ورضاے او مخواہ۔ بہر حال درطلب او باید بود، دمے ازان نیاسود۔

آن کس کہ نیافت دولت یافت عظیم ۔۔۔ وآن کس کہ نیافت درد نایافت بس است

اما باید دانست کہ لقاے ورضاے او منحصر در متابعتِ پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وغیر آن خراب وابتر۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا ۔۔۔ توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

دیگر تفاصیل حقائق این جائی از زبان صلاح آثار تقویٰ شعار برادر دینی حاجی ولی محمد معلوم شریف خواہد شد۔ چون حاجی مشارٌ الیہ از یاران قدیمی وصمیمی فقیر است از مہربانی الیشان رطب اللسان گردد۔ امید کہ بیش از بیش درحق مومی الیہ مہربانگی می نمودہ باشند۔ تا چندگاہ کہ آن جا است با متعلقان ویارانِ دیگر کہ ہمراہ دارد بہ جمعیت بگذارند وثواب با خان مہربان عائد باشد زیادہ چہ مبالغہ نماید۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۱ ۔

الحمدُ للہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِینَ اصطفیٰ ۔ صاحب من سلامت زین العابدین بخشی تن سرکار عالی بجان ودل دل سوز ودولت خواہ خدمت عالیہ آن صاحب است ۔ واین معنی براین خیرخواہ ظاہر وواضح است ۔ چہ قدر نزد فقیر بہ دعاے حصول مطالب وترقی درجات آن صاحب بے حد مفید بودہ ۔ غائبانہ ختم حضرات خواجگان درین باب از فقیر کنانندہ ۔ بالحمد از صمیم قلب فدوی مخلص است بہ خاطر مبارک نوع دیگر نیارند ۔ بیش از بیش مہربانی وعنایت فرمایند ۔ دیگر از دعاے خیرخواہ چہ عرض نماید ۔ علام الغیوب آن را بہتر می داند ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اٰمِرًا لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ فَعَلَیْکُمْ بِکَمَالِ مُتَابَعَتِکُمْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَنَالُوا السَّعَادَۃَ الْعُظْمٰی وَاتَّصِلُوا الدَّرَجَاتِ الْعُلیٰ وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدیٰ بعد مطالعہ شریف امید کہ این عریضہ را پارہ سازند و بہ کس نہ نمایند ۔

مکتوب ۱۰۲ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ عِبادِہِ الَّذِینَ اصطفیٰ ۔ قبلہ گاہا ۔ این احقر چنانچہ از اداے شکر نعم الٰہی عاجز است ۔ ہم چنان از اداے شکر احسانہاے آن قبلہ گاہی قاصر ۔

اگر از تن بہ روید صد زبانم   چو سبزہ شکر لطفش کے توانم

قبلۂ من سلامت ۔ این احقر در حال خود بسیار حیران ومتحیر است بہ مرضی آن حضرت غیر مطلع جدائی از اقدام درین آوان برین محب بدل وجان باہمہ عدم لیاقت این وآن بسیار مشکل وقصد زیارت سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات الیٰ یوم الدین ، درین پیری ودستگیری نیز مصمم بردل اگرچہ بر تقدیر حیات بہ مشئیتِ اللہ سبحانہٗ در سالِ آیندہ ہم حاصل ۔ بہرحال احقر

تابع رضاہاست و برآن حضرت فدا، انشاء اللہ ازہمہ با وفا، محبت ما غرض معلول است وآن غیر مقبول۔ مَا کَانَ لِلّٰہِ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۔ بالجملہ صلاح ہمہ آن است کان بہتر است صلاح فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہیہات:

گر بماندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور برفتیم عـذر ما بہ پذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگرچہ بکرم اللہ تعالیٰ بہ عنایت روحانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرافراز است واز فتوحات معنوی بسیار امیدوار۔ اما قرب جسمانی را نیز اثرہاست والسلام۔

مکتوب ۱۰۳ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ۔ مکرما اشفاق پناہا مطاعا، چہ نویسد کہ از خبر ارتحال قرۃ باصرہ سعادت ونجابت پناہ از دار الفنا بہ دار البقا محبان ودوستان راچہ قدر مہموم ومغموم ساخت۔ از خدا ابن نعم البدل میسر وحصل باد۔ اللہ تعالےٰ این خبر مصیبت را ذخیرۂ آخرت گرداند۔ واین جہان مثل قافلہ است روان۔ ہر یک بہ وقت خود دوان۔ خوش گفت:

درسابقہ چون قرار عالم دادند — مانا کہ نہ از پے مرادم دادند
زان قاعدہ وقرار کان روز افتاد — نے بیش بہ کس وعدۂ نہ کم دادند

حق تعالےٰ ما غافلان را توفیق دہاد، و برکسب مرضیات خویش متنبہ گرداند۔ این فقیر این خبر وحشت اثر امروز بنوشت شنید۔ مع ذالک مدتے است آزارہا دارد۔ لہٰذا از ملازمت حضرت مقصر می ماند۔ و الا خود بہ تقریب می رسید۔ اللہ تعالےٰ ذات بابرکات والا درگاہ باکمال عزّ وجاہ حسب خواہش دوستان سلامت ومستقیم داد بالنبی وآلہ الامجاد علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والسلام۔

مکتوب ۱۰۴

بِاسْمِہٖ الْعَظِیْم. وَبِالصَّلوٰۃِ عَلیٰ نَبِیِّہٖ الْکَرِیْم. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ. قبلہ گاہا، عالم پناہا،

گرچہ دورم از بساطِ قرب ہمت دور نیست | بندۂ لطفِ شمائیم و ثنا خوانِ شما

ہر چند قصد کرد کہ اواخر شعبان ازین جا راہی شود و در اوائل رمضان بعتبہ مشرف گردد اما از راہ فرط باران و موانع دیگر غیرِ آن میسر نہ گشت آرزو دارد کہ در عشرۂ آخر رمضان کہ خلاصہ تمام ماہ است علی الخصوص شب بست و ہفتم کہ لیلۃ القدر را اغلب دران مرجو است و مجرب این نالوان است بہ حضور پر نور برسد و کسب سعادت کند اگر میسر شود زہے عز و شرف. اما بہ جہت صیام و شدت حرارت و صداع گاہے چندان مغلوب می شود کہ قریب بہ ہلاکت می رسد. بعد مضی این ماہِ مبارک اگر حیات وفا کند امید وار است کہ بہ مشیتِ الٰہی جل شانہٗ بدیدار فائض الانوار آن قبلۂ ابرار مستعد گردد و دیدہ و دل را روشن کند جَآءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلیٰ لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا. سبحان اللہ زہے کرم کہ باہمہ استغنا بر بندۂ محتاج این ہمہ رحم. ہر چند درین ایام بہ حسب ضرورت دور و مہجور است. اما خلاصہ اوقات بہ دعا سلامت آن حضرت فتح و نصرت معروف است و اجابت آن از فضل او سبحانہٗ بہ دقتش مامول.

می تواند کہ دہد اشکِ مرا حسنِ قبول | آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

علی الخصوص در ماہ مبارک رمضان کہ اجناس رحمت و وسعت مغفرتِ الٰہی دران غیر متناہی است و ظہور فتح ابواب اسماء و نزول ملائکۂ رحمان باکمال انوار روح و ریحان علی التوالی کیفیتِ آن در میان نیاید و شرح حقیقتِ آن بہ تحریر نیاید. احادیث در فضائل و کمالات این ماہ بسیار است

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ اَبْوَابُ جَہَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ. وَفِی رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ. متفق علیہ. وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ یَغْفِرُ لِاُمَّتِہٖ فِی اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِی رَمَضَانِ. قِیْلَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ. رَوَاہُ احمد. ازین حدیث تمام امت را امید است. و آن ہمہ بہ طفیل محمد مصطفےٰ است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العُلیٰ لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَالسَّمَاءَ. گاہے عشق محمدی چنان جوش می کند کہ از خودی بَرَد و غرق انوار محمدی می کند گفتہ خوش.

محمد عربی کآبروے ہر دو سرا است　　کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

و نزد فقیر ہیچ عمل مقرب تر بہ جناب آن سرور از درود نیست. کثرت صلوٰۃ بر سرور کائنات گویا مصلی را از خود فانی می سازد و بہ انوار محمدی باقی می گرداند. چنانچہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قائل آن را از خود می برد و بہ انوار قدس باقی می کند کما لا یخفیٰ علیٰ اربابہا. عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ. فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ. وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَابُدَّ لَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

این حدیث و امثال این دیگر نصوص و احادیث از جملہ متشابہات یا مؤولات اند، بیان آن نہ در خور این مولفہ مختصر است کہ تفصیل آن مطول آنست. آن امام العارفین از ہمہ بہتر می داند و ہمہ از آن حضرت استادی می خواہند. فَسُبْحَانَ مَنْ لَّا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ بِحُدُوْثِ

الاکوانِ وَھُوَ سُبحانہٗ الآن کما کان فلا یتجدد ھُوَ سبحانہٗ لِشَیٍٔ ....

..... ھُوَالحق فماذا بعد الحق الا الضلال۔ خوش

پاسبانانِ بارگاہِ الست بیش ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست

سُبحانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ عَمّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی المُرسلِینَ وَالحمد للہِ رب العالمین

قبلہ گاہا فرزندی محمد پارسا در رکاب سعادت ہست درحق وے عنایت امید مزید ہست تائیدات

الٰہی و عنایت حضرت رسالت پناہ و فتوحات نامتناہی حسب خواہش فدویان و تمنیان و دعاگویان

یوماً فیوماً در تزاید و تضاعف باد۔ بالنبیِّ وَاٰلِہِ الامجاد علیہِ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

باسمہ العظیم وبالصلوٰۃ علی نبیّہِ الکریم۔ اَلحمدُ للہِ الذی صَدَقَ وَعدَہٗ وَنَصَرَ

عَبدَہٗ وَھَزَمَ الاَحزابَ وَحدہٗ۔ ذرۂ احقر بہ عرض والا شاہ دین پرور می رساند۔

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت ولے خلاصۂ جان بیش آستانۂ تست

قدوم سعادت لزوم با فتح و نصرت و بہجت حسب این دعاگویان و مطابق اشارت این

خیر جویان میمون و مبارک باد۔ و ابواب ترقیات و فتوحات یوماً فیوماً بکشایاد۔ این دعاگو

اگرچہ بہ حسب ضرور ظاہر و بہ جہت عروض امراض و عوارض از ارسال عرائض مقصر بودہ۔ اما خدائے

عزوجل داناست کہ در مراتب دعاگوئے تقصیرے نہ نمودہ و بشارت دیدہ۔ اَلحمدُ للہِ الذی

بِعزتہِ تتمّ الصالحاتُ وَالباقیاتُ علی مُرورِ الاوقاتِ۔ دیگر از احوال پر اختلال خود

چہ عرض نماید۔

صَرَفتُ العُمرَ فِی لَہوٍ وَلَعِبٍ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

ھَیھاتَ الاَجَلُ قَرِیبٌ وَالعُمرُ قَلِیلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیدٌ وَعَذَابُہٗ شَدِیدٌ۔ فَرِیقٌ

فِی الجَنّۃِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ۔ اَلنّاسُ نِیامٌ وَنَحنُ فِی الرّاحَۃِ وَالسُّرُورِ فَمَن نَّزَحَ

عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

مکتوب ۱۰۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُہَا۔ مکرما مشفقا مطاعا التفات نامہ نامی ہمگی شفقت ومہربانی مشرف گردانید ومراتب محبت واخلاص وخیریت خواہی واختصاص بحد التضاعف رسانید۔ اللہ تعالےٰ موافق خواہش دوستان صمیمی ومحبان یقینی مراتب دینی ودنیوی آن مخدوم را زیادہ افزون کناد وبمطالب قصوی رسانیدہ بالنبی وآلہ الامجاد۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ مکرما امیدگاہا۔ خاطر دستدار ازان مدت بہ مقتضاے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ بکمال از روے این معنی داشت کہ خاطر این فقیر سبب این خدمت شود وبہ زودی این امر بمنصۂ ظہور رسید الحمد للّٰہ الذی بنعمتہٖ تتم الصالحات ہنوز ہم بسیار می خواہد حق تعالےٰ بہ ظہور آرد وآنچہ از مطلب اخروی نگارش فرمودہ اند بسیار محظوظ ساختہ وآثار کمال توفیق وسعادت ازان شناخت۔ ہرچند اظہار این امر ازین وقت دور از مصلحت است اما فقیر بہ مقتضاے دوستی توجہے کہ می باید دربر خاطر مبارک گران نیاید بتقصیر نخواہد ان شاء اللہ تعالیٰ والتماس طلب در حضور بہ طریقے کہ خاطر مخلص می خواہد کہ موجب کمال عنایت وترقی باشد درمیان آورد اگر حبیب مدعا فہمد فہو المراد والابہ وقت دیگر خواہد انداخت مقصد حصول خیریت وابہت ایشان است وخرابی بدکیشان۔ اَللّٰہُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا وَعَاقِبَتَکُمْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّہَا وَاَجِرْنَا وَاِیَّاکُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

در باب کمالات دستگاه برادر عزیز خواجه عبدالصمد به موجب فرمودهٔ الیشان تقصیر نه خواهد کرد و هر چند تحمل این امر خطیر فقرا را بسیار عظیم است۔ آنچه خیریت است حق تعالیٰ ما را و دوستان را بر آن معتقد کند۔ توقع که از راه مهربانی به ارسال اخبار خیر مآل خود دوستان دُور افتاده یاد و شادمی فرموده باشند و فراموش نه سازند والسلام۔

مکتوب ۱۰۶۔

بحمدہٖ وَنصلّی وَنسلّم۔ مخدوما ملاذما امیدگاها قبل ازین رقیمهٔ دعا مشتمل بر تفصیل حقیقت حال نوشته حواله وکیل که به جان و دل فدوی دوستدار آن ملازمت نموده امید که رسیده باشد۔ الحال چون دارندهٔ رقیمهٔ دعا خواجه یار محمد که از نودی یا زدار ند فرزندان مثل این فقیر کلان شده است و می خواست که به رفاقت احقر عازم ریاضت حرمین الشریفین گردد۔ درین آوان که خبر وفات پدرش که در کابل بود شنید مضطرب گشته جهت تفقدِ حال والده و برادران خورد که یتیم و بےکس مانده اند عازم آن حدود گردیده۔ و این فقیر نظر به مهربانی آن مشفق مهربان قدردان نموده او را از خود جدا ساخته به کدامی خدمت فرستاد توقع از مکارم اخلاق آن یگانهٔ آفاق آن است که توجهے به حال او فرمایند که موجب جمعیت او و والده و برادرانش شود خواه از راه تجویز منصب او یا ماهانه که کم از صدی تبریزی نه باشد۔ و برادران کلان دیگر هر چه به خاطر عاطر آید عین صواب است و موجب اطمینان و مزید دعائے این فقیر دولت دینی و دنیوی روز افزون باد بالنُّونِ وَالصَّاد۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۷۔

بعد الحمدِ وَالصَّلوٰة وَتبلیغ الدَّعوَاتِ وَالتحیّةِ وَالسَّلامِ۔ به اخوی

اعزی شیخ پیرمی رساند مدتے ہست کہ از احوال خیر مآل اطلاعے نہ دارد بہرحال از درگاہ رب متعال سلامتی و عاقبتِ دوستان می خواہد۔ ہیہات در دنیا سلامت و عافیت کے ہست۔ سلامتی دریاد خدا است و عافیت در ترکِ معاصی مولا جل وعلا۔ الا عمر با آخر رسید و عذر گناہان در خود ہیچ نہ دیدہ و از مدتے ندا الرحیل بگوش دل شنیدہ وقتِ محاسبہ نزدیک آمد بر سیاہی سفیدی بر آمد و پیامہا از موت آمد۔ آخر آں ہمہ تسویلت تاکے و غذا ہائے گوناگون پے در پے۔ کار با جبار و ما در کمال تنعم و تا نہ فَرِیقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ پس جہتِ این ہمہ آرام و قرار بہرحال متوکل علی اللہ المتعال عزم بر راہ خشکی لبستہ و بین العیدین بر آن قرار گشتہ تا در میانہ خواستہ کردگار چیست۔ براہِ دریا امسال لبعضے موانع در میان اند و راہ خشکی خالی از ان ہست۔ یاران و دوستان را بخدائے کریم سپردیم۔ از ما راضی باشند۔ خدائے جل وعلیٰ از ایشان راضی باد۔ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ مَنْ تَرْحَمِ الْفُقَرَاءَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالنُّصُوْمَ عَنْ نَصَرَ الغُرَبَاءَ وَالْمُسَافِرِیْنَ۔ بحرمت سید الاولین وَالْآخِرِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

مکتوب ۱۰۸۔

بعد الحمد وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ بہ فرزند ارجمند می رساند۔ ہرچند مباعدت صوری در میان ہست۔ اما مقارنت معنوی بہ دل و جان ہست دعا ہائے خیر پے در پے ہموارہ مقارنِ آن رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الدُّعَاءُ النَّصِیْحَۃُ فِی الدِّیْنِ وَمُتَابَعَۃُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ و این متابعت را صورت ہست و حقیقت صورتش منوط بہ اتباع آن حضرت ہست علیہ السلام در ظاہری افعال و اقوال و اطوار و حقیقتش مربوط بہ اقتباس انوار و اسرار باطنی و تخلق بہ اخلاقِ قربی و کمالات

معنوی آن رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ امروز ہمہ خیر بدست می آید و برطالب صادق می کشاید فردا که اسباب آن نماند آن زمان حسرت وندامت سود نہ دارد۔

گوئے توفیق وسعادت درمیان فگندہ اند کس بمیدان نمی آید سواران راچہ شد

اللہ تعالیٰ مارا وشمارا از آنچہ باید نگاہ دارد و عواقب جمیع امور محمود گرداند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۹۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بخدمت آن برادر گرامی چہ نگارد، مگر از نایافت تو دینالد و بیتے چند حسب حال خویش بخواند۔

سر پیوند ما نہ دارد یار چہ توان شد ز بخت برخوردار

کار ما با یکے ست در ہمہ شہر وان یکے تن نمی دہد در کار

محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بگریم زار

در خروشم ز صیت آن دلدار در سماعم ز صوت آن مزمار

حال ما این است اما خدائے ما جل وعلیٰ کریم است۔ ازان مرعاصیان را امید ہائے عظیم است۔ ازان است کہ ہر گناہ امیدوار کمال عنایت است، ازان مطلیٰ بارگاہ وبہ این وادی عظام متوقع امتیاز تمام است دران مقدس درگاہ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ استغفر اللہ سخن از حوصلہ برون رفت، مقصود درین نشار بندگی حق است، وقت کار گذشت اے نفس کے متنبہ خواہی گشت هَلَكَ الْمُسْرِفُوْنَ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ۔

ترسم کہ یار یا ما نا آشنا بماند　　　　تا دامن قیامت این غم بما بماند

ہر چند از ایشان غیر تعافل ہیچ محسوس و معلوم نیست و بجز تساہل ہیچ محسوس۔ نہ حقوق بزرگان نیک شناسند و خود را بہر طرف نہ اندازند و این حقیر را در دعا دانند۔ فرزندان سعادت مند دعا خوانند، و در بندگی مولاے حقیقی جل شانہ، استوار باشند

والسلام

مکتوب ۱۱۰

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیہ والسلام۔ بخدمت سیدی سندی سلمہ ربہ می رساند بہ ورود صحیفۂ شریفہ مشرف گشت و مضامین آن بہ دل و جان پیوست۔ چون مرضی آن حضرت ظل الٰہی مدظلہ العالی در اقامت این ناقابل و دور از کار امسال درین دیار ست، آن را سعادت خود دیدہ و مسلوب الاختیار گردیدہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ دیگر از احوال کثیر الاختلال خود چہ نویسد۔

ہر پیوند ما نہ دار دیار　　　　چہ توان شد زبخت برخوردار

کار ما یا یکے ہست در ہمہ شہر　　　　وان یکے تن ہمی دہد درکار

محرمے نیست تا بگویم راز　　　　ہمدمے نیست تا بگریم زار

در خروشم ز صیت آن معشوق　　　　در ہماغم بصوت آن مزمار

حال ما این ہست اما خدائے ما کریم ہست۔ از آن ہست کہ مثل این عاصی را ہم از کرم او امیدہاے عظیم ہست و توقع عنایات و نوازشہاے رحیم۔ استغفر اللہ عمر بباد رفت و ہیچ عملے شایان درگاہ او نہ کرد۔ خجالت ہمیشہ نقد وقت ہست و انفعال و شرمندگی ہموارہ بر کف دست ہست اجل مسمّٰے در پیش و ما در عیش و عشرت۔ تنگی و تاریکی قبر فراموش، آخر تا کے آن خواب خرگوش۔ او ہمیشہ بجود

داعی وما از وہا رب وباعی. تا کے این فرار، آخر ہمان دار القرار۔ اعمال خیر آن جا یار د مونس و اعمال شر آن جا مار دموحش القبر روضۃٌ من ریاض الجنۃ اوحفرۃٌ من حفر النیران قول رسول صادق و ما مشغول بہ ہوا و ہوس باطل ہیہات تحمل عذاب نار سخت مشکل و دشوار ست و دم و قیح از احراق آن مثل النار گوشت و پوست را مانند ہیزم بسوزد و مثل آن باز دران جا نخیزد۔ از تصور آن چگونہ جان در بدن است و چہ طور دعوی ما و من ست فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز. فاعتبروا یا اولی الابصار واغتنموا التوبۃ و الاستغفار والبکاء فی الاسحار وداوموا علی الطاعۃ والعبادۃ اناء اللیل واطراف النہار. ما علی الرسول الا البلاغ داعی عباد اللہ الی اللہ۔ والسلام۔

مکتوب ۱۱۱

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ . السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ. اللہ تعالے ذات بابرکات آن برگزیدہ خانہ دآن مجد و علا مکرم و مشفق فقرا را دیرگاہ بر مسند عز و جاہ و متابعت مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ مستقیم و متمکن دارد بالنون والصاد دیگر از احوال کثیر الاختلال خود بہ خدمت گرامی چہ نگارد عمر گران مایہ درین صرف شد تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ آدمی را نہ برائے خورد و خواب آفریدہ اند۔ و نہ بجہت عیش و عشرت خوشگوار او را ایجاد فرمودہ اند. مقصود از خلق او ادائے وظائف طاعت و بندگی است، و کسب مراضی حق و سر افگندگی قال عزّ من قائل وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون. مطیعان را جنات النعیم مہیا ساختہ اند و عاصیان را عذاب الیم و جحیم در پیش داشتہ اند فریقٌ فی الجنۃ و فریقٌ فی السعیر. فاعتبروا یا اولی الابصار. وقت کار ست کہ فردا کار رہا جبار ست

گوئے توفیقِ سعادت در میان افگنده‌اند　　کس به میدان در نمی آید سواران را چه شد

اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّهَنَا الْمَوْتُ وَالسَّلَام. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ ذَرْهُمْ.

مکتوب ۱۱۲

بعد الحمد والصلوٰة وتبلیغ التحیة والسلام، به آن سعادت پناه زید عزهٗ و توفیق می رساند. مکتوب مرغوب رسید. چون مشتمل بر درد وطلب وشوق ومحبت مطلوب بود مسرت بر مسرت افزود.

آن کس که بیافت دولتے یافت عظیم　　وان کس که نیافت در دنیا یافت کسے است

شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند ومزید آن خواهند. چون این شوق ومحبت به کمال شود محبت از میان رود ومحبوب جلوه کند. این کار دولت است کنون تا کرا رسد. بالجمله امیدوار باشند وبمقتضاے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ منتظر انوار واسرار باشند مکتوب ۱۱۳. الحمد لله والسلام علی عبادهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. برادر طریق حاجی محمد سلیم لَازَالَ سَلِیْمًا عَنْ اٰفَاتِ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ رسید ومسرور گردانید. مرقوم بود که در ماه عید قربان کسلے قوی به فقیر عارض شد بعد چند روز شب جمعه این واقعه رو داد که روح با لطیفها دیگر جمع گردیده بصورت باز سفید از قالب بر آمده وعروج به عالم علوی نموده بر نهجے که قالب تهی گردیده که هیچ گونه ادراک وشعور از قالب نه داشت. بر آسمان چهارم رسید، بیت المعمور در نظر در آمد به صورت خانه گنبد، گویا تمام از یک دانهٔ مروارید در کمال درخشندگی، ودر اطراف ودرون آن بتهنیت مرغان سفید همه در طواف مشغول. بعد از طواف دریاے بیکران در نظر در آمد که نه عمقش معلوم ونه کرانش پیدا، در وے نه حرارتے ونه یبوستے ونه برودتے ونه رطوبتے. چند از هزاران مرغابی همه از شیر سفید تر در آن بحر مواج مست ووالہ وبے خود مشاهده کرده ورُوح فقیر

برنگ آنہا با آن حال و منوال یک پہر از شب گذشتہ بود کہ باز نزول بہ بدن شد بعدہ مطلع گردید کہ اطفال و توابع در نوحہ و فغان بودند. مخدوما این واقعہ اصیل ہست و مقدمہ وصول بہ کعبۂ مقصود این عروج و نزول نزد اہل سلوک برائے قطع امکان و وصول بہ مرتبہ لا امکان مقصود و مطلوب عروج ہمہ لطائف مشعر بکمال استعداد ہست دران محسوس گویا این عبارت از مرتبہ وجوب است بے کیفیت و بے نہایت ہست ہر چند بسیط ہست اما بہ وسعت بے چون کہ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وسیع ہست، بہ مقتضائے کریمہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا غیر محدود و صد ہزاران مرغابی دران مست و والہ و حیران کنایہ از والہان آن درگاہ و واصلان آن بارگاہ و یافتن روح خود را دران مثل دیگران مشعر وصول بہ کعبۂ مقصود بالجملہ از خود و از ہمہ باید گذشت و باو پیوست تا بہ جاروب لا نہ روبی نہ رسی در سرائے الا اللہ در حق شما کہ بشرف سعادت صحبت حضرت قبلہ گاہی قطب الافطابی مستعد گشتہ اند حصول این معانی کمال متوقع ہست و مزید موقوف بہ صحبت دادیم ترا از گنج مقصود نشان از فقراء زادہا و فرزندی محمد پارسا خوانند. و مارا و آنہارا از دعائے خیر فراموش نہ سازند، داوقات گرامی را بہ اذکار و مراقبات و گریہ و استغفار علی الخصوص در اسحار معمور و منور دارند.

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است ۔۔۔ گر شکر خوردن بود جان کندن ہست

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی.

مکتوب ۱۱۴ .

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حقائق و معارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیزہ حاجی حبیب اللہ سلمہٗ ..... لَا زَالَ کَاسْمِہٖ حَبِیْبًا لِلّٰہِ. از این درویش دل ریش سلام عافیت انجام خوانند و مشتاق دانند خلاصۃ الشان و مایہ الامتیاز از این و آن شوق و عشق و

محبت ہست و تفاوت در افراد بہ اعتبار متعلق ہست، اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔ اگر خیرا ست نتیجہ آن قرب و معرفت ہست و الا ندامت و حسرت۔ خوش گفت۔

عشق آن شعلہ ہست کہ چون برفروخت — ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ لقد نسبت بہ نسلاً الّذی عقیم۔ این فقیر موافق حال خود این بیت را می داند و اشک حسرت از چشم می راند۔

کنون شر ہم ز کارم شرمسار ہست — ز من ابلیس را صد بار عار ہست

گناہگار را فکر گناہ اولیٰ و گریہ و استغفار سحر درکار۔ ھَیْھَاتَ النَّاسُ تَغْفُرُوْ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا۔ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔ حقیقت حال این پر و بال برین منوال ہست۔ اما فضل او سبحانہٗ از راہ بندہ نوازی بے شمار ہست، گر بگویم شرح آن بے حد شود، بلکہ آن نا قابل اظہار ہست، لائق آن حال کمال استتار ہست۔

چہ گویم با تو از مرغے نشانہ — کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم — ز مرغ من بود آن نام ہم گم

دریافت این امور موقوف بر صحبت ہست و اظہار آن وَلَوْ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِجْمَالِ منوط بہ شافہ و خلوت۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ فرزندانِ سعادت مند در طلب علم و معرفت سرگرم باشند، در تربیت آن ہیچ وجہ دریغ نہ فرمایند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۱۵ ۔

الحمد للّٰہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ احقر البریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ بہ ورود نوازش نامۂ سامی مشرف و مکرم گردید ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آن صاحبۂ مہربان را در دنیا و آخرت معزز و مکرم دارد و لمحہ بغیر خود نہ گذارد ۔ انچہ از راہ کرم و فضل مرقوم شدہ بود کہ شیخ محمد اعظم واعظ و میر محمد فاضل متوکل را دریافتہ شدہ درباره شیخ عطاء اللہ و معارف آگاہ شیخ محمد حلیم پشاوری کہ الحال قلمی نمودہ شد کہ شیخ عطاء اللہ ہر سال از زکوٰۃ و روزہ ہا و شبہا بزرگ تبرک ازین جانب می رسد ۔ و برائے شیخ عبد العلیم پشاوری کہ الحال در قراول پورہ سکونت دارد از یاران رشید این احقر است و صاحب کشف و حال پدرش از خلفاء قطب الاقطاب حضرت قبلہ گاہی بود متقصدع خدمۃ علیہ گردیدہ بود ۔ اما نام پدرش شیخ علیم است و وے فوت شدہ ۔ و شیخ محمد حلیم از یاران فقیر در آن جا کسے نیست ۔ ظاہراً اشتباہ شدہ باشد ۔ ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ معلوم نیست کہ از سرکار علیہ چیزے رسیدہ باشد ۔ ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ کہ از سرکار شریف بہ او می رسد او عزیزے دیگر باشد ۔ اللہ تعالیٰ ابواب دینی و دنیوی را مفتوح دارد ، و مزید بر مزید گرداند ۔ و اہل خیرات را بہ جناب علیہ دائماً مرزوق و سیراب سازد ۔ چون قاصد سر براہ و مستعجل بود بہ نصائح زوائد نتوانست پرداخت و بجز یک آیت از کلام الٰہی و یک حدیث از احادیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ۔ و قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۔ یعنی اے مردم بترسید و پرہیز کنید آتش را کہ ہیزم وے مردم و سنگ است ۔ و این جزاے کسے است کہ در ہوائے نفس و شیطان بیدار است ۔ اگر کسے یک ساعت این عذاب را تفکر نماید حیات دنیا بر وے تنگ گردد و از معاصی دلش اندفاعی خود را باز دارد ۔ و آدمی را باید بہ جستجو ہمیشہ متفکر احوال آخرت بود و از خدا

ترسان واز کردار خود شرمنده باشد. برین تقدیر امید ہست بتمام وکمال رُو بآخرت آرد و نجات از عذاب نقد وقت دی شود بہ جناب نعیم رود. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ. یعنی بسیار یاد می کنید ویران کننده وقطع کننده لذتہا را وآن موت ہست. چون فقیر درین ایام بسیار مضعوف ومجبور می باشد لاجرم اقتصار برین قدر مرام افتاده وبزوائد نہ توانست پرداخت. شبے از شبہا درین نزدیکی بسیار متفکر ومتالم بود کہ فردا یا اللہ تعالیٰ بہ این معاصی وشرمندگی چہ معاملہ رود وچہ رُو خواہد داد وچہ خواہد شد وچہ حال خواہد گذشت. ندا در داده اند بسیار مراتب شد ترا وباز ندا در داده اند کہ حق تعالےٰ بہ خانہ تو آمده ہست وتو بسیار در تفکر ومتوکلے شبے از شبہا چنین وچنان چیز ہا بسیار بہ الطاف بے شمار نواختند واین کلمہ از جملہ متشابہات ہست چنانچہ مثل آن در احادیث نیز آمده است ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا. الحمدُ لِلّٰہِ کہ درین قسم اوقاتِ نیک بہ دعاے خیر دارین آن صاحبہ مہربان مقید ہست رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ. ع سایہ ات کم مباد از سرما. از جانب اہل خانہ وعاجزه وفقیرزادہا ہرسہ ہمشیره سلام باتیاز تمام قبول فرمایند.

مکتوب ۱۱۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. احقر البریہ پس از اداے سلام ونیاز وتحیہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال دعاگویان این حدود بکرم آن معبود مستوجب ہزاران حمد وشکر ہست وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّار. اما افسوس کہ ہیچ شکر منعم حقیقی جل شانہٗ بجا نیامد وغیر از اسباب خجالت وندامت ومعصیت از دست نہ برآمد. عذاب گوناگون در پیش وجزاے ہر کس

به اندازهٔ عمل خویش. وائے، نہ یک وائے کہ صد وائے، عجب معاملہ ہست باوجود این حال ورود انوار و اسرار بے شمار کہ لائق گفتار ہست. آن جا ہمہ آن ہست کہ برتر از زبان ہست. بالجملہ بندہ باید شد و بیش از مُردن باید مُرد. آن جا ہمہ عجز و شکستگی مطلوب ہست. و این احقر ہمیشہ بہ دعاے سلامتی ذات بابرکات و ترقی درجات آن صاحبۂ مہربان مشغول سلامتی دنیا و دین در متابعت سید الاولین والآخرین ہست و ظہور حقیقت آن بعد دخول جنات النعیم ہست قال اللہ تعالیٰ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. در این میان ہمہ بلا و وہم ہست و عبور بر صراط مستقیم ہست اِنَّهُ الْمُيَسَّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ. و شکر او سبحانہٗ واجب بر قلیل و کثیر. فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم، کسے گوید وقت صبح اَللّٰهُمَّ اَصْبَحَ بِيْ نِعْمَةٌ اَوْ اَصْبَحَ بِيْ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. پس شکر آن روز را ادا کردہ باشد شکر این شب را، اما در شب بجائے اَصْبَحَ اَمْسٰى بگوید. صاحبۂ من سلامت حاملان عریضہ نیاز صلاح آثار احمد بیگ و انور بیگ جوانانِ صالح اند و از یارانِ این فقیر از مدتے رفیق اند عیال می دارند و متوکل محض اند و ساکنان ہمان بلدہ اند و جوہ خیرات و مبرات ہرچہ موافق قسمت مشارٌ الیہ میسر شدہ باشد بسیار بجا ہست و موجب ثواب زیادہ برین اطناب. چون از مشاہدہ عجز بندہ ہاے خدا بے اختیار رحم می آید و بوجود آن استعداد آن ندارد لاچار مصدع خدمت علیہ می گردد. و متحیر می شود. اما این ہمہ ذخیرۂ آخرت ہست دولت یافتہ جاہلان مستعجل بودہ اند. بر ہمین قدر اکتفا رفت و زیادہ نقل احادیث نہ کرد. مدتے ہست کہ خبر خدمہ علیہ نہ رسیدہ خاطر حزین متعلق ہست و بہ دعوات خیر مشغول. حق تعالیٰ از آفات دنیا و دین محفوظ دارد و دیر گاہ بکمالِ عز و جاہ بر سر فقرا سلامت دارد

ع سایہ ات کم مباد از سر ما

مکتوب ۱۱۷

اَلحمدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ خدمت مخدوم مہربان سلمہ اللہ المنان از احقر انام سلام وتحیہ قبول فرمایند ومشتاق صحبت کثیر البہجت دانند واز دعائے خیر فراموش نہ سازند جاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الْجَبَّارِ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقاً۔ خلاصہ انسان ومابہ الامتیاز واز این وآن ہمین شوق وعشق ومحبت وتفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرّاً فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمین اندیشۂ ... مابقی تو استخوان وریشۂ

گر گل اندیشہ کنی تو گلشنی ... ور بود خارے ہمہ تو گلخنی

عشق آن شعلہ است در دل چون فرو خت ... ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت (ابیات)

تیغ لا در قتل غیر حق براند ... در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ... شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ۔ نَجَّانَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ وَالْاٰفَاتِ۔ دیگر از خود چہ گوید وچہ نویسد۔

صَرَّفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَلَعِبٍ ... فَآھًا ثُمَّ آھًا ثُمَّ آھًا

گر عاقلے حدیثم کنے ... قفل در گفتگو محکم کنے

ماتم زدہ چند فراہم کنے ... بر گردہ بگریم وماتم کنے

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ۔

مکتوب ۱۱۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. به ورودِ صحیفهٔ گرامی و نمیقهٔ سامی مسرور و مشرف گشت و مضامینِ خجسته آئینِ آن به وضوح پیوست. الحمد لله که رابطهٔ قدیمه معنویه ملحوظ است و سررشتهٔ باطنه مربوط. و ازین راه ابوابِ فتوحات ایماء به تجدید این نسبت فرموده بودند. مخدوما.

من هیچم و کم از هیچ هم بسیارے   وز هیچ کم از هیچ نیاید کارے

مَعَ ذٰلِكَ این معنی موقوف بر صحبت است. و آن خود درین وقت به جهت بعضے موانعِ غیر معین چون به مقتضاے ارشاد قطب الاقطاب قبله گاهی به مراقبهٔ اسم ذات مقید اند و نتائجِ عظمیٰ بر آن فهمیده. مبارک است، کنون مراقبه نفی و اثبات که درین طریقهٔ علیه معهود است با نتائج و ثمرات این و آن و طریقهٔ ختم حضرات خواجگان که براے دفع بلیات و حل مشکلات که از جمله مجربات است. اگر فرصت یافت نوشته خواهد فرستاد ان شاء الله تعالیٰ. آنچه از گله و شکایت دوستانه نوشته اند بر جا است، اما فقرا را هم جواب ها است که آنکه در عبور ایشان از کابل و این فقیر به این حدود داثرے از مهربانی ایشان درین راه‌ها به این حال ظاهر نه کردند توجیه‌ها نموده اند. جواب از رسالهٔ استفتاء آن که درین بادشاهِ دین پناه شیخ بالمشافه بعضے حقائق رسالهٔ مرسولهٔ ایشان به این فقیر بیان نمودند و چیزها به زبان نیز فرموده اند که نقل تفصیل آن طولے دارد. چون دران وقت فقیر از حقیقتِ حال واقف نه بود از راه علم و دانائیِ ایشان تعجب و استعفا آن نمود. بعد از ان شیخ عبد الله فرمودند که آن رساله را پیشِ ایشان خواهی برد تا مطالعه نمایند و بر حقائقِ آن واقف شوند. هر چند گفته شد شیخ مذکور نیاورد. کوچ هم در میان بود. و دران فرصت قلیل اطلاع بر حقائق و توجیه آن هم بعید نمود. و رسالهٔ استفتاء پیشِ فقیر نیز نیاورده اند

و الّا در اظہار لوازم دوستیہا و امراز حق بہ مقتضاے حسن ظنے کہ بہ ایشان است تقصیر نمی نمود. و بر محل نیک مثل مشائخ کرام حمل می کرد۔ چنانچہ علما گفتہ اند، اگر در کلام شخصے نود و نہ احتمال کفر است و یک احتمال عدم آن ترجیح جانب عدم باید داد و مہما امکن مسلمانے را متہم نباید ساخت قَالَ خَیْرُ مَنْ قَائِلٍ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ عَلَی الخصوص چون الحال اطلاع یافت کہ آن رسالہ ازین قسم امور مبرا است چہ جاے این ہمہ شکوک و شبہہ است. اکنون ہم تلافی آن از راہ نوشتن بہ مقتدیان دربار مثل قاضی القضات و عبدالرحیم خان وغیر آن کہ از دوستان و معتقدان این سلسلۂ علیہ اند۔ ہر نوع کہ بخاطر شریف برسد ممکن است و آن رسالہ را ہم فقیر بہ بیند گنجایش است. در کتب فقہ مذکور است اگر زنے در بلاد مغرب است و زوج او در بلاد مشرق، و این زن بعد از مفارقت بسیار از زوج حاملہ شد و فرزند زائید بر و تہمت حکم بہ زنا نباید، و فرزند بہ آن مرد منسوب باید ساخت۔ ظاہر او بہ طریق طے ارض پیش زن خود آمدہ باشد و خلوت داشتہ۔ ہرگاہ علماے کرام این قدر در حق مسلمان احتیاط نمودہ اند پس دیگر را انصاف در کار است کہ در حق اسلاف از علماے دین و متابعان سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات نیز جرأت و زبان طعن کشایند۔ بالجملہ کلام شخص را کہ مشکل و محتمل است موافق حال و قال منصوص او صرف باید۔ اگر آن شخص صاحب علم و بر جادۂ شرع مستقیم است حمل کلام او بر محل نیک لازم و کار عالم محکم است كَمَا هُوَ الطَّرِيْقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ الصَّادِرَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ. بَلْ فِيْ كَلَامِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ بَلْ كَلَامِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اگر آن شخص جاہل و زندیق است کلام او مردود حقیقی است و جواب از عدم پرسش، اول آن کہ این فقیر باوجود استماع بعضے اقوال خلاف متوقع از افواہ بعضے رجال قصد مصمم پرسش و تفقد

احوالِ ایشان داشت، درین اثنا امر اسلہ شریف رسید، مسرت ہا بخشید۔ ہرچہ دل می خواست بظہور رسید۔ و آنچہ از راہ مہربانی در تصدی جواب شبہات بر کلمات قدسی آیات، حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی قدس اللہ سرہٗ نوشتہ بودہ اند کرم و لطف فرمودہ اند از مثل شما عزیزان و قدر شناسان ہمین معنی متوقع است و جواب آن شبہات نزد عالم منصف اظہر من الشمس است، و کمالِ علم و تقوی و ورع و اتباع شیخ و استقامت بر طریقِ اہلِ سنت و جماعت آن حضرت و منتسبانِ ایشان کہ در اطراف و اکنافِ عالم منتشر اند در آفاق ضرب المثل است چنانچہ این معنی از مکتوباتِ شریفِ ایشان بروجہ اتم و اکمل واضح است فالھم احق با و اظہار الصواب و تصدی مخلصان آن حضرت چہ در عرب چہ در عجم درین باب رسالہا نوشتہ اند و از راہ روایت و درایت و کمالِ تحقیق و تدقیق حل شبہات نمودہ اند و جوابہا فرمودہ، بلکہ آن حضرت ہر جا درین قسم کلمات خود حل شبہات فرمودہ اند و رفع اشکال نمودہ کما لا یخفیٰ علی الناظرین فی کلامہ۔

ہرچند نسبت بکلام دیگر مشائخ در کلام ایشان این قسم متشابہات بسیار کم اند و شطحیات دیگران بسیار ظاہر و محکم اند مثل قول البسطامی "سبحانی ما اعظم شانی" و "لوائی ارفع من لواء محمدؐ" الیٰ غیر ذالک من شطحیاتِ التی لا تعد و لا تحصیٰ المنقولۃ من کلام مشائخ العظام و اولیاء الکرام۔ عجب ازین جماعۃ کہ امر معروف و نہی منکر را بر اہلِ این طریقہ علیہ کہ در اتباع سنت سنیہ ضرب المثل اند منحصر دانستہ اند و بہ فساق و فجار کہ عالم از آنہا پُر است کارے نہ دارند۔ اگر نیت حقانی است پس چرا از دیگران اضمار می کنند بل معتقد اہلِ شطحیاتِ دیگران اند۔ و شنیدہ می شود کہ خود بہ عقائدِ فاسدہ و اعمالِ باطلہ و کثرتِ مشرب مبتلا اند۔ ازین راہ بہ اہلِ تشرع معاند اند و بہ این بہانہ ایذاے ایشان می خواہند۔ مکرر بہ آنہا گفتہ شد کہ اگر مقصد اظہار حق است بیایند و مذاکرہ علمی نمایند ہر کہ بر حق ظاہر شود و قابلِ طعن بود، دیگرے را ارشاد و ہدایت کند و درین باب ہیچ جواب نمی رسید۔ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔ مخدوما مشیخت پناہا شیخ عطاء اللہ کہ درین دیار عزیز الوجود است و از یارانِ مخصوص ہیچ حرف نامناسب از جانبِ

آن مکرم پیش فقیر ظاہر نہ کردہ اند و زبان از ین قسم امور بستہ. فقیر را خیر خواہ خود شناسند و مشتاق دانند. لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

مکتوب ۱۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ. عنایت نامۂ نامی آں صاحبہ مہربان ظلمہ زمان سلمہا اللہ المنان معزز و مشرف ساخت اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃ. ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت. مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ ہمشیرات مرحمت شدہ بود بوقت رسید و دعاے نیک بہ آن جناب علیہ وقت سحر کہ محل اجابت دعا است و ہنگام توبہ و تضرع و التجا و بکا نمود، اللہ تعالیٰ بہ فضل خویش قبول نماید، و بر آن بیفزاید، و این عاصی را نیز بہ طفیل حبیب خود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داخل مقبولان و بندگان خود سازد و محرم بارگاہ خود گرداند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز. و ہر چند از دعاے خود شرمندہ است کہ خود را قابل آن نہ داند، و بدترین خلائق می شمارد، اما از آن چارہ نہ دارد.

گر بدم یا کہ نیک از آن توام — بستۂ طعمۂ ز خوان توام

در حدیث است کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالےٰ بر او غضب [ناک] می شود. ہر چند الحاح نماید حق سبحانہٗ و تعالیٰ را خوش می آید. و محبوب ترین نزد خداے جل و علا دعاے عافیت است. ہر چہ خواہد از غنی مطلق خواہد حتیٰ کہ اگر نمک طعام باشد ہم از وجوید. غنی مطلق اوست، دیگران ہمہ فقیر اند. فقیرے کہ از فقیر سوال کند بسیار بے جا و نا روا است. وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاء. بالجملہ بندہ باید شد و از خواجگی خود باید گذشت. بندگی و خواجگی باہم جمع نمی شود. خداوندی و کبریائی یکے را مسلم است. و دیگران را این دعوی از غیر متوقع است. بگویند حضرت خواجہ نقشبند را قدس سرہٗ غلام و کنیزک نہ بودہ است، از ایشان را از آن پرسیدند، فرمودند بندگی با خواجگی راست نیاید، و نیز از ایشان شخصے طلب کرامات کرد. فرمودند از ین زیادہ کدام کرامت

است کہ بہ این بار گناہان بر روے زمین می گردیم۔ حضرت شیخ عبدالقادر را قدس سرہٗ دیدند کہ استارِ کعبہ گرفتہ می گوید، خداوندا مرا در روزِ قیامت نابینا برانگیز کہ بر روے نیکان شرمندہ نشوم۔ عجب حالیست۔ ہرچند این عاجز قصور خود بیشتر دید قبول از آن درگاہ والا زیادہ تر دید۔ و این باختیارِ این کس نیست بلکہ از راہِ عطاے آن طرف است۔ بالجملہ کار باید کرد و از تذکرِ گناہان و عذابِ بے پایان گریان و بریان باید بود و دمے نہ باید آسود، خصوصاً وقتِ سحر کہ وقتِ نزولِ رحمت است، و توبہ و زاری دران وقت قریب بہ اجابت است۔ در حدیث است، اگر یک کس گریہ کند در قومے ہر آئینہ حق تعالےٰ از رحمتِ تمام آن قوم را بگریۂ او خوش گرداند۔

متاعے کزین رہ گذر یافتند | لبِ خشک مژگان تر یافتند
بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ زد کردم اگرچہ دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۳۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز و تحیۃ مصدرع خدمتِ علیہ صاحب مہربان مریم زمان سلمہا المنان می کرد کہ این احقر مطالعۂ کتاب مشکوٰۃ المصابیح کہ کتاب بزرگ است، در حدیث مشہور و معروف، می کرد و این حدیث کہ مشتمل بر فوائدِ عظمیٰ و نصائح کبریٰ است بہ نظر آمد، خواست کہ آن را بہ طریقِ تحفہ بخدمتِ علیہ بہ فرستد۔ چون رغبتِ حدیثِ مذکور الشان کہ بہ این امور نشانِ سعادت است بسیار می بیند۔ ازان جا کہ حدیثِ مذکور عربی است ترجمۂ آن را نوشتہ فرستاد۔ اللہ تعالیٰ مؤثر بہا گرداناد۔ و ترجمہ حدیث شریف این است:۔

روایت است از معاذ جبلؓ کہ باز داشتہ شد از ما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در یک وقت بامداد از نماز۔ یعنی آن حضرتؐ در وقتِ معتاد بیرون نیامد، تا نزدیک بودیم کہ بہ بینیم طلوعِ آفتاب را۔

پس بیرون آمد از خانہ شتابان، پس تکبیر برآوردہ شد برائے نماز، پس نماز بگذاردند پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبک و شتابان بہ خلافِ عادتِ شریف در نمازِ بامداد. چون سلام داد، خواند بہ آوازِ بلند و گفت مارا، برجائے خود باشید، درجاہائے کہ صفہا بستہ اید برائے نماز. چنانچہ ما نشستہ بودیم. پس گشت روئے آن حضرت بہ جانبِ ما. یعنی روئے مبارک خود را بہ طرفِ ما گردانید پس گفت، آگاہ باشید بہ درستی کہ من خبر می دہم شما را کہ چہ چیز باز داشتہ مرا از شما در نمازِ بامداد. بہ درستی کہ برخاستم پارۂ شب چنانچہ عادت بود در برخاستن از نمازِ تہجد. پس وضو کردم و بگذاردم از انچہ مقدر بود پس تواستم کہ روم برائے نماز تا آنکہ گران شدم، پس ناگاہ می بینم کہ با من پروردگار خود در نیکو صورتے ہست. و لے این بیان صفتِ حق ہست یا حالتِ خود؟ اگر بیان صفتِ حق ہست پس مراد از صورت اوست تعالیٰ در نیکو صفتے و شانے. و اگر صفتِ حالتِ خود ہست فَلَا اِشْکَال یعنی من دران حالت صفتِ خوب و صورتِ مرغوب بودم. پس گفت پروردگار یا محمدؐ! گفتم لَبَّیْکَ یعنی استادہ ام در خدمت، چہ می فرمائی اے پروردگار من؟ گفت در چہ چیز بحث و نزاع می کنند فرشتگان. مراد ہست کہ کدام اعمال اند کہ فرشتگان در فضیلتِ آن بحث و گفتگوے دارند یا برداشتن آن بجائے قبول منازعت و متابعت دارند. یعنی ہر یک فرشتہ با دیگرے گفتگوی دارد کہ من سبقت نمودہ این را برداشتہ بجائے قبول، یعنی در انجا کہ اعمال حسنہ قبول می شوند بریم، تا در سبقت نوشتن آن اعمال با یک دیگر بحث دارند یا رشک می برند بر آدمیان کہ بہ آن کمال فضائل باوجود شہواتِ جسمانی مخصوص و متمیز می شوند. گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نمی یابم و نمی دانم. گفت این کلمہ را پروردگار پرسید از من. باز گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم پروردگار تعالیٰ کہ نہادہ ہست دستِ خود را درمیان ہر دو شانۂ من تا آنکہ یافتم سردی و راحت و انگشتان خود را در درونِ سینۂ خود. پس ظاہر شد و روشن گشت مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را

پس گفت یَا مُحَمَّدُ ، گفتم لَبَّیْكَ ۔ گفت در چہ چیز خصومت می کنند ملائکۂ ملأ اعلیٰ کہ فرشتگان باشند ؟
گفتم خصومت می کنند در کفارات ۔ یعنی عملہاے کہ کفارات گناہانِ گذشتہ می شوند ، و گناہان را
بدر می کنند ۔ گفت پروردگارِ من چہ چیز اند و کدام اعمال اند کہ کفاراتِ گناہان اند ۔ فرمود کفاراتِ
گناہان سہ چیز اند ۔ یکے رفتن بپایہاے بسوے جماعت ہاے نماز ۔ یعنی ہر قدر کہ از راہِ دُور براے
حصولِ نمازِ جماعت بیاید ہماں قدر بہ آن بشارتِ عظمیٰ مشرف گردد ۔ و دیگر نشستن در مسجد ہا بعد از نماز ہا
در انتظار نمازِ دیگر و کامل سیراب کردن وضو در حالت کہ ناخوش می دارد طبیعت استعمالِ آب را ـــ
چنانچہ در سرما و بیماری ۔ پس گفت بعد ازان در چہ چیز خصومت می کنند ؟ فرمود در درجات یعنی عملہاے
کہ ثواب و قربِ الٰہی تعالیٰ اندران بیشتر گردد ۔ پس گفت خداے تعالیٰ در چہ چیز کدام درجات دہد ؟ فرمود
(مثلاً) درجاتِ خورانیدنِ طعام عام ست و نفع آن دیگر ترقی کردن .... و ہر دم تخلق و لطف بودن و
بازیر دستان و شکستہ دلان درشتی نہ نمودن ۔ دیگر نماز کردن ست بہ شب و حال آنکہ مردم در خواب اند ـــ
گفت پروردگار تعالیٰ سوال کن و طلب از مراد خیرات دعا کن براے خود ہر چہ خواہی ۔ گفتم دعا کردم بہ این
دعا : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ
وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً بِقَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِیْ اِلٰى حُبِّكَ ۔ معنی این ست ـــ خداوندا بہ درستی من سوال می کنم از تو
کردن نیکیہا را و گذاشتن کارہاے بد را ۔ و سوال می کنم دوستی مسکینان را و چون خواہی کہ بندگانِ
خود را ابتلا و آزمایش و گمراہی بدہی یعنی بلاے بفرستی کہ بدان ہم و نقص و زوالِ دین بود ، پس بمیران مرا
ازان کہ گرفتارِ فتنہ شوم ۔ و سوال می کنم دوستی (دوستی ترا و) کسے کہ او دوست ترا دوست ست و دوستی
عملے را کہ نزدیک گرداند مرا بہ دوستی تو ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا حَقٌّ
فَادْرُسُوْهَا فَاِنَّهَا حَقٌّ فَاحْفَظُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ) وَقَالَ هٰذَا

حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ پس گفت آن حضرت مر صحابہ را بعد ازان حدیث این اقعہ کہ دیدم و گفتم راست و درست، پس بخوانید آن را و یاد گیرید معانی و الفاظ آن را بعد ازان تعلیم کنید آن را بہ مردم گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است۔ صاحب مہربان مربیہ نقرا ر د قدر دان چند روز ہست کہ شیخ عبدالرحمن پسر برادر غفران پناہ شیخ سیف الدین با والدۂ خود این جا آمدہ در فقیر خانہ می باشد الحال قصد رخصت و مراجعت بہ وطن دارد ہر دو سلام و نیاز تمام بخدمت آن صاحبۂ مہربان می رسانند و در دعا مشغول می باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از ادائے نیاز و سلام و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ چون ماہ مبارک رمضان نزدیک رسیدہ حدیث چند در فضیلت آن با ترجمہ نوشتہ بخدمت عالیہ فرستادہ مطالعہ فرمایند و در تحصیل آن جد نمایند وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُعِیْن۔ —— وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَ شَھْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ یُعْطِی اللّٰہُ ثَوَابَہُ الْجَنَّۃَ وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَشَھْرٌ یُزَادُ فِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ مَغْفِرَۃً لِذُنُوْبِہٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ۔ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَا نُفَطِّرُ الصَّائِمَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ھٰذَا الثَّوَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ وَاَشْرَبَہٗ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً

لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ
نَجَاةٌ مِّنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ لَهٗ وَاَعْتَقَ مِنَ النَّارِ. یعنی گفت
سلمان فارسی، خواند مارا آن حضرتؐ در پسین روز از ماہ شعبان. پس گفت اے مردمان بہ تحقیق اشرافت
کرد وسایہ انداخت شمارا ماہے بزرگ. ماہے ہست کہ برکت کردہ ہست در آن ماہ شبے ہست بہتر از ہزار شب
گردانیدہ ہست. حق تعالیٰ روزۂ رمضان را فرض گردانیدہ ہست ونماز کردن شب را در آن نفل وسنت
کسے کہ نزدیکی جوید بدرگاہ حق تعالےٰ، درین ماہ بجوید عملے را از نیکی، یعنی نفل باشد ہمچون کسے کہ بگذارد
فرض را در ہر ماہے کہ غیر رمضان ہست وکسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را در غیر آن ماہ. وماہ رمضان ماہے ہست
کہ در وے صبر ہست از شہوات نفس، وصبر کردن ثواب آن بہشت ہست وماہ رمضان ماہے ہست کہ در وے
غمخواری فقرا، وگرسنگان باید کرد، وماہے ہست کہ زیادہ کردہ شود در وے رزق مسلمانان. کسے کہ
روزہ کشاید دران روزہ دارے را، باشد مر اورا آمرزیدن گناہان او، وسبب آزادی ذات او از
آتش، وباشد مر اورا مانند مزدوری آن روزہ دار، بے آنکہ کم شود از مزدوری وے چیزے. گفتم اے
پیغمبر خدا نیست از ما ہر کسے بدین صفت کہ یابیم چیزے را کہ روزہ دار را دہیم. یعنی ما فقرائیم استطاعت آن
نداریم. پس گفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم می دہد خدائے تعالیٰ این ثواب کسے را کہ روزہ کشاید روزہ دارے
بہ دمے از شیر آمیختہ بہ آب یا بہ دمے از آب باید وکسے را سیر گرداند روزہ دارے را بنوشاند اورا
خدائے تعالیٰ از حوض من کہ کوثر ہست، نوشاند کہ تشنہ نہ گردد بعد وے ہرگز، تا آنکہ در آید در بہشت.
وماہ رمضان ماہے ہست کہ اول ماہ سبب افاضت رحمت ہست از جانب حق ومیان وے سبب مغفرت
وآمرزش گناہان ہست، وآخر آن آزاد شدن ہست از آتش دوزخ. وکسے کہ تخفیف کند از راہ غلام خود
دران، یعنی خدمت کم گیرد بیامرزد خدائے تعالیٰ مر اورا وآزاد گرداند از آتش. وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ

بِهٖ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَه. یعنی گفت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ ترک نہ کند سخن دروغ وعمل دروغ یعنی عمل باطل ومنکر وخلافِ شرع نیست مر خدائے را حاجتے بغیر عنایتے در آنکہ ترک کند وے خوردنی ونوشیدنی خود را واین عبارت از عدم قبول روزۂ وے است. بزرگان گفتہ اند کہ صوم سہ قسم است یکے صوم عوام است کہ بر کافۂ انام است، وآن نگاہ داشتن است خود را از اکل وشرب وغیرہ کہ در شرع ممنوع است. وصوم خواص وآن منع اعضاء وحواس از لذت وشہوات محرمہ ومکروہہ است بلکہ از انہماک وفرو رفتن در مباحات نیز از آنچہ منافی کسر نفس است وقمع او ست. وصوم اخص الخواص وآن نگاہداشتن است خود را از چیزے کہ ما دونِ حق است وعدم التفات بغیر وے وتعلق بما سوائے وے سبحانہٗ. ونزد بعضے علماء غیبت نیز ناقض صوم است واز غیبت ودروغ وعمل باطل نزد علماء ثواب روزہ ساقط می باشد، اگرچہ اداے فرض می شود. وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ. یعنی بود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتے کہ می کشاد روزہ را می فرمود رفت تشنگی وتر شد رگہا وثابت شد اجر وثواب انشاء اللہ. صاحب مہربان سلامت، از کثرتِ فیوض وبرکاتِ انوار واسرار ماہِ رمضان کہ مشاہدہ ومحسوس اہلِ عرفان است چہ بیان نماید کہ از حیز تحریر وحیطۂ تقریر خارج است ع گر بگویم شرحِ آن بے حد شود، بلکہ اصلا در شرح وبیان نہ گنجد ہر شبے از ان دریائے رحمت است ومظہر آثار وانوار وبرکات نامتناہی است. خصوصاً عشرۂ اخیرہ علی الخصوص شبہائے طاق آن کہ گنجینۂ رحمت وکنوزِ حکمت اند. بیست وہفتم قدر بسیار مرجو است. وظہورِ انوار واسرار آن دران شب بسیار مجرب است وبعضے ازین شبہا کہ ظہورِ انوار شرف وورود یافتہ ودران حین دست دعا بر داشتہ گویا لیلۃ القدر متمثل بصورتے شدہ بیرون آمد ودریوزۂ دعا ازین احقر برایا نیز نمودہ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْن۔

مکتوب ۱۲۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہِ الْکَرِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْعَظِیْمِ وَاٰلِہِ الْکَرِیْمِ وَصَحْبِہِ الْفَخِیْم

به ورود عنایت نامہاے نامی باکمالِ الطاف ومہربانی مشرف ومعزز گردید۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ منبعِ خیرات وبرکاتِ آن صاحبہ را دیرگاه بکمال خیر وخوبی برسرِ فقرا سلامت دارد۔ مبلغ پانصد عدد روپیہ بجہتِ عرس قبلہ گاہی قطب الاقطاب وپیرِ دستگیر عنایت فرموده بودند درمین انتظار رسید، فقیر درمینِ فکر خود بالفعل استعدادِ آن نہ داشت، ازجاے قرض نہ خواست۔ الحمد للہ آن صاحبۂ مہربان قدردان ازین امر فارغ البال ساختہ اند۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماید ووسیلۂ نجاتِ اخروی گرداند عجب معاملہ ہست کہ درمجالس عرس بزرگان محسوس ومشاہده می گردد کہ ارواح طیبات ایشان باکمالِ جاه وجلال حاضر می شوند، وانوار وبرکاتِ ایشان گویا عالم را فرامی گیرند ونہایت رضاے ایشان درین امر ظاہر می شود۔ امید ہست کہ این خدمت سبب رضاے مولاے حقیقی گردد۔ وچہ محبتِ ایشان عین محبتِ الٰہی ہست وموجب سعاداتِ غیر متناہی ــــ در حدیث ہست کہ فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ روزِ قیامت حق تعالیٰ می فرماید کجا اند کسانیکہ براے رضاے من بذل می کردند کہ امروز سایہ دہم آنہارا از زیرِ عرش خود ودران روز سایہ نیست مگر سایۂ عرش ونیز درجاے دیگر بہ حدیث آمده ہست کسانیکہ براے خدا محبت دارند روزِ قیامت آنہارا بر منبرِ نور نشانند چنانچہ غبطہ ورشک برند از غایتِ قرب ومنزلت پیغمبران وشہیدان۔ حق تعالیٰ بہ فضلِ خویش بر محبتِ حبیبِ خود صلی اللہ علیہ وسلم ومحبتِ دوستانِ خود بزیاند وبمیراند، ودر زمرۂ دوستانِ خود محشور گرداناد۔ ودر ادعیۂ ماثوره از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا نیز آمده ہست اَللّٰہُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن۔

بجہتِ من باہم دوستی کنند وباہم براے من نشینند وبراے من بذل کنند

معنی حدیث آن ست، خداوندا بزیان مرا مسکین و بمیران مرا مسکین و محشور گردان مرا روز قیامت در گروہ مساکین۔ گویا برائے تعلیم امت فرمودہ ست۔ و در حدیث آمدہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند المَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی با کسے ست کہ با او محبت دارد۔ پس محبان و دوستان او تعالیٰ امید ست در روز با ایشان باشند و در درجات ایشان شریک بوند۔ در کتب تفاسیر مذکور و منقول ست کہ روزے صنادید و روساے قریش کہ کفار بودند با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند کہ در مجلس شما درویشان و غلامان می باشند و مارا از ایشان ننگ می آید۔

مکتوب ۱۲۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند۔ و این جانب را نیز در دعا دانند۔ ہر کسے ہیہات گور و عذاب قیامت پیش دارد چگونہ بہ جمعیت و آرام بود۔ نمی داند کہ فردا کجا مسکن و ماویٰ شود۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ وقت عمل ست نہ ہنگام حرص و طول امل۔ وقت کار ست نہ موسم خور و خواب۔ فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْر۔

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند　　کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

صلاح آثار صوفی قربان را بہ آن وعدہ کہ شما در شاہجہان آباد بہ او نمودہ بودید بہ شما فرستادہ شد، یقین کہ مطابق موعودہ در حق او کمال سعی خواہند نمود کہ کامیاب و شکرگذار آید کہ حصول این معنی باعث کمال مسرت این جانب ست۔ زیادہ درین باب چہ مبالغہ رود و بجمیع یاران را طریق سلام رسانند۔ ہمہ یاران را خوش باشی خوانند و دائما بیاد حق جل و علیٰ باشند و صحبت برادر عزیز حاجی عبداللہ را

مغتنم دانند و بحلقهٔ ذکر حاجی مذکور ملازم بوند. سلام زفقیرزادهٔ ابوالاعلیٰ حاجی را و جمیع یاران را سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۲۴

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین، و شرافت و سعادت دستگاہان۔ نوروز نیک و بہرام نیک و پرنظر نیک و جمیع یاران خوش باشی ازین فقیر سلام کنت انجام خوانند و مشتاق دانند۔ خلاصۂ انسان و مابہ الامتیاز او ازاین و آن شوق و عشق و محبت است و تفاوت در افراد انسان بہ اعتبار متعلق است اِنْ خَیْرًا فَخَیْرًا وَاِنْ شَرًّا فَشَرًّا۔ اگر بخیر است نتیجہ آن قرب و معرفت است و الاّ ندامت و حسرت۔ خوش گفت مولوی معنوی :۔

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت ۔۔۔ ہرچہ جز معشوق باشد جملہ سوخت
تیغ لا در قتلِ غیرِ حق براند ۔۔۔ فکر کن زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند اِلاّ اللہ باقی جملہ رفت ۔۔۔ شاد باش اے عشق شرکت سوز مست

مدتے است کہ از خبر صحت و سلامتی آن عزیزان اطلاعے نہ دارد۔ بہر حال ہرجا کہ باشند دریاد حق جل و علا [باشند] و از احوال فرحت مآل خود نویسان بوند کہ این معنی باعث تسلی خاطر این جانب است۔ خاطر این فقیر از حرج و مرج بہ فکر تنگ آمدہ بود۔ باوجودے کہ بادشاہ دین پناہ از کمال اخلاص و عنایت از خود جدائی فرمو[دند] بہر وجہ رخصت گرفتہ چون راہ دریا تاحال مسدود بود از بیم کفار فرنگ ازین سبب بزیارت حرمین الشریفین کہ از وطن تصمیم بود آن عازم بہ طرف دکن شدہ مشرف نہ گردید لاچار عزیمت بہ این طرف نمود للہ الحمد کہ بخیر و عافیت بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک با فرزند و متعلقان داخل شاہجہان آباد گردید چون ایام کار خیر عاجزہ نزدیک رسیدہ است بنا بر آن بہ جہت بعض از لوازمات آن دہم از تمر برسات چندماہ در آن جا اقامت نمودہ ہرگاہ کہ راہ ہاے خشک شوند امید است کہ در سر ہند رفتہ ازین ممر

فارغ شوند، ازان جاکہ بعض لوازمات این امر از آن جملہ یک راس اسپ کہ قسم اول وخوب باشد ضرور درکار است. بنابرآن محض ازبرائے اطلاع این معنی قاصد اجورہ دار نیز دادہ عزیزان فرستادہ شدند. چون درین ایام آمدن فرزندی خواجہ ابوالاعلیٰ دران دیار شدہ است، در لوازمات این خیر ہر قدر کہ میسّر گردد تصدیع بریاران ہم چندان نہ شود سعی نمایند وبہ جمیع یاران طریق سلام خوانند۔

مکتوب ۱۲۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند شیخ محمد زبیر جیو از ین فقیر سلام خوانند وسلامتی در ترک معاصی دانند بجناب قدس خداوندی جل شانہٗ شناسند. مکتوب مرغوب آن فرزند مشتمل براحوال بلند مقال ومقامات ارجمند رسید خوش ساخت ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

مرقوم بود کہ ملہم گردید دنیای ترا حکم آخرت دادیم، این امر از ملہمات بزرگان است، ومعنی آن را حضرت ایشان مفصل فرمودہ اند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ ونیز نوشتہ اند کہ بعضے اوقات آن قدر اسرار محبوبیت درمیان می آید کہ قریب است کہ دران وقت عاشق خود گردد۔ بہ فقیر ہم در وقت ظہور اسرار محبوبیت حالتے روی دہد کہ از حیطۂ بیان خارج است، گر بگویم شرح آن بیچیدہ شود۔ بلکہ آں اسرار ازغایت علو ولطافت از اسرار لازم الاستتار است۔ درحیرت کہ این اسرار قطرہ ایست از بحار اسرار محبوبیت، محبوب مطلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است۔ پس آن اسرار چون خواہد نمایدو وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ومنصب قطبیت بیک است و دو را گنجایش ندارد مگر از راہ نیابت، عجب ہزار عجب کہ بیگم جیو ودیگر اہل حقوق را اسلام نہ نوشتند معنیٰ ما مضی باز این چنین نہ شود۔ از جانب اہل حقوق سلام برسد، بحاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ وہر کہ از یاران آن جا باشند سلام۔ ہمہ بیاد حق جل وعلیٰ باشند ۔

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است　　　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

شنیدہ کہ بہرام بیگ خوش باشی یک اسپ نیاز کردہ ، اگر راست و درست است آن را فروختہ قیمتِ او خواہند آورد۔

مکتوب ۱۲۶۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مکتوب فرزند شیخ محمد زبیر زاد اللہ عرفہٗ وتوفیقہٗ خوش وقت ساخت ۔ نوشتہ بودند کہ بعضے یاران منصبِ قطبیت بہ طریقِ نیابت در حق بعضے یاران از زبانِ این فقیر نقل می کردند۔ و این فقیر از زبانِ شما در حق خود مکرر شنیدہ در کشف خود نیز در مادّہ خود یافتہ معلوم آن فرزند باد کہ این فقیر دیگر از این بشارت اصلاً یاد نہ دارد۔ در مادّہ شما کہ از راہِ وراثت بہ این امر عظیم و خطیر حق آید ، می تواند کہ باشد۔ نیز مرقوم بود کہ در بعضے اوقات خود را بہ طریق وراثت مظہر آن رحمت کہ سید المرسلین الاولین والآخرین در قرآن مجید بہ آن مبشر ساختہ اند کہ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ می باید کہ فرزندِ من ، اگرچہ این بزرگ است امّا شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را ، کہ بعضے اوقات آن قدر فتح و زلال درمیان می آید کہ نوشتن راست نیاید مبارک باد و تفصیلِ آن در حضور اظہار کرد وَالْبَاقِیْ عِنْدَ الْبَاقِیْ اِنْ شَآءَ اللہُ الْبَاقِی۔ والدۂ شما و ہمشیرہ و غلام احمد سلامت بہ استقامت باشند۔

مکتوب ۱۲۷ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند محمد زبیر زاد اللہ عرفہٗ و توفیقہٗ رسید و مضامین بہ وضوح پیوست۔ الحمد للہ سبحانہٗ علیٰ ذٰلک وعلیٰ جمیع نعمائہٖ۔ فقیر از این احوالات و واردات شما پیش از نوشتن ظاہرا متوقع بود ، الحمد للہ سبحانہٗ کہ معلوم شما نیز گردید معاملۂ قطبیت از راہِ کمالات آن از راہِ نیابت فقیر بودہ باشد و الا از این منصب کس کمی شود و ظہور

اسرارِ قیومیت و محبوبیت و خلعتِ دیگر موروثی عظیم ہمہ ممکن بلکہ واقع انشاء اللہ تعالیٰ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ بہ والدہ و ہمشیرۂ خود سلام فقیر رسانند و علی الدوام در دعاے حصول خیرات خود ہا و اشتیاقِ لقا دانند۔ فرزندی غلام احمد بکمال دارین موصول باد بالنُّونِ وَالصّاد والسلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام تلافی زلات گذشتہ شود و قبول درگاہِ اعلیٰ گردد۔ این قصیدہ درین نزدیکی مصمم شدہ بود۔ اما چون کارِ خیر عاجزۂ فرزندی ابوالاعلیٰ درمیان آمد و ہمچنین مواقع دیگر از ارتحال اہلیہ فرزندی محمد عمر و غیرہ آن علاوۂ آن گشت تا فراغ ازین امور و رفع موانع آن چند ماہ دیگر درین دیار توقف روے داد این عزم مصمم ہست تا در عالمِ غیب چہ مقدر ہست اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ ہیہات ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذرہا بپذیر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اشتیاق ملاقات گرامی چہ نگارد حق تعالےٰ بہ احسن الوجوہ میسر گرداند۔ بہرحال این فقیر آناء اللیل و اطراف النہار بہ دعاے خیریت المکرم و معزز فرزندان و متعلقان در رنگ فرزندان خود مشغول، و از آن مکرم نیز متوقع این معنی دارد۔ ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

مخدوما، شنیدہ شد کہ خوشی کہ غائب بود فوت شدہ فرزندی چنانچہ گوئی ہیچ نہ دیدہ۔ چون آدمی مدنی الطبع ہست، و آن نورِ چشم در عنفوانِ شباب ہست درین امر مرۃ ثانیہ از سنن بزرگان اگر بخاطر شریف درجاے معقول این امر مسنون برسد از کمالِ اسلام ہست و اقدام بران سنت رضاے رحمان ہست باقی اختیار بہ آن مہربان ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۔ ۱۲۸ -

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حقایق و معارف آگاہ اخوی اعزی
حاجی الحرمین حاجی حبیب اللہ لا تنالُ کا سمہٖ حَسْبُنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ. ازین درویش دل ریش سلام
سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق شناسند۔ بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَّ سَلَامَۃً سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا
وَاِنْ اَرَدْتَّ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ. یعنی اگر سلامت خواہی سلام گو بر دنیا و وداع ساز آن را
و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر گو و بے آن مباش قول بزرگ بر آن است کہ نخواہ آخرت را ، و
طالب مولا جل و علیٰ باش ، نہ باین معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز ، بلکہ منظور نظر او از ان جز حق سبحانہٗ دگر
دگر نہ باشد۔ ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

عجب معاملہ الیست کہ با آن ہمہ خرابی و شرمندگی خجالت از صرف عمر در بطالت کماہی چنان مورد
عنایات بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبان قلم در تحریر آن نمی باشد خصوصًا در ماہ مبارک
رمضان چندان دقائق و اسرار خلعت محبت و محبوبیت پے در پے بما در نماز تراویح شرف ورود
یافت کہ بے طاقت ساخت و زبان اظہار آن نہ داشت۔ شب بست و ہفتم آن لیلۃ القدر پس این کار
آسان است و بندہ شدن بسیار محال است ۔ الٰہی بندہ بساز۔ کار امروز بہ فردا میندازکہ ھَلَکَ
الْمُسَوِّفُوْنَ. یعنی ہلاک شدند کسانے کہ در تاخیر انداز ند اعمال خیر را ، و کار آخرت را بر فردا نباید
انداخت۔ و کار دنیا سہل است ۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
اجمعین ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔

وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول

۵ ۱ ۱ ھ

یعنی مکتوبات شریف حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمۃ

حصہ دوم

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

سنہ ۱۹۶۳ء (مطبوعہ سعید آرٹ پریس حیدر آباد)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَعْدَ الحَمْدِ وَالصَّلوٰۃِ این کہ مصنف این مکتوبات حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس اللہ سرہٗ در ۱۰۳۴ھ یکہزار سی وچہار ہجری بسالِ وصال حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ ولادت باسعادت یافت۔ تحصیل علوم ظاہری از عم بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ نمودند۔ عمِ بزرگوارِ ایشان می فرمودند کہ حضرت حجۃ اللہ نزد ما برائے خوانانیدن می آید نہ برائے خواندن۔ و این اشارت بکمالِ فہمت و استعداد ایشان بود کہ درحینِ سبق نکتہ ہائے غریبہ ایراد می فرمودند کہ مردمان را جز حیرت نیفزود۔ تکمیلِ علوم باطنی از والد ماجد خود عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کردند۔ والد ماجد ایشان را بر کشوف و بشاراتِ ایشان اعتماد تمام بود۔ چنانچہ نقل است کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم را در معاملہ معلوم گردید کہ شیخ عبدالکریم را کہ از خلفائے کبار است قطب کامل مقرر نمایند۔ بعد ازین معاملہ بحضرت حجۃ اللہ گفتند کہ در بارۂ این عزیز چنین معلوم گردیدہ اما تا حال بمشارٌ الیہ اظہار نہ نمودہ ام۔ شما نیز درین امر متوجہ شوند۔ اگر بتوافق کشفِ شما گشت باو بگوئیم۔ حضرت حجۃ اللہ عرض نمود۔ در جائے کہ چیزے بر آن حضرت معلوم شدہ باشد عین صدق و کمالِ صفا است احتیاج بہ توجہ این ضعیف چیست۔ فرمودند

شما گفته مارا اینجا آرید۔ حسب الامر متوجه گشتند و هرچه بر حضرت عروة الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ معلوم شده بود به ایشان نیز ظاہر گشت۔ بعرض اقدس رسانیدند آن زمان بشارت بخدمت عزیز مسطور مرحمت فرمودند۔ ہرگاه که دیگر مخدوم زادگان به خلفاء و مریدان خود بشارات مقامات می دادند موافق کشف ایشان عمل می نمودند۔ از واقعاتِ مرئیه و مشاہداتِ کثیره خود ایشان و والد و مرشد بزرگوار و دیگر یارانِ طریقت معاملهٔ قطبیت و قیومیتِ ایشان به ثبوت پیوسته است۔ بالجمله حضرتِ ایشان قدوهٔ دودمانِ احمدی و برگزیدهٔ خاندانِ مجددی بودند۔ در ایامِ حیات به دعوت و ارشاد خلائق معروف ماندند و بسے از طالبان از فیوض ایشان منتفع گردیده بمقاماتِ عالیه رسیدند۔ بادشاہِ وقت حضرت ایشان را برائے تربیتِ باطنی خاندان شاہی در اورنگ آباد نیز حویلی بنا کرده بودند۔ ایشان را نائرهٔ شوق و محبت زیارت حرمین الشریفین زاد اللہ شرفہما شاملِ حال شده بسعادت و شرف آن سرفراز گشتند۔ چونکه زندگانی دنیا را ثبات نیست و این دنیا محلِ ویرانی است بنا بر آن حضرت ایشان بسلخ ماه محرم ۱۱۱۵ھ ازین دارِ فانی بعالم باقی رحلت فرموده برحمتِ حق پیوستند۔ عارف باللہ الصمد مخدوم زاده خواجه عبد الاحد بن خازن الرحمۃ خواجه محمد سعید بن قطب ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم قطعه تاریخ ایشان چنین گفته اند ؎

نائبِ خواجهٔ زمین و زمن	وارثِ تخت گاه وعد و وعید
زین گذر چون نسیم پاک گذشت	زین چمن چون بہار دامن چید
جست وحدت سحر چو سالِ وصال	از فلک "خواجه نقشبند" شنید
بارِ دیگر ندا ز عالمِ غیب	"عاشقِ وے خدائی بود" رسید

ثالثاً باز آر حضرۃ قدس "شیخ رہ" را بگوشِ ہوش شنید

روضۂ ایشان متصل باغ فتح بجانب مسجد وخانقاہ حضرت شاہ جیو رحمۃ اللہ

علیہ واقع است۔ بعد از وفات حضرت ایشان مولانا عماد الدین حسب الامر مخدوم زادہ

خواجہ محمد زبیرؒ تمام مکاتیب را جمع کردہ این مکتوبات بنام تاریخی "وَسِیۡلَۃُ الۡقَبُوۡلِ اِلَی

اللہِ وَالرَّسُوۡلِ" موسوم ساخت۔ مدتے دراز این اسرار مفہوم در اوراق مکتوم ماندہ بود۔

الحمد للہ کہ بہ طباعت آن رازہاے پنہان منکشف گردید۔ لہٰذا برائے اخوی الاعزی پروفیسر

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب ممنونِ احسانم کہ ایشان در اشاعت این مکتوبات مالی و

جانی سعی و ایثار فرمودند اللہ تعالےٰ مساعیِ جمیلۂ ایشان وسیلۂ نجات دارین گردانیدہ

بمراتبِ عالیہ رساناد ع این دعا از من و از خلقِ جہان آمین باد !

یکم محرم ۱۳۸۳ھ

عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی

(کان اللہ لہٗ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْیَقِیْنِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ سَابِقُوْنَ بِالْخَیْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ فِیْ اَحْکَامِ الدِّیْنِ۔

اَمَّا بَعْد۔ اللہ تعالیٰ بکمالِ کرمِ خود بہ لطائف احسان در جسمِ انسان تعلق علمی و حبی بخشیدہ بہ تشریف یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ ممتاز فرمودہ بہ استعداد یَسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ سرفراز ساخت۔ واتباعِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجب رشد و ہدایت نمود۔ ہم جلیسِ اولیاے کرام موردِ فیوضات و محبتِ خویش گردانید۔ کلماتِ قدسیہ الیشان مقتبس از مشکوٰۃ حقیقت حضرتِ رسالت است ہم چنان کہ تعظیم قرآن و حدیث واجب است تعظیم کلام اولیاء اللہ نیز لازم است۔ با سخنانِ الیشان بہ ادب و حرمت زندگانی باید کرد۔

در کلام اولیاے کرام توجیہ و تاویل از کمالِ ایمان است و القاے آن بر ظاہر موجب تضلیلِ انام کریمہ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا توجیہ و تاویل طریقہ سلفِ

صالحین و علمائے راسخین است۔

این کلامِ اقدس کہ مظہرِ اسرارِ قدس است از فیوضاتِ باطنی حضرت ذاتِ عالی درجات قطبِ عالم قیومِ زمان مجمعِ اسرارِ الٰہی مخزنِ انوارِ ایزدی واصل باللہ حجۃ اللہ صاحبِ مقاماتِ بلند حضرت خواجہ محمد نقشبند قدس اللہ سرہٗ کہ بصورتِ مکاتیب بیاران و معتقدین نوشتہ بودند سعادت جمع کردن آن مولانا عماد الدین محمد غفرلہٗ و برد اللہ مضجعہٗ حاصل کردہ اند۔ بوجہ ضخامت این مکتوباتِ قدسی آیات را بہ دو حصہ منقسم کردہ شد۔ حصہ اول آن شایع شدہ۔ و این مکتوبات حصہٗ دوم آن است۔

موجودہ قلمی نسخہ آن در ۱۲۴۲ھ کاتبے بخطِ شکستہ نوشتہ بود۔ و در بعض الفاظ آن بہ وجہ مرورِ زمان تغیرِ فاحش یافتہ می باشد۔ خدمتِ تصحیح حصہٗ دوم آن عاصیِ بے پایان فقیر عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی عفی اللہ لہٗ باوجود کم علمیِ خود حتی المقدور کوشش تصحیح نمود۔ التجا دارم کہ این اسرارِ عجیبہ و معارفِ غریبہ باعثِ قوتِ ایمان و اعمالِ صالحہ طلاب گردد۔ وَهُوَ اللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش است
تو بدین آرزو مرا برسان!

مکتوب ۱ ۔ بہ مخدوم زادہ حضرت شیخ ابو الاعلیٰ و محمد عمر در تحدیث بنعمتِ الٰہی عز اسمہٗ و در بعضے اسرارِ عالیہ و معارفِ سامیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزندانِ گرامی بعافیت و استقامت باشند۔ احوالِ فقرا این حدود بموجب خراسان مجامد و سپاسِ الٰہی است جل سلطانہٗ اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَافِيَتَكُمْ وَاسْتِقَامَتَكُمْ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔

دیگر چہ نویسد کہ درین سیر خیر و برکت چہ قسم فیوضاتِ الٰہی عز برہانہٗ و واردات نامتناہی شاملِ حالِ این بے پر و بال گردید۔ آن قدر بہ دقائق و اسرار مراتب محبوبیت و قرب و معیت سرافرازی بخشید۔ اگر شمہ ازان بظہور آید، خواص در رنگِ عوام تعجب نمایند و چندان بہ مزایا و خصوصیات در ابنائے جنس امتیاز یافتہ کہ اظہار آن منجر بہ الفاظ فتنہ می گردد۔ امور یست کہ از تصور آن عقل از جا می رود فَکَیْفَ تَحَقُّقُہَا۔ ندا می دہند کہ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِثْلُكَ اَحَدٌ۔ امروز بر روے زمین مثلِ تو ہیچ کس نیست ـ بلکہ بر این ہم می افزایند۔ قربے کہ تراست دیگرے را نیست۔ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ کَذَا وَکَذَا۔ ظہورِ کمالِ نوازش و عنایاتِ حضرت سرورِ کائنات علیہ و علٰی آلہٖ الصلوٰۃ و التسلیمات را کہ عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ ہست تا کجا شرح دہد۔ و حضور ملائکہ کرام بلکہ تشریف و تشریف جمیع انبیاے عظام علٰی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و السلام وکذالک اولیاے کرام با خصوصیات و تفقدات تا کجا بیان نماید۔ و ہم چنین از ظہورِ اختصاص بہ مناصب عظمے امثل قطبیت و قیومیت و اصالت بالوازم و اسرار چہ گوید و چہ نویسد۔ اگر دفاتر در اظہار آن مراتب نگارد۔ تا ہنوز از حقیقت، ہیچ نہ نوشتہ باشد ؎

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست ۔۔۔ ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

چندان استیلاء و احاطۂ سریان و انوار شاملِ حال گشتہ کہ نزدیک ہست کہ ظاہر نیز در رنگِ باطن از عالم منقطع گردد و صَدَقَ مَنْ قَالَ لَوْلَا الْغَفْلَۃُ لَمَاتَ الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ عجیب معاملات درمیان ہست کہ گویا در اولین و آخرین ازان غلغلہ و شور افتادہ و باعثِ تعجب ہمہ گردیدہ۔ روزے در حین سطوع این انوار و اسرار می بیند کہ گویا جنودِ الٰہی جل شانہٗ جمع اند۔ و عالم عالم القا شنودند کہ بہ جہتِ نظارۂ محبوبیتِ

تو آمده اند و از عرش تا فرش نور سرایت کرده ندا در دادند بخواه آنچه می خواهی. دران وقت آن دعائے
حضرت نوح را علی نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام که بجهت مغفرت خود و والدین و مؤمنین و مؤمنات خواسته
اند بنهجے که در قرآن مجید مسطور است از غیب در خواطر ریختند مع ذٰلک امور دیگر را هم ظاهراً و را خواست
و نظر بر قبول اجابت آن گذاشت. بعد ازان ندا در دادند که ترا بے حساب بے عذاب بخشیدند
و پنج هزار همراه باز سرفراز ساختند که ترا و فرزندان ترا و یاران و دوستان ترا بخشیدند و ان الله
یُبَاهِیْ بِکَ الْمَلٰئِکَةَ خدائے تعالیٰ بتو بفرشتگان مباهات می کند. شبے در نماز
عشاء درود بکمال رحمت الٰهی جل شانه مشاهده نمود. به آن رحمت خود را متحقق
یافت. و سرایت آن را در عالم ساخت ملهم ساختند که این رحمت ظهور آن رحمت
است که حق سبحانه تعالیٰ نبی کریم خود را به آن مخصوص ساخته و به شرف وَمَا اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ مشرف گردانیده و به نیابت کامله نبی خود را به آن رحمت سرفراز
ساختند و به وراثت ترا مظهر آن رحمت گردانیدند و ترا نائب کامل کردند هم چنان
این رحمت را در عالم ساری یافت و به آثار این نیابت روز محشر و احکام آن نیز
امیدوار ساختند و عجائب و غرائب خصوصیات دران روز ملهم ساختند تا کجا این قسم معاملات
تعدد نماید. از ان خصوصیات و مزایا که بالاتر گوش زد غیر از استتار چاره نیست اگر ملاقات مقدر
است بالمشافه شمه از ان که فی الجمله قابل اظهار است بر عزّ اشارت در میان خواهد آورد. ان شاء الله تعالیٰ
گویا این خصوصیات مثل آن خصوصیات است که به حضرت مجدد الف ثانی قدس
الله سره عطا شده است. اما هر کدام را خصوصیات و مزایا علیحده است. زیاده
برین جرأت نمی تواند نمود که مصلحت وقت دران نیست. چه جائے تعجب دیگران
این فقیر نیز از ان در کمال تعجب است که اصلا در عمر خود توقع این مزایا و خصوصیات در

تمام ابنائے جنس نہ داشتہ ہست - وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؎

اگر بادشہ بر درِ پیرہ زن | بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

و چنان براہین و شواہد برین امور می نمایند کہ جاے تعجب ہم نمی ماند ؎

پس کنم خود زیرکان را این بس ست | بانگ دو کردم اگر در دہ کس ست

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سخن از حوصلۂ خود زیادہ رفت آنچہ بہ فہمِ قاصر خود یافت نوشت - د حقیقت اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا بعد تسطیر این امور بخاطر خود رسید کہ آیا نوشتن و گفتن این امور تفصیل بعضے این اسرار بہ بعضے محرمان چگونہ باشد - ندا دادند کہ تو محبوبی و مقبولی و مقربی ہرچہ گفتۂ و نوشتۂ ہمہ حق ہست و مکرر و موکد باین نواختند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَآئِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِہٖ ۔

مکتوب ۲ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی! مخدوما از فیوض و برکات و کثرت ظہور انوار و اسرار درین ماہ مبارک رمضان وغیر آن چہ نویسد کہ بیرون از حیزِ تحریر و خارج از حیطۂ تقریر ہست ع

گر بگویم شرح آن بے حد شود

بلکہ این اسرار اصلا در گفتگو نہ گنجد یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ - ہر شب از شبہائے آن شب قدر بود و ظہور انوار و اسرار دران بے حد - در عشرۂ اول از شبہا بر آن اختیار فرمودند و این عاصی را از خود ربودند - و بسرا اوقات عظمت و کبریائی بردند - د

بارگاہ تقدسات الٰہی نمودند گویا بتمام وکمال کشف عطا فرمودند و بہ تجلیِ خاص الخاص سرفراز ساختند معاملہ از بیان بعیان کشید واز استدلال بہ کشف وشہود انجامید۔ ہرچند این دار رویت را نشاید امّا کالرّویۃ براست آید۔ و ہر شب بعنایات سربلندی می ساختند ودر بعضے لیالی وایام بہ اسرار خلّت ومحبوبیت وقطبیت می نواختند تفصیل آن بر زبان نیاید وگفت وشنود را نہ شاید۔ شب بست وہفتم کہ آثار لیلۃ القدر دران ظاہر بود نزول رحمتِ الٰہی متواتر ومتوالی زمین وآسمان از ان رحمت ونور مملو ومشمول۔ ومغفرت درحق ہمہ یاران ودوستان کمال مرجو ندا دادند۔ ودوستان حاضر وغایب تراجشید ند وبتکرار باین معنی سرافراز نمودند۔ درحین دعا بعد تراویح گویا لیلۃ القدر متمثل شدہ ودست برداشتہ خود ہم دریوزہ دعا کرد۔ شب بست ونہم گذشت ختم بود انوار واسرار بے شمار مالامال نمودہ وماہِ رمضان متمثل شدہ التماکرد۔ من از تو راضی' خدا از تو راضی۔ تفصیل این خصوصیات را تا کے نگارد کہ طاقت آن ندارد۔ دران وقت یاران عموماً وآن مکرم خصوصاً در دعا مخصوص بودند۔ واز ظہورِ سرورِ کائنات عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اکثر اوقات گاہ گاہ درحین صلوٰۃ وغیر آن تا اظہار عنایات والطاف خصوصیات چہ بیان نماید کہ آن در احصا نہ در آید۔ وہم چنین گاہ گاہ ظہور انبیاء باعظمت واولیاے امت بالبشارات وخصوصیات تا کجا در معرضِ بیان آرد شبے از شبہاے آزارمند بود کہ دید کہ حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر اند ومی گویند کہ مرا حق تعالےٰ بعیادتِ تو فرستادہ است۔ دیگر در خواب می بیند کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ المقدّس تشریف ارزانی دارند واین عاجز را زیر سایۂ خود آوردند ودر سینہ وبغل خود در آوردند وزمانے بہ این نہج بودند وعنایتہا نمودند آسے ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

امّا مصداقِ حال این گناہگاران این بیت است ؎

کنون شرمم زکارم شرمسار است — زمن ابلیس راصد بار عار است

امّا معاملۂ فضل دیگر است ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ - فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيْ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ - ؎

بس کنم خود زیر کان را این بس است — بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

باید کہ نامحرمے برین کاغذ اطلاع نیابد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَرْمَدًا دَائِمًا دَائِمًا ۔

مکتوب ۳ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۔ حسب بشارت شریفہ آن مخدوم الانام سلمہ المنّان این احقر کلمۂ چند در بیان بعضے اشتغال واذکار طریقہ علیہ نقشبندیہ باوجود عدم قابلیت آن می نویسد وخود را درمیان نمی بیند ۔ ؎

من ہیچم وکم ز ہیچ بسیارے — واز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

حق تعالے از فضل وکرم خود نتائج وثمرات آن ظاہر سازد وبحریم قدس خود برساند۔ اگرچہ مارا وصولِ فیوض وبرکات درین طریقۂ علیہ مشروط بہ صحبت است ومنوط بکمالِ اتباع سنّت علٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ بے تصدیع چلہ ودہہ کما کان حَالَ اَصْحَابِ سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔ خوش گفت ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین — طعنہ زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ

هیهات سه

نقشبندیه عجب قافله سالارانند · که برند از ره پنهان بحرم قافله را

همه شیران جهان بستهٔ این سلسله اند · روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را

دریک صحبت شان طالب صادق آن می یابد که دیگران دران اربعین بلکه در سنین نیابند حضرت خواجه نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمودند۔ ما فضلیا نیم نہایتِ دیگران در بدایتِ ما مندرج است۔ اما این معنی موقوف بر صحبت است علی الخصوص حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ جدِ بزرگوار این احقر چندان تکمیل و تتمیم نسبتِ عالیشان این خاندان کردہ اند و بدرجاتِ بالا بردہ کہ در گفت و شنود راست نیاید ــ ہر کہ مکاتبتِ شریفہ ایشان را بے تعصب و تعنت مطالعہ نمایند۔ درین امر شک و ریب نیارد۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ ابتدائے سلوک این بزرگواران بر قلب است در جانبِ یسار زیر پستانِ چپ واقع است۔ طالب را باید کہ توجہ بقلب نمودہ چشم پوشیدہ و زبان و لب خاموش گردیدہ لفظ اَللّٰہ را بر قلب کہ محلِ آن بالا ذکر یافتہ بہم اختیار کند بے آنکہ صوتے ازان ظاہر شود و برین مداومت نماید۔ تا نتائج آن ظاہر گردد و کمالِ ذکر آن است کہ دوام پذیرد و خود بخود بی تعمل و تکلف در ہمہ اوقات چہ در یقظہ و منام و ساعاتِ لیالی و ایام علی الدوام جاری باشد بلکہ تمام بدن را در گیرد و در موبمو نشیند آن حالت مسمّٰی بہ سلطان ذکر است بعد ازان دل چنان محاطِ انوارِ ذکر می گردد کہ نسیانِ ماسوی می کند و درین نو مہلک می شود و در اخطارِ ماسویٰ اگر تکلف نماید میسر نیاید۔ این حالت معبّر بہ فنا و منجر کلی افعالِ الٰہی جل شانہٗ است و حضرت جدِ بزرگوار قدس سرہٗ العزیز در مکتوبے کہ

به طالبی نوشته اند فرموده اند که این حال قدم اول است درین راه سعی باید کرد که از قدم اول کوتاهی نه شود۔ دیگر از اشتغال واذکار این طریقۂ سنیۂ ذکر نفی و اثبات است و آن بدین طریق است که نفس را زیر ناف حبس باید نمود و کلمۂ لا را در تصور زیر زبان مثل ذکر سابق از ناف تا فرق سر باید کشید و کلمۂ اِلٰه درخیال از سر بکتفِ راست فرو باید آورد و کلمۂ اِلَّا اللّٰه را ازین کتف از راه سینه بدل باید کشید و در ضمن لَآ اِلٰهَ نفی جمیع مقاصد نموده در ضمن اِلَّا اللّٰه مقصدے جز اللہ نباید دید۔ اما در هر حبس اعداد طاق از یک تا بیست و یک در کار است۔ و ما بین این هر عدد طاق یکتا شد تا پنج الیٰ غیرِ ذٰلِكَ میسر شود غنیمت شمرد و بتدریج زیادتی کند تا به سر حدِ مذکور رسد۔ اما در ذکر اول حبس نفس در کار نیست برین ذکر نیز مداومت باید نمود و منتظر نتائج و ثمرات آن باید بود۔ و نتیجه آن است که سالک خود از میان او رُو بصحرائے عدم کشد و صفاتِ او نیز ازین کس زائل شوند و به مبدأ خود رسند این زمان سالک بصفات و انوار حق جل و علیٰ باقی گردد و به وجود ثانی موهوب حقانی موجود گردد۔ و مظهر اسماء و صفات الٰهی عز اسمهٗ شود ع

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

وَمَنْ بَعْدِ هٰذَا مَا تَدُقُّ صِفَاتُهٗ — وَمَا کَتْمُهٗ اَحْظٰی لَدَیْهِ وَاَجْمَلُ

لِلْمولوی قدس سرهٗ

عشق آن شعله است کو چون بر فروخت — هر چه جز معشوق آن را جمله سوخت

تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند

ماند اِلَّا اللّٰه باقی جمله رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

تفصیل این مقامات لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی است۔ چنانچه بر ارباب آن هویدا است۔ و

آں ہمہ از مکتوبات شریف جدّ بزرگوار پیدا است دیگر بجہت حصول مقاصد و دفع مشکلات ختم حضرات خواجگان مجرب است چنانچہ تفصیل این مبین است۔ و نیز برائے حصول مطالب و حل مشکلات ختم کلمہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللہ بے زیادتی برآن پانصدؔ بار و اوّل و آخر درود صد صد بار ہمیشہ باید خواند تا مطلب حاصل شود۔ و حل مشکلات گردد۔ و نیز بجہت حصول ترقیات و مزید درجات دینی و دنیاوی برین چند اسم از اسماء حسنٰے مداومت باید نمود۔ صد بار ہر روز کلمہ یَا فَتَّاحُ و صد بار کلمہ یَا وَھَّابُ و صد بار کلمہ یَا رَزَّاقُ و صد بار کلمہ یَا مُعِزُّ و صد بار یَا رَافِعُ و صد بار کلمہ یَا سَلَامُ۔ شب یا روز ہر گاہ کہ میسّر شود امّا بے عذر فتور نیفتد۔ طریق ختم خواجگان بہر نیتے و مقصدے کہ خواند این است۔ اول سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار دوم درود صد بار۔ سوم سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ با بِسْمِ اللہ ہفتاد و نہ بار چہارم سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یک بار پنجم سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار ششم باز درود صد بار۔ ثواب این ختم اول بحضرت کائنات علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ۔ بعد ازان بحضرت خواجگان قدس اللہ اسرارہم کہ این ختم بہ ایشان منسوب است باید گذرانید۔ و از خدائے جل و علیٰ حصول بتوسل این بزرگواران باید خواست و تا سرانجام مقصد مداومت باید نمود اِنَّہٗ اَلْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر بوند بر سبیل تقسیم۔ وَاللہُ النَّاصِرُ وَ الْمُعِیْنُ۔ والسلام

مکتوب ۱۲۔ بہ فاطمہ زمان بی بی ... صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض می دارد کہ عید گزشت۔ ذات مبارک آن فاطمہ زمان مقرون

هزاران خیر و خوبی و یمن و برکت مسعود باد۔ حق تعالے مراتب دینی و دنیوی روز افزون گرداناد۔ فقیر می خواست کہ بعضے فضائل عشرہ ذوالحجہ وصوم عرفہ و ثواب اضحیہ وغیر آن بخدمت شریف نوشتہ بفرستد اما بجہت بعضے موانع آن آفاقی و انفسی میسر نیامد! الحال بعضے امور دیگر ضروریہ دین می نویسد۔ معانی و مطالب فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل، و حرام و مکروہ و مباح کہ علم آن از ضروریات دین ہست می نویسد کہ تا فرض را فرض، و واجب را واجب نداند از ذمہ اش ادائی یابد۔ بدانکہ فرض آن را گویند کہ حکم خدائے تعالی باشد بے شبہ ہر کہ ادا نماید بہشتی شود و اگر نہ کند دوزخی گردد۔ و منکر آن کافر گردد۔ و واجب آن ہست کہ حکم خداے تعالی باشد اما در وے شبہ بود۔ ہر کہ ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند شاید کہ بعذاب دوزخ گرفتار گردد ولیکن منکر آن کافر نہ گردد بلکہ فاسق گردد۔ و سنت دو قسم ہست یکے مؤکدہ دوم زائدہ۔ سنت مؤکدہ آن ہست کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آن را بعمل آوردہ باشد یا در کردن آن تاکید فرمودہ بود، ہر کہ آن را بعمل آوردہ ثواب یابد۔ و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت او بکند۔ و اگر کسے نہ کند لائق سرزنش گردد۔ و سنت زائدہ آن ہست کہ گاہ آن را بعمل آوردہ باشد اما تاکید در کردن نہ فرمودہ بود کسے آن را ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند عذاب ہم نیست۔ و مستحب و نفل ہم قریب این معنی است۔ و حرام آن را گویند کہ منع خدا باشد بے شک ہر کہ آن را بکند لائق دوزخ شود۔ و منکر آن را کافر گفتہ اند۔ و مکروہ دو قسم ہست تحریمی و تنزیہی۔ تنزیہی نزدیک بہ مباح ہست۔ و مباح آن ہست کہ کردن و نا کردن آن برابر باشد یعنی نہ عذاب و نہ ثواب باشد۔ اکنون حدیثے کہ فرائض اعتقادی و عملی دران بہ تفصیل مذکور اند ایراد می نماید استماع فرمایند۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ روایت ہست از عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ قَالَ کہ گفت بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم در اثنار آن کہ ما یعنی از صحابہ نزد پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم بودیم ذَاتَ یَوْمٍ یک روزے اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ ناگاہ پیدا گشت وظاہر شد در غایت ابہت وجلالت چنانچہ آفتاب بر آید یا ماہ بر آید تام مردے شَدِیْدُ الثِّیَابِ سخت سفید جامہا شَدِیْدُ سَوَادُ الشَّعْرِ سخت سیاہ موے لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ دیدہ نمی شد بر وے نشانِ سفر وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ وحال آن کہ نمی شناسد اورا از ما یکے، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تا آن کہ نزدیک آمد ونشست پیش آن حضرت مائل ومتوجہ بسوے وے چنانچہ متعلم پیش معلم نشیند فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ پس تکیہ داد ومتصل گردانید ہر دو زانوے خود را بہر دو زانوے آن حضرت وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ ونہاد آن مرد ہر دو کف خود را بر دو ران خود۔ از برائے تمکین ونشست نزد وے صلی اللہ علیہ وسلم تا در اصغائے کلام وافہام حاضر وثابت باشد تا نہاد ہر دو کف خود را بر رانہائے خود چنانچہ صورت ادب ورسم متعلمان است وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ وگفت آن مرد اے محمدؐ خبر دہ مرا از حقیقت اسلام کہ چیست۔ قَالَ گفت آن حضرتؐ در جواب آن مرد اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حقیقت اسلام این است کہ گواہی دہی کہ نیست معبود بحق مگر خدا وگواہی دہی کہ بتحقیق محمدؐ فرستادہ خدائے است بسوے خلق برائے تبلیغ احکام وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وبرپائے داری نماز را وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وبدہی زکوٰۃ را۔ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ۔ وروزہ داری ماہ رمضان را۔ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ وقصد کنی خانہ کعبہ را وبجا آری مناسک حج را۔ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اگر می توانی رفت وراہ یافت بسوے وے۔ ومراد بہ استطاعت نزد اکثر علماء زاد وراحلہ است۔ وَقَالَ

گفت آن مرد صَدَقْتَ، راست گفتی حقیقتِ اسلام ہمین ہست کہ بیان کردی فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ . عمر رضی اللہ عنہ می گوید کہ بس شگفت داشتم تا حالِ آن مرد را کہ می پرسید آن حضرتؐ را و تصدیق می گوید او را چہ پرسیدن بظاہر دلالت بر جہل و نادانی دارد و تصدیق بہ این معنیٰ عبارت اشعار بہ علم می کند قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِيْمَانِ گفت آن مرد چون خبر دادی مرا از اسلام خبر دہ مرا از حقیقتِ ایمان کہ چیست قَالَ گفت آن حضرت اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ حقیقتِ ایمان این ہست کہ بگردی بخدائے تعالیٰ وَمَلٰئِكَتِهٖ و ایمان آری بفرشتگانِ اللہ تعالیٰ کہ اجسامِ نورانیہ اند وَكُتُبِهٖ و ایمان آری بہ کتابہائے حق تعالیٰ کہ کلامِ قدیم او اند، مجرّد از حرف و صوت وَرُسُلِهٖ و فرستادہ ہائے آنہا را بر پیغمبران خود وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ و ایمان آری بروزِ پسین کہ آخر از منہ محدودہ ہست۔ و آن عبارت از مدّت مدید از ما بعد موت تا قیامِ قیامت تا در آمدن در بہشت وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ و ایمان آری با آنکہ حق تعالیٰ ہمہ چیز را از نیک و بد در ازل دانستہ و تقدیر کردہ ہست و ہر چہ در کائنات واقع شدہ و می شود بہ قضا و قدرت و ارادت اوست قَالَ صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ . گفت آن مرد بہ آن حضرتؐ راست گفتی پس خبر دہ مرا از احسان ۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ ۔ و احسان عبادت کردن ہست خدائے تعالیٰ را چنانچہ گویا می بینی او را و شک نیست کسی را این حال باشد در نہایت ہست و تعظیم و اجلال و خضوع و خشوع و حیا و شوق و وفا و محبت و انجذاب خواہد بود۔ و این مقامِ مشاہدہ و استغراق ہست و در دریائے ذوق و حضور فرو تر از ان مرتبہ مراقبہ ہست کہ آگاہ بودہ ہست از نظر الٰہی و علم او تعالیٰ بحالِ بندہ چنانکہ فرمودہ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ۔ پس اگر بینی تو باین حال گویا نمی بینی او را، عبادت کنی او را باین صفت کہ حاضر باشی

ازین که می بیند وے ترا۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ گفت آن مرد به آن حضرت بعد آن که بیان کردی ایمان و اسلام را و احسان را، خبر ده مرا از روزِ قیامت که کے قیامت قائم خواہد شد۔ قَالَ گفت آن حضرتؐ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ نیست آن کس که پرسیده شود او را از وقتِ قیامت دانا تر از کسی که پرسیده است۔ یعنی نیستم دانا تر از تو، یعنی من و تو ہر دو برابریم در دانستن آن بلکه بر سائل و مسئول ہمیں حال دارد که آن جز خدائے تعالیٰ کسے نه داند۔ و وے تعالیٰ ہیچ کس را از ملائکه و رسل بر آن اطلاع نه داده۔ گفت حضرت عمرؓ این سوالہا که کرد آن مرد جوابہا شنید از آن حضرت پس تر روان شد۔ پس درنگ کردم من زمانے دراز یعنی به پرسیدم از آنحضرتؐ که آن مرد که بود۔ پس گفت آن حضرتؐ مر عمر را آیا دریابی او را که آن که بود این مرد سوال کننده گفتم خدا و رسول خدا زیاده تر می داند۔ گفت آن حضرتؐ که سوال کننده جبرائیلؑ بود، آمد شما را در حالتے که تعلیم می کند شما را دین شما را فوائد احکام آن را آمده بود تا از من بپرسد فوائد و فرائض ایمان و اسلام را و من جواب دادم و شما آن را بدانید و بفہمید۔ در حدیث است که بدرستی که حضرت فاطمه رضی الله عنہا آمد پیش پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم و شکایت به آن سرورؐ از انچه محنت می یافت در بدن خود از رحی یعنی دست آس که بدست مبارک خود می گردانند آن را محنت می یافت۔ از آن خبر شنیده حضرت فاطمه رضی الله عنہا که آمده است به آن حضرت بنده۔ پس فاطمه رضی الله عنہا برائے طلب آن آمد و دنیا فت پیغمبر را صلی الله علیه وسلم پس این را حضرت عائشه رضؓ مذکور ساخت۔ پس چون آمد پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم خبر داد آن حضرت را بی بی عائشه رضی الله عنہا به آمدن حضرت فاطمہؓ۔ پس آمد پیغمبر خدا پیش فاطمه و دید که حضرت فاطمہؓ و علیؓ در بستر خود

دراز کشیده اند۔ خواستند که برخیزند پس فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم که بر جائے خود باشید۔ پس آمد آن حضرت و نشست درمیان حضرت فاطمہؓ و حضرت علیؓ۔ پس حضرت علیؓ می گوید که یافتم خنکی قدم مبارک حضرت را بر شکم خود۔ پس فرمود آنحضرتؐ که آیا شمارا خبر دہم بر چیزے که بہتر باشد شمارا از آنچه می خواستید از بندہ۔ وقتے که شما بخوابید پس تسبیح بگوئید یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ سی و سه بار۔ حمد بگوئید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی و سه بار۔ و تکبیر بگوئید یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ سی و چهار بار، وقتِ خواب خود و عقب ہر نماز یعنی این بہتر است شمارا از خادم۔ و جاے دیگر آمدہ که این عمل کفارت چندین ہزار گناہ است۔ صاحبہ مہربان مربیه فقرا سلامت تاریخ رفتن این فقیر بجانب سرہند بجہت کار خیر عاجزہ بیست و ہفتم ماہ حال قرار یافته و عزم بر آن مصمم است حق تعالیٰ بخیر و خوبی میسر آرد۔ و بموافق امور محمود گرداند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ در ہر جا که خواہد بود به دعاے ترقیات درجات و مزید حیات آن صاحبه دوران مشغول خواہد بود ان شاء اللہ تعالیٰ ہر چند دعاے این عاصی چه خواہد شد۔ امّا عاصیان نیز از رحمت او امیدوارند ع

که مستحق کرامت گناہگاران اند

اگر به تفصیل این کرامتہا و نوازشہاے الٰہی جل شانه که بزعم قاصر خود درخود می یابد ظاہر سازد۔ ظاہراً اگر کسے باور دارد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ درین چند روز بعضے از امور دینی ضروری نوشته بگرامی خدمت خواہد فرستاد ان شاء اللہ تعالیٰ ذات با برکات را دیر گاہ با کمال خیر و خوبی نگاہ دارد که شوق استماع کلماتِ طیبات که اہم مطالب و اعلیٰ مقاصد است و آن را ذخیرۂ آخرت

می سازند کہ مقصود از ایجادِ عالم ہمین ہست، و تحصیل علم معرفت و یقین ہست، نہ خوردن و نہ خوابیدن و بہ آرام و فراغت بودن ہست۔ این جا بے آرامی و محنت و عبادت مطلوب است، ہر کہ این جا بہ محنت و طاعت پرداخت راحتِ جاودانی یافت ہر کہ خود را بہ غفلت و فراغت انداخت بعذابِ گوناگون شتافت۔ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ ہمشیرہ بزرگ بی بی امۃ اللہ جیو کہ بجائے والدہ ہمہ اند و لبسیار صالحہ و اہل باطنہ اند و خدمت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب بسیار بجا آوردہ اند و ایشان را کمال راضی داشتہ اند و تربیتہا یافتہ۔ بالجملہ قبیلہ پرور اند، و عزیز الوجود۔ ہمشیرہ دیگر عائشہ بانو و عاقلہ بانو کہ بیشتر بملازمت علیہ رسیدہ اند بدیدن این فقیر چند روز ہست کہ از سرہند درین جا آمدہ اند ہر سہ سلام با نیاز تمام بہ آن صاحبہ مربیہ می رسانند و در بارۂ دعاے ترقیاتِ عمر و جاہ آن جناب می باشند۔ می خواستند کہ بزودی مراجعت بوطن نمایند فقیر التماس نمود نگاہ داشت۔ امید ہست کہ چند گاہ باشند محتمل کہ بہ رفاقتِ این فقیر مراجعت کنند یا قبل ازان دیگر از احوال کثیر الوبال خود چہ معروض دارد ؎

عمر گران مایہ درین صرف شد | تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

عمر بہ آخر رسیدہ و ہمہ لبطالت گردیدہ و پیام ہاے گور و قیامت از بیش دیدہ، نمی دانم کہ آخر چہ خواہد شد وَفَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ در حدیث است

که پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ ھُوْدَ. یعنی پیر ساخت مرا سورۂ ہود چه دران سوره به آن حضرت امر ہست فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ یعنی مستقیم باش چنانچه ترا امر کرده شده ہست. این فکر که از من حق استقامت بجا خواہد آمد یا نه، مرا پیر ساخت. او در کمال حزن و اندوه انداخت ہرگاه سید المرسلین چنین فرمایند بدیگران چه می رسد. مگر آن که او سبحانه' بمحض فضل خود برحمت بپوشد. چنانچه در حدیث ہست که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرموده اند که ہیچ کس بعمل خود در بہشت نه خواہد رفت. یعنی ہر که به بہشت خواہد رفت محض به فضل او خواہد رفت نه بعمل. حضرت عائشه رضی اللہ عنہا گفتند که شما ہم یا رسولؐ اللہ بعمل خود نه خواہید رفت. پس نہاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دستِ مبارک خود را برسر خود و فرمود نه من مگر آنچه بپوشد حق تعالےٰ مرا برحمتِ خویش. بالجمله حق بندگی که به آن مامور ہست بجا باید آورد و امید وار فضل و کرم او باید شد خوش گفت. قطعه

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس | صد قافله در کمین بیامرز مپرس
شرمنده شوم اگر بپرسی عملم | اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

زیاده چه اطاعت نماید وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب ۶.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. سلام و التحیه این احقر بریه بجناب علیه مقبول باد. بورود عنایت نامه گرامی مشرف و معزز گردید در ماده فقر بوجدان خود خود را از ہمه مخلوقات بدتر می داند و قبیح تر می شمارد این سخن نه از راه تکلف می گوید بلکه بیان نفس ہست ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ | فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا.

یعنی گذرانیدم من عمر خود را در لہو و لعب پس آہ و حسرت و اندوہ برین گناہان ہست عمر بہ آخر رسیدہ و پیامہائے گور و قیامت از پیش دو دیدہ نمی داند کہ فردا چہ خواہد شد۔ آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش۔ وائے اگر رحمت او دستگیری نہ کند و در راہ افگند ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ میروم و ہمرہان سوار انند

این ہمہ تا کے و عذاب گوناگوں در پے شب و روز در آتش این فکر سوز و باز نظر بر غفاری و ستاری وے تعالیٰ می دوزد۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ یعنی اے بارِ خدایا بخشش تو وسیع تر ہست از گناہانِ من و رحمت مرجو تر ہست از عمل من۔ در حدیث آمدہ ہست وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ یعنی سوگند بہ کسے کہ ذاتِ من در دستِ قدرتِ اوست اگر گناہ نہ کنید شما ہر آئینہ بَرَد یعنی معدوم سازد شما را و بیاورد یعنی پیدا کند قومی را کہ گناہ کنند پس طلب آمرزش کنند از حق جل و علیٰ پس بہ بخشد آن را ؎

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُھَا　　تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ

یعنی ظاہراً رحمتِ پروردگارِ من وقتے کہ قسمت بکند آن رحمت را بیاید و برسد موافق گناہ در قسمت۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ یعنی بگوائے محمدؐ آن کسانے کہ اسراف کردہ اند بر نفس خود و از حد تجاوز نمودہ اند در گناہان ناامید نہ شوند از رحمتِ خدا۔ بدرستی کہ اللہ تعالیٰ می بخشد ہمہ گناہان را

بدرستی کہ خدا ہست رحمت کنندہ وبخشندہ ازان ہست کہ این گناہگاران امید وار ظہور انوار واسرار پروردگار ہستند وراجی رحمتہائے بے شمار ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ دیگر آنکہ مکتوبے از مکاتیب شریف قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کہ بہ بعضے نساء مخلصات نوشتہ اند۔ می خواہد کہ نقل آن را عنقریب بخدمت شریف بفرستند بعد ازان ترجمہ احادیث سید المرسلین عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ بطریق رسالہ نوشتہ ارسال نماید اگر حکم شود اول لفظ حدیث عربی نقل کند بعد ازان ترجمہ آن بنویسد واگر بفرمائید در آخر آن ترجمہ احادیث املا نمودہ مرسل سازد ہرچہ اشارہ رود مَعَ ذٰلِكَ در بعضے نیاز نامہا کہ بخدمت شریف می نویسد مشتمل ترجمہ بعضے آیاتِ قرآنی واحادیث نبوی خواہد ساخت انشاء اللہ تعالیٰ۔ دیگر آنچہ بنام فرزندی امۃ الکریم جزوی وظیفہ مقرر فرمودہ اند اللہ تعالیٰ قبول فرماید۔ ومراتب دنیا وآخرت بیفزاید، بالفعل اگر ششماہہ پیش کشتی برسد بعد ازان دوماہہ می رسیدہ باشد تا بر بعضے ضروریات مشارٌ الیہا خرچ می شدہ باشد از کرم وتلطف بعید نیست۔ نظر بہ کرم ومہربانی آن صاحبۂ قدردان نمودہ گستاخی نمودہ می نماید وازان درکمال حیا می باشد خصوصًا این تکلف کہ گویا دافع بر نفس خود ہست۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ بدرستی کہ نفس امارہ ہر آئینہ امر کنندہ ہست بہ بدی۔ ہر چند آنچہ از سعی برائے دیگران ہست امید ثواب جنان ہست۔ اما توصلۂ نساء ذوی الحاجات نیک ہست ودرین فکر واندیشہ دربند وازان صاحبۂ قدردان آنہا ہمیشہ آرزومند ع

خاص کند بندۂ مصلحت عام را

168

در حدیث است کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر چند چیز قسم یاد کردہ اند یکے آن کہ کم نہ شود مالِ او از صدقہ و خیرات مَعَ ذٰلِکَ ثوابِ آخرت جدا است بیانِ دراز نمود عفو فرمایند ۔ ع سایہ ات کم مباد از سرِ ما ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

مکتوب ۷ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ بعرضِ علیہ می رساند ۔ مدتیست کہ خبر عتبہ سنیہ ندارد حق تعالٰے با کمال خیر و خوبی ذاتِ با برکات را بر سرِ این خیر خواہان سلامت دارد ۔ صاحبہ مہربان سلام این فقیر عزم مصمم داشت کہ درین ماہِ رجب روانہ حضرت سرہند شود و بزیارت اقطاب عالم مشرف گردد لیکن بجہت بعض عوارض موانع این معنٰی در توقف افتاد و ارادہ سفر بعد برسات قرار یافت ع ۔

تا در میان خواستہ کردگار چیست

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ یعنی شناختم پروردگارِ خود بہ فسخِ عزیمتہا ۔ در جمیع احوال توکل بہ او سبحانہ باید نمود و تفویض امور بہ او تعالٰے باید فرمود وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ ہر چند بہ فضل الٰہی جل شانہ درین جا نیز غرق لجہ بحار فیوض و برکات و انوار و اسرارِ بے قیاس این بزرگواران است و از سر تا قدم مملو احسانہا است اگر ہزاران جان در شکر این احسان فدا نماید ہیچ نہ کردہ باشد خوش گفت ؎

از پئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

ازان اسرار چہ وا نماید و پردہ از روے شان چہ سان کشاید کہ ذوقی است نہ بیان مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ۔ ہیہات چہ بیہودہ این گفتار کہ نہ لائق این اسرار گنا ہگار است

واز کردار خود بغایت شرم سار ع

زمن ابلیس را صد بار عار ست

اما خدائے ما وہاب و غفار ست اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ یعنی اے بار خدایا بخشش تو فراخ است از گناہان من و رحمت تو مرجو ست تر دمن از عمل من - در کتب احادیث آمده کہ پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شخصے آمد و از کثرت گناہان خود شکایت نمود او را بخواندن این دعاے صدر را امر فرمودند دے یک بار خواند فرمودند باز بخوان باز خواند فرمودند برخیز پس بتحقیق بخشید خدائے تعالیٰ ترا - آرے ظہور صفات غفاری و وہابی را وجود گناہگاران در کار ست کہ تعطیل در اسماء و صفات واجبی محال ست - رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ - صاحبہ مہربان قدردان سلامت چون قبلہ گاہی ہمشیرہ کلان چند گاه توقف این دور از کار درین دیار شناختہ اند - ہر چند بہ امراض گوناگون مبتلا اند و از جدائی این فقیر در جفا اند اما بجہت بعضے ضروریات بشری و عوائق عیال مندی لاچار عزم وطن تا ہفد ہم ماه حالی قرار فرموده اند و ہمشیره دیگر نیز معیت ایشان نموده اند لہذا از ان صاحبہ مہربان رخصت می خواہند و فاتحہ سلامتی ذات بابرکات ایشان می خواہند ع

سایہ ات گم مباد از سر ما

چون ایشان بسیار ضعیف اند طاقت سواری بہل ندارند محتاج بہ نیمہ پالکی و چند کہار اند - پری روز بنابر استدعاے ہمشیره کلان بجہت مشغولی و توجہ سلوک این احقر بہ ایشان مشغولی متوجہ نشست عجب قبول خاص ایشان را دران بارگاه عظمت

دکبریا یافت واز جملہ لسنائے واصلات شناخت۔ خاطر حزین این مسکین ازین رہ گذر جمع گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذَالِکَ وَجَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ آرے چرا چنین نہ باشد کہ مقبول اولیاء اللہ اند۔ مقبولِ ایشان مقبول خدا است جل وعلا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ذَالِکَ مردودِ ایشان مردود خدا است اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذَالِکَ وہمشیرہ دیگر نیز ازمدت باعث توجہ اند۔ با ایشان قرار این معنیٰ دادہ تا چہ ظہور نماید ثمرۂ شجرۂ سیادت وعرفان میر محمد نعمان کہ از اجلہ خلفائے قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی جدِّ بزرگوار این دور از کار بودند در مکاشفہ با ایشان نمودہ اند کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر اند وبحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ می فرمایند کہ بفرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول شیخ احمد است مقبولِ من ومقبولِ خدا است وہر کہ مردود شیخ احمد است مردودِ من ومردُود خدا است جل وعلا۔ چونکہ حضرت ابوبکر این پیام سرور بمن رسانیدند من خوش حال شدم کہ من مقبولِ ایشانم پس مقبولِ پیغمبر ومقبول خدا ایم یا ازآن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بہ حضرت ابوبکر صدیق فرمودہ اند کہ بہ فرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول تست مقبولِ شیخ احمد است ومقبولِ من ومقبولِ خدا است وہر کہ مردودِ تست مردود شیخ احمد است و مردودِ من ومردُودِ خدا است۔ واز کتب احادیث نیز ہمین ثمرات محبت اولیاء اللہ ظاہر وباہر است۔ اللہ تعالیٰ ما وشمارا درمحبت ایشان دارا د وبران بمیراناد ودر زمرۂ ایشان بروز قیامت محشور گرداناد۔ ابیات چند حسب حال این اکابر در کاغذ جدا نوشتہ بمطالعہ شریف در آرند ختم کلام بکلام سید الانام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نماید۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمودہ ہر کہ این استغفار در روز بخواند ودران روز بمیرد بہ بہشت رود۔ ہر کہ در شب بخواند دران شب بمیرد در بہشت رود۔

مکتوب ۸ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ بہ ورود عنایت نامہ سامی آن فاطمہ زمانی سَلَّمَہَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ معزز ومکرم گردید مبلغ دوصد روپیہ بہ اخوی شیخ محمد اشرف دسرد یا دزنانہ عروسی کہ بعاجزہ عم شریف خواجہ محمد یحییٰ از روے فضل وکرم مرحمت شدہ بود رسید بمشار الیہما رسانیدہ شد ۔ فاتحہ سلامتی ذات بابرکات خواندن اللہ تعالےٰ قبول نماید و مراتب دنیا وآخرت بیفزاید وسبب نجاتِ آخرت گرداند سہ

شُکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار — کہ اگر خار واگر گل ہمہ پروردۂ تست

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ یعنی دنیا زراعت گاہِ آخرت ہست ہر کہ این جا کاشت نیکی را جزاے نیکی ہست وآن رضاے خدا ودخولِ جنان ہست وبدی را پاداش بدی است وآن غضب وعذاب خدا وعذاب نار ہست اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ ۔ بعضے آیاتِ قرآنی وبعضے احادیثِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ در باب فضیلت انفاق دادن مال در راہ خداے تعالےٰ وکراہتِ امساک آمدہ ہست ایراد می نماید ۔ فرمود حق تعالےٰ در کلام مجید لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ ہرگز نیابید نیکوئی بدانچہ می طلبید از خیر تا آن کہ نفقہ کنید وصدقہ دہید از آنچہ دوست می دارید از مال کہ بر فقرا تصدّق نمائید یا جائے کہ بدان معاونت در ماندہ کنید یا بدن کہ قوت آن را بطاعت مبذول سازید یا دل کہ آن را وقفِ محبتِ الٰہی گردانید یا جان کہ اورا در رضاے حق در بازید بعد از نزول این آیت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بجناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت یا رسول اللہ نیکوترین اموال ومحبوب ترین آن نزدیک من برجا ہست ہرجا

حکم خدا کند آن را صرف کن۔ و آن باغے بود در غایت مرغوبی و نہایت تازگی کہ آنحضرت گاہ گاہ بدان در آمدے و از آب و میوہ آن تناول فرمودے۔ پس در جواب ابوطلحہ گفت بَخٍ بَخٍ! یعنی خوش خوش اے ابوطلحہ انفاق آن مالے ہست باسود بسیار۔ پس فرمود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن باغ را درمیان اقربائے او قسمت فرمود۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَّعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ۔ یعنی فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر آئینہ اگر باشد مرا مثل کوہ احد طلا ہر آئینہ خوش می دارد مرا کہ نگذرد بر من سہ شب وحال آن کہ نزد من از وے چیزے باقی باشد۔ یعنی دوست دارم من کہ آن را کم از سہ شبانروز بدہم و خیرات نمایم و تا سہ روز ہم چیزے از و نگاہ نہ دارم۔ مگر چیزے کہ آن را نگاہ دارم برائے ادائے قرض کہ بر من باشد۔ و نیز فرمود صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔ یعنی سخی نزدیک ہست بہ خدا و نزدیک ہست بہ مردم و نزدیک ہست بہ جنت و دور ہست از دوزخ۔ و بخیل دور ہست از خدا و دور ہست از مردم و دور ہست از جنت و نزدیک ہست بہ دوزخ۔ ہر آئینہ جاہل سخی محبوب تر ہست نزد خدا از عابد بخیل۔ و ابوذر غفاری کہ صحابی بود می گوید۔ برسیدم من پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حال آن کہ آن حضرت نشستہ بودند در سایۂ کعبہ پس وقتے کہ دید مرا فرمود کہ آن ہا خسران اند۔ یعنی زیان زدگان سوگند ہست بہ پروردگار کعبہ۔ پس گفتم فدا باد پدر و مادر من ترا یا رسول اللہ کیستند آن جماعہ کہ خسر انند فرمود آنہا آن کسانند کہ مال بسیار دارند مگر آن کہ

بدہند صاحب مال آن را از پیشِ خود و از پس خود و از جانب راست خود و از جانب چپ خود و کم اند این قسم مردم و نیز فرموده پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ صدقہ فرو نشاند غضبِ رب را۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بخشیده شد زنِ بدکاره کہ گذشت او بہ سگے بود بر سرِ چاہے و از تشنگی می بر آورد زبانِ خود را نزدیک بود کہ تشنگی او را بکشد و زنِ بدکاره موزهٔ خود را گرفت و بست او را بہ سر پوش خود پس کشید آن را برائے او آب و خورانید او را پس بخشیده شد آن زن بہ این عمل۔ اصحابؓ گفتند یا رسولؐ اللہ بدرستی کہ ما را در رعایتِ حالِ بہائم و چارپایہ ہم اجر و ثواب ہست۔ فرمود در رعایت ہر جگر تری یعنی زنده اجر و ثواب ہست انتہیٰ۔ پس ہرگاه رعایت سگے این اجر عظیم داشتہ باشد پس رعایتِ حالِ مسلمانے خصوصاً صالحے چہ درجات یابد ؎

آسمان نسبت بعرش آمد فرود ۔۔۔ ورنہ بس عالی ہست پیش خاک تود

ہیہات این عاصی ہیچ عمل نہ دارد کہ آن را وسیلہ نجاتِ آخرت سازد۔ مگر او سبحانہٗ از فضلِ خود و کرمِ خود دستگیری فرماید و بندهٔ شرمندهٔ خود را بنوازد و محرمِ بارگاهِ قدسِ خود سازد وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من ۔۔۔ پیاده می روم و ہمرہان سوار انند

بہر حال بہ جمیع احوال در طلب و حصولِ رضا و قربِ او بے قرار خواہد بود و می باید کہ آسوده نہ شود۔ کہ بحرِ رحمت بجوش آید و طالبِ صادق را برباید۔ اگر این دولت ازین جہان نبرد بہ چہ حال خواہد مُرد۔ چہ روے در آن حضرتؐ خواہد نمود۔ بہ کدام عذر زبان خواہد کشود۔ بہ روے سیاه و حالِ خراب۔ خداوندا ازین خرابی دُور دار قطعہ

یا رب بر ہانیم ز حرمان چہ شود ۔۔۔ راہے دہیم بکوے عرفان چہ شود

بس گبر کہ از کرم مسلمان کردی　　　یک گبر دیگر کنی مسلمان چہ شود

ہر کہ را این دولت دادہ اند گنجے در سینۂ او نہادہ اند۔ اگر درے از طلب ہم برے کشادند نیز بشارتہا دادند۔ ولے اگر نہ آن باشد نہ این، پس عذاب جحیم ؎

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم　　　وانکس کہ نیافت در دنا یافت بس ست

بس گفتم خود زیرکاں را این بس ست　　　بانگ دو کردم اگر در دہ کس ست

وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ۔

مکتوب ۹۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر یہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال این دعا گوے از فضل الٰہی جل شانہٗ از جمیع وجوہ مستوجب ہزاران شکر و سپاس مولی حقیقی ست عز اسمہٗ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا۔ یعنی اگر شمردہ شود نعمتہاے خدا را نتوانید شمار آن نمود۔ واے ہزار ولے کہ ازان طرف این ہمہ احسان و انعام و ازین جانب اعراض در اعراض اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ یعنی بدرستی کہ آدمی بسیار ستم کنندہ ست بر خود بہ گناہان خود و کفران نعمت کنندہ۔ ہیہات وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ۔ یعنی ظلم نہ کرد حق تعالے بر بندگان خود ولیکن ہستند آنہا کہ ظلم می کنند۔ در عین غفلت و طول امل۔ یکایک اجل می رسد و تنبہ می کند اما دران وقت چہ سود کہ ابواب توبہ داخل مسدود گشت ؎

تو بہار نفس پس بہ در بستہ رسید　　　بے خرد دیر رسیدی در منزل بستند

لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ یعنی بہ تحقیق بودی در غفلت ازین پس بر داشتیم ما از تو پردۂ غفلت ترا پس نظر تو امروز یعنی بعد

موت تیز ہست۔ خوش حال جماعہ کہ درین دار فنا فکر بقا کردند دولت ابدی و سعادت سرمدی بردند سہ

درپئے این عیش و عشرت ساختن   صد ہزاران جان ببایدباختن

صاحبۂ زمان و مہربان سلامت۔ چہ عرض نماید کہ فرزندی ابو الاعلیٰ کہ از خورد سالی یاز آثارِ

الٰہی و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم شامل حال وے بودہ ہست و حضرت

قطب الاقطابی قبلہ گاہی قدس سرہٗ نیز در حق وے این قسم بشارت از خوردی فرمودہ

اند اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہ آثارِ آن بروجہ کمال ظہور یافت بعدے کہ چندسال چنان مغلوب

الحال بود با ہیچ کس سخن نمی گفت۔ چہ قدر ممنون اشفاق و مرہونِ الطاف آن صاحبۂ

دَوران چہ یک پری دست رحمان بے شمار ہست چہ جائے کہ بلکہ شارحانِ حدیث گفتہ

اند کہ ظاہر آن ہست کہ با ہر کہ سر پری دست رحمان باشد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ فقیر وقت سحر این دعا را در حق آن صاحبۂ

مہربان مسألت می نماید و نجات بے حساب در حق ایشان می خواہد و امید وار ہست

کہ او سبحانہٗ بفضلِ خود قبول فرماید۔ این فقیر در سفر حرمین در نماز مغرب بود تابعد فراغ

آن ملہم گردید کہ چندین ہزار کس، و تعین آن نیز دران وقت ملہم گشت کہ درین رقیمہ نمی تواند

نوشت، بہ طفیلِ تو بہ بہشت خواہند رفت و علامت آن این ہست کہ فردا فلان امر بظہور

خواہد پیوست۔ اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ این عاصی با این ہمہ معاصی نجات

خود را بسیار مشکل می داند مگر فضلِ او تعالیٰ دستگیری فرماید آرے ع

شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدا را

و نیز در حدیث آمدہ کہ پرسیدہ شد از رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے را کہ مقدار آن

پنجاہ ہزار سال ہست کہ چہ درازی دارد این روز۔ فرمود قسم بکسی کہ ذاتِ من بدستِ قدرتِ

وے است بدرستی سبک کردہ می شود این روز بر مومن تا آن کہ آسان تر می شود بر او نماز فرض کہ می گذارد در دنیا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ۱۰۔ بحقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ حقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ و جمیع برادران طریق از این فقیر سلام عافیت انجام خوانند و اوقات خود ہا بیادِ خدا جلّ وعلا معمور دارند مدتے است کہ از ان حقائق آگاہ خبرے ندارد برخلاف گذشتہ از احوال خود مع جمیع دوستان می نوشتہ باشند و این جانب را در دعوات ترقیات صوری و معنوی دانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند اشتیاق ملاقات یاران و دوستان آنجا زیادہ از حد است خداے تعالیٰ بخوبی میسر آرد۔ از این فقیر زادہا ہر یک خواجہ ابو الاعلیٰ و خواجہ محمد عمر و خواجہ محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ دنیاز کہ مصحوب یار محمد فرستادہ بودند رسید بموجب تفصیل دادہ شد۔ فاتحہ خیر خوانند حق تعالےٰ قبول فرماید۔ و در اجر بیفزاید۔

مکتوب ۱۱۔ بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَ مُسَلِّمًا۔ از این فقیر مشتاق سلام سلامت انجام بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ و بہ جمیع یاران و دوستان جُدا جُدا قبول و موصول باد۔ باید کہ عمرِ گرامی را در یاد مولاے حقیقی جلّ شانہٗ صرف نمایند۔ ہموارہ سربلند و معزز باشند ع

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

دیگر از مہربانیہاے بادشاہ دین پناہ چہ نوشتہ آید۔ اصلاً فقیر را رخصت نمی فرمودند بالضرورت رخصت شدہ بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک بخیر و خوبی در دار الخلافت

شاہ جہان آباد رسید۔ بدعاے دوستان متوجہ گردید۔ چون درین ولا فرزند ارجمند کمالات و عرفان پناہ شیخ ابوالاعلیٰ بہ آن حدود عبور نمود لہذا بہ این چند کلمہ متصدع گشت چنانچہ مہربانی و حسن اخلاص بہ این فقیر دارند۔ زیادہ ازان در حق فرزند مذکور از جملہ یاران و دوستان مامول ہست و ہمدرین باب تمام ممنونی و خوش وقتی این جانب ہست زیادہ چہ مبالغہ نماید ۔ وَالسَّلام۔

مکتوب ۱۲ ۔ بہ حقایق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ سلمہ اللہ ازین فقیر درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند و مجاری احوال مشکور ہست اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ صِحَّتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ ظَاھِرًا وَّبَاطِنًا۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالےٰ خبر دادہ ہست ہمگی لغو و لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اموال و اولاد ہست و آنچہ موعودِ خدا است مر متقیان را بہتر ہست ازین و آن رضاے و بقاے اوست جنّاتِ النعیم بالجملہ وَلٰکِنْ کَرُمَ اللّٰہُ عَلٰی دَارِ الْاٰخِرَۃِ اَوْلٰی۔ حقایق آگاہا والدۂ فرزندی محمد پارسا از جدائی عاجزہ خود کہ منسوب بہ پسر فضائل و کمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ محمد فضل اللہ بود ند بسیار حیران و مضطرب اند ۔ و ہم چنین دے نیز از جدائی والدہ ماجدہ خود در اضطراب ہست۔ چون فی مابین بُعد المشرقین ہست بنا بران جانبین طپان و پریشان اند۔ علی الخصوص درین ایام کہ عاجزہ مذکورہ بیوہ گردید۔ نائرۂ اشتیاق والدہ اش سر باوج کشیدہ چون این فقیر مشارٌ الیہ را بجاے فرزند خود می داند۔ بنابران این فقیر را نیز از جدائی آن فرزند مضطرب و خواہان وصالِ اوست۔ باید کہ آن حقایق آگاہ باچند از یاران خود بنزد حاجی جیو رفتہ ازین جا نب

صد تاکید اظہار نمودہ آن فرزند را رخصت بدہانند وکرایہ نمودہ روانۂ این حدود سازند بلکہ تا آب اٹک خود با یک دو یا سہ از یاران خود ہمراہ بدہند۔ لہٰذا دایۂ او را کہ محرم است برای آوردنش در آن حدود بنزد حاجی فرستادہ باید کہ آن حقائق آگاہ مبلغی کہ مکفی کرایہ وخرچ راہ آن فرزند تواند شد و آن زیادہ از چہل وپنجاہ روپیہ نخواہد بود، از یاران طریق بہم رسانیدہ تحوالۂ اہل خانہ محمد فضل اللہ یاران دیگر از متعلقان خود کہ بدست آن فرزند رسانیدہ نمایند۔ تا فرزند مذکورہ بخاطر جمع درین جا برسد کہ حصولِ این معنیٰ باعث کمال ممنونی فقر است بہ جمیع یارانِ طریق نام بنام سلام خواہند رسانید۔ از فقیرزادہا ابوالاعلیٰ ومحمد عمر سلام خوانند ومشتاق دانند والسلام۔

مکتوب ۱۳۱۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ حقائق آگاہ فضیلت وکمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ در رخصت ما یان باقی بیگ وبہرام بیگ وپر نظر بیگ وصوفی سعید وملا اسکندر وقرہ بیگ وامین بیگ وبقا بیگ وحاجی صلابیگ ولعل بیگ وملا عاشور وجمیع یاران خوش باشی از این فقیر سلام خوانند وبیادِ خدا جل وعلیٰ باشند چون حقائق آگاہ شیخ ابوالقاسم را برای ارشاد مردم کابل بجای خود فرستادہ شد آن قدر خرچ دادہ شد کہ بفراغ خاطر خود را تا کابل برساند۔ لہٰذا نوشتہ می شود کہ جمیع یاران آن قدر امداد خرچ مشارٌ الیہ نمایند کہ خواہند نمود کہ بخاطر جمع تا بہ وطن برسد۔ حقائق آگاہا از واقعہ فرزند دلبند شما خاطر بسیار متألم گردید اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ حق تعالیٰ نعم البدل کرامت فرماید مبلغ ہفتاد وسہ روپیہ کہ بدست صوفی عبد اللہ خان فرستادہ بودند رسید۔

مکتوب ۱۴۱۔ بجامع علوم عقلیہ ونقلیہ مخدوم زادہ خواجہ عبدالاحد صدور یافت۔

بِلّٰہِ الْحَمْدُ اَبَدًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَرْمَدًا۔ مخلص تمام عقیدت معروض قبلہ گاہ وحدت وکعبہ گاہِ کثرت میدارد کہ خلعتِ ارشاد کہ نسبت قیومیت عبارت ازان است چنانچہ بہ طریقِ قطع از حضرت مجدد الف ثانی بہ حضرت عروۃ الوثقیٰ قدست نفسہما رسیدہ ہمچنین بالیقین بہ جنابِ عالی وصول یافتہ واین معنیٰ سینہ صافان را داخل بدیہیات گشتہ۔ اکنون مرادمرید آن است کہ یکے بہ کشف کشاف حل این دقیقہ فرمایند کہ این نسبت را انتقال واقع شد واین خلعت خلع خواہد گردید. چنانچہ از حضرت مجدد قدس سرہٗ گشتہ بود یانہ۔ اگر خلع خواہد شد باحدے عطا خواہد شد یانہ۔ از راہ ذرہ نوازی توجہ تام درین باب فرمودہ اعلام فرمایند۔ حضرت سلامت حسب الارشاد کلمات مبشرہ کہ از لسانِ حق ترجمان دربارۂ این آوارہ شرف ظہور نمودہ بعرض می رساند۔ امید وارم کہ کلمہ بلکہ حرفے خلاف واقع معروض نہ خواہد شد۔ اما تقدیم وتاخیر تاریخ را رجائے عفو است۔ روزے فرمودند کہ درحق تو چنان ملہم شدم کہ تو و اُو باہم توامانید۔ بعد ازان متوجہ این حال شدم. ہمچنان منکشف گردید وبہ بشارت محبوبیت وسابقیت وراسخیت ووصول بہ ذات محبت وشرکت درجمیع مقاماتِ خود عروجاً ونزولاً ممتاز فرمودند وبہ اسرارِ مقطعات وتحقق بہ متشابہات و آنکہ دنیائے ترا حکم آخرت دادند وآنکہ مقبول او مقبول حضرت صمدیت است ومردود اُو مردود حضرت صمدیت سرفراز ساختند۔ وبصعود صفہ مقدسہ وتمکن دران مکان رفیع الشان وعطائے کرسی دریوم حشر ونصیبے از مقام اصالت وبہرہ از طینت مقدسہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سربلند نمودند۔ روزے چنان فرمودند کہ دربارۂ تو باین کلمہ ملہم شدم کہ چنانچہ عم این را بطینت اصالۃ محمدیہ مشرف ساختہ بودیم این را نیز دیدیم کہ موضع جبینِ ترا کہ

معدنِ طینتِ مبارک بہت مشمول عنایتِ خاص کہ از جملہ متشابہات است تقبیل فرمودند۔
بعد ازان بہ جمیع انبیاے کرام و ملائکہ عظام امر رسید کہ این موضع را تقبیل نمایند چنانچہ ہمہ
آن بزرگواران عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تقبیل نمودند در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرور
موجودات ظاہر شدند۔ و حضرت مجدّد الف ثانی و حضرتین ہمراہ معلوم می شدند آن حضرت
علیہ السلام بہ جانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہِ اکرام
پیشانیِ ایشان بوسیدند۔ بعد ازان بحضرتین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ
دادند و بر جبینِ من نیز از راہِ عنایت بوسہ دادند بعد ازان بر جبین تو تقبیل فرمودند کہ در
روضۂ منورہ ترا بہ خلعتِ سبز تا بالاے بلند مثل سرو متمثل یافتم گفتم اَیْنَ هٰذَا هُنَّ اَ
اَشَدُّ مَدَّ اَشجر المحمدی نیز روزے فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد
و دیگر خلعت در برِ من بسیار عالی پوشانیدند۔ و آن خلعتِ ثالث برائے تو عنایت
کردند و نداء در دادند کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ المراد بہ نِسْبَۃُ النقیومیۃ
ہم روزے فرمودند ملہم شدم دربارۂ عبد الاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق است و بشارات
عشرہ کہ از درگاہِ ما می خواہد بگو کہ دادیم۔ و ہم روزے فرمودند کہ فیض از جناب اولاً بمن
نازل می شود بعد ازان بر تو می رسد بعد ازان بر سائر افرادِ کائنات مفاض می گردد۔ مثل این
بشارت کہ از حضرت عروۃ الوثقی کہ دربارۂ خود سابقًا یافتہ بود بعرض رسانید خوش شدند۔ و
فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من و تو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو مستور و مناسب
آن مقام لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام
ظاہر نمودند۔ اجمالِ واقعہ آنکہ در قربِ سلطان سمانی شان در دست قلمدان گرفتہ استادہ ام
درین ولا سلطان قلمدان طلب داشتہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر

هم در دست قلمدان دارد ادبر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ منتظر باش۔ حضرت من ازین قسم مبشرات کہ ازان نائب رسول برحق دربارۂ آوارہ تفرقہ ظہور فرمودہ بسیار است۔ اگر آنہارا مرقوم سازد چندین دفتر پُر گردد۔ ولیکن اکتفا برہمین افتاد سہ

شکر فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار   کہ اگر خار داگر گل ہمہ پروردۂ تست

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکِرَامِ وَاٰلِہٖ الْعِظَامِ۔

مکتوب ۱۵۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبد اللہ صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام سلامت انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ بہ نیت طواف غیر مطاف با جمیع فرزندان و توابعان از سرہند بر آمدہ داخل شاہ جہان آباد گردید چون در راہہا توقفہا خواہد شد بنا بران صلاح آثار صوفی عبد الرحمن را بوعدہ چند ماہ ازین جا رخصت نمودہ درمیان راہ در خورد ہر کس کہ استعداد داشتہ باشد درین سفر فرخندہ اثر رفیقِ فقیر شود واز میان ابوالاعلیٰ و محمد عمر و فرزندی محمد تقی سلام خوانند مبلغ ہفتاد روپیہ بابت نیاز کہ فرستادہ بودہ اند رسید فاتحہ ترقی یاران خوانند حق تعالیٰ قبول نمایند بیفزاید۔

مکتوب ۱۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ۔ رواہ الترمذی۔ ازین بندۂ شرمندہ

از کار مولاے بخشندہ بہ آن مقبول ولاحق ببیندہ سلام وتحیۃ تمام برسد بکرم اللہ تعالےٰ
بعد از سعی بسیار در ہمین سال بہ آن اماکن ومشاعر ینابیع فیض ونور ومعادن اسرار بارکہٖ
از موئے مشرف ومستعد گردید وبہ محض فضل وکرم اُو سبحانہٗ از امور مسطور دید آنچہ دید۔
اِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ اما با این ہمہ ذرّہ پروری از کمال بے توفیقی وشرمندگی
خود چہ گوید وچہ نویسد ؎

فَنِی الْعُمُرُ فِی غَایَةِ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوْبِ ۔۔۔ وَقَرُبَ الْاَجَلُ فِیْ هٰذِهِ التَّقْصِیْرَاتِ وَالْعُیُوْبِ

هیهات هیهات جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ وَمَا عِمَلْتُ قَطُّ اِلٰی اٰخِرِهٖ
ثُمَّ لَاعَوْدَ اِلَی الدُّنْیَا لِیَعْمَلَ صَالِحًا لِلسَّاعَةِ الزَّاجِرَةِ فَکَیْفَ الْفَلَاحُ وَ اَیْنَ
النَّجَاةُ الَّتِیْ آمِنَةٌ لَاعَیْشَ اِلَّا عَیْشَ الْاٰخِرَةِ وَعُقُوْبَتُهَا تَشْتَدُّ دَائِمَةً
بَاقِیَةٌ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا قَلِیْلَةٌ فَانِیَةٌ فَتَنَبَّهْ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْغَافِلَةُ
دَائِمَةٌ وَاَقْبِلْ اِلَی اللّٰهِ بِالْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ لِتَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا وَتَکُوْنَ عِنْدَ
رَبِّكَ مَرْضِیًّا جَمِیْلًا۔ هَیْهَاتَ اَنّٰی لَهَا الذِّکْرٰی وَقَدْ جَاءَتْ مِیْقَاتُ الرُّجْعٰی
دَاوَیْلَا۔ این غم را پایان نیست واین درد را درمان نہ ؎

عمر بگذشت حدیث غم ما آخر نشد ۔۔۔ شب بآخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

باوجود این عقوبات شدید راحت چون بود۔ اشتغال بغیر دے کے سزد۔ درین درد وغم
باید مُرد وبہ این الم جان باید سپرد۔ خوش گفت ؎

متاعے کزین رہ گذر می برند ۔۔۔ لب خشک مژگان تر می برند

راحت وقتے شود کہ از نار جہنم بصراط بگذرد وبجنت دار الخلد داخل گردد وقبل آن
بلا در بلا وجفا در جفا۔ کریمہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. بدان گواہ ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

خداوندا عمر در جدائی رفت وکار بحساب عذاب نزدیک پیوست تو کریمی ورحیمی عفو فرما وتجاوز نما

اِلٰھِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ

فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ لِذَاکَ اَھْلٌ وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَّرْحَمْ سِوَاکَ

اے نفس گناہگار، پروردگار تست غفار۔ مشو نا امید از رحمت بے شمار۔ لہذا با این

ہمہ خسرانی وکثرت معاصی چندان مورد عنایات الٰہی جل شانہ، ونوازش رسالت پناہی

کہ ازان شمہ رمز و بیان را نشاید۔ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ ؎

درپئے این عیش وعشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ہموارہ بدرگاہ

وَھَّابْ جل شانہ، کمال ملتجی ومتضرع بودند وراہ وصول بہ او اقصیٰ مراتب دولت و

سعادت ہست۔ چون شود کہ علی الاطلاق بحر بخشش بجوش آید وبندہ درماندہ خود را درمان

دہد۔ در حریم قدس خویش بگنجاند وبخود بخواند واز غیر برہاند ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

شب وروز درہمین فکر وخلق وزاری باید بود۔ بارے اگر یافت او نیا شد درد غم او باشد

آن کس بیافت دولتے یافت عظیم وانکس کہ نیافت درد نایافت بس ست

والا ازین جہان چہ خواہد برد وبچہ رو جان بہ جانان خواہد سپرد۔ ہیہات این طلب ہم

او دہد۔ وہرچہ خواہد او کند۔ اِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَ

مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؎

پس کنم خود زیرکان را این بس است　　　بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ـ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ـ

مکتوب ۱۷۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ بہ فرزندی اعزی زید توفیقہٗ وقدرہٗ می رساند از پریشانی حال وتشتت بال کہ سبب ارتکاب سوء ہست اعمال وانہماک در لذات وشہوات نقد وقت دارد چہ گلہ نماید اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ؎

آتش بدو دستِ خویش در خرمنِ خویش　　　من خود زدہ ام چہ نالم از دشمنِ خویش

از شامت این نفس عدو چندان زیر بار غم آمدہ واز غایت وحشت ودہشت چنان زندگانی ومعیشت دنیا تنگ وتیرہ گشتہ وحلاوت دنیا چندان تلخ وزہر آب گردیدہ کہ نزدیک است کہ سینہ بکفد دیوانہ وار بہ کوہ وصحرا رود امّا چہ کند سخت پلے بند گشتہ در نامِ اختیار رجعت کرہ حقوق از دست رفتہ ہیہات فردا ازین بیش نہ خواہد رفت نمی دانم بہ کدام عذاب مبتلا خواہد شد ـ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَعِنِّيْ اَعِنِّيْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّيْ اَنْتَ الرَّحِيْمُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ـ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَارْزُقْنِي التَّوْفِيْقَ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَبَاعِدْنِيْ عَنْ سُوْءِ الْاِخْتِلَافِ رَبِّ قَدْ طَالَ الشَّوْقُ اِلَيْكَ وَلَسْتُ لِاَهْلٍ بِمَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ النَّعْمَاءُ وَاِلَيْكَ الرَّغْبَاءُ يَا اَنِيْسَ الْمُتَوَحِّشِيْنَ

دِيَارِ فِيْقِ الْغُرَبَاءِ وَالْمُسَافِرِيْنَ ۔ اَوْحَشْنِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ وَالنِّسْيِئُ بُلْوَاكَ وَكَذَالِكَ رَاحَةُ الْقُلُوْبِ وَمُحَبَّتُكَ مُحَاءٌ لِلذُّنُوْبِ ذِكْرُكَ يُوْرِثُ الْاَنْوَارَ وَتُلْقِى الْاَسْرَارَ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَبِهٖ تَبْكِى الْعُيُوْنُ ۔ دیگر از کثرتِ اشتیاق بذکرِ احوال و اطوارِ آن فرزندان اعزّہ چہ نگارد ہمان مصراع مصداقِ حال است ع

فراموشم نہ ہرگز از دلِ ماست

دیگر بار بہ ادائے شب و روز آرزوے لقاست در دعاے خیر آن فرزندان با کرم و حیاست وَهُوَ السَّمِيْعُ الدُّعَاءَ ۔

مکتوب ۱۸ ۔

بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ وَبِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ ۔ بہ دُرُود شفقت نامہ سامی آن مشفق مہربان مکرّم قدر دان سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَنَّانُ کہ مشتمل بر تفقدات احوال و محتوی بر اظہار اشتیاق ملاقات این احقر النّاس بود مشرف و مسرور گردید سلامت باشید کہ محبان دُور افتادہ را یاد می فرمودہ آنچہ از راہ ملال خاطر شریف از استماع قصہ قطاع الطریق از روے مہربانی ارقام فرمودہ بودند لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بخیر گذشت دبر جماعہ فقراء ہیچ مکروہے از کفرہ و فجرہ عائد نہ گشت ۔ وہر کہ از رفقاے آفاقی از رفاقت تخلف نمود بہ انواع مصائب مبتلا گردید صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ۔ و فقیر با جماعہ خود بہ خیر و عافیت بہ شاہ جہان آباد رسید ۔ چند ماہ است بنا بر استدعاے دوستان بہ دار الخلافہ

اقامت دارد۔ درین نزدیکی امیدوار است کہ بمشیتِ الٰہی جل شانہٗ بسرِ ہند رسد
ازان اگر مقدر است دیدۂ دل را بلقاے شریف آن عنصرِ لطیف وسر آمد مشفقان علی
التحقیق مسرور و روشن کند۔ الحق بہ ذکر مکارم اخلاق آن محسن آفاق دل را بآن سو
می کشد در آنچہ خیر است اللہ تعالیٰ میسر کند مگر بہ تقریب سفر حجاز یکے ازین دو راہ
این متمنا حاصل شود واین عاصی بہ مطلب اعلیٰ برسد واستغفار گناہانِ خود کند وبہ دعاے
خیر ایشان ہم مشغول اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَاللہُ یَقُوْلُ
الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ہر جا است محب ومخلص وخیر خواہ ایشان است وشکر گذاری
مہربانی واحسان آن مکرم درویشان فرزندی ابو الاعلیٰ ہر چند تا حال نہ رسیدہ۔ داما
در کتاب خود کہ این فقیر نوشتہ بود آن قدر اظہار عنایت ومہربانی ایشان نمودہ کہ در
حیّز تحریر واحاطہ تقریر نہ گنجد۔ سَلَّمَکُمُ اللہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا
شَانَکُمْ وہمچنین فرزندان ودوستان دیگر کہ بملازمت شرف رسیدہ اند ہمہ ممنون
الطاف ومرہون بہ احسان ایشانند عنایاتِ الٰہی والطاف خلافت پناہی بنسبت
بہ آن خلاصۂ والا دودمان وخاندان رسالت پناہی مدام در تزاید باد۔ بِالنَّبِیِّ وَاٰلِہٖ
الْاَمْجَادِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ درازنفسی نمود معذور فرمایند و
در دعاے خیر دانند۔ عواقب امور محمود ومشکور باد بِالنُّوْنِ وَالصَّادِ فرزندی کہ
خواجہ محمد عمر بالفعل ہمراہ است بہ تبلیغ دعوات والتحیۃ وسلام ونیاز مصدع آنجناب
است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۱۹ - بہ شیخ حسام الدین صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب مرغوب برادر عزیز

شیخ حسام الدین زید قدرہٗ و توفیقہٗ بہ اجرائے شرح حصین رسیدہ سبب مسرتِ قلب حزینِ این مسکین گردید ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از حقائقِ پریشانی احوالِ خود از استیلائے غفلت و خطرات و ہجوم وساوس و سیئات نوشتہ بودند کم ازان است کہ این عاصی دُور از کار افتادہ دُور از کارِ خود دران امور دُور می داند مضطرآن می شناسد و این بیت حسب حالِ خود می داند ؎

کنون شرمم زکارم شرمسار است　　　زمن ابلیس را صد بار عار است

از وسعتِ مغفرت غفارِ مطلق و کمال رحمت مولائے برحق جل شانہٗ دل گرفتارِ سیئات را تسلیہ می دہد و ازان راہ امید وار بیا بہم می رساند ع

کہ مستحقِ کرامت گناہگار انند

آرے ظہور صفاتِ غفاری و ستاری و توابی را وجود گناہگاران درکار است کہ تعطیلِ صفاتِ واجبی از جملہ محالات است۔ ازان است کہ این عاصی باوجود کثرتِ معاصی امیدوار است کمالِ فضل و احسان است۔ عجب معاملہ است ہر چند این دید نقص و شر بسیار ورودِ انوار و اسرار از آن برین بندہ شرمندہ بے شمار کہ زبانِ تقریر و قلمِ تحریر از ادائے آن کوتاہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ آرے خدائے را این کرم شاید و از کریم این قسم احسان ظہور می فرماید در حدیث این است کہ فرمود رسولِ خدا صلّی اللّٰہ علیہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ بہر حال آن برادر گرامی نیز امیدوار رحمت رحیم کریم بودہ

بہ اذکار و مراقبات سرگرم باشند و بگریہ واستغفار خصوصاً در اسماء مقید بوند بلکہ از ذکر بہ مذکور روند و از صورت بحقیقت شوند و از لفظ بمعنیٰ دوند خوش گفت ؎

قومے ز وجود خویش فانی　　رفتند ز حروف در معانی

آنچہ از انتظار دوستان بہ قبور فقراء ازان در نوشتہ بودند فقیر ہم مشتاق لقاے ایشان در وقت عزم سفر قاصد آن اگر ہمان راہ اتفاق افتاد پیش ازان بدوستان اطلاع خواہد داد انشاء اللہ المتعال پیشتر عزم سفر در ماہ رجب مقرر بود الحال بجہت عوارض این عزم موقوف گشتہ بجہت بعضے دوستان براوقات دیگر قرار بستہ ع

تا درمیان خواستۂ کردگار چیست

زیادہ بجز ترغیب یاد خداے تعالےٰ جل وعلیٰ چہ نگارد ؎

ہر کہ جز ذکر خدا ے احسن است　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰی

مکتوب ۲۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی ۔ سلام وتحیۂ این احقر بریہ جناب مخدوم الانام سلمہٗ اللہ المنان قبول فرمایند ومشتاق دانند بر مضمون رقیمہ مشیخت پناہ فضیلت وکمالات دستگاہ شیخ عبد الرحیم اطلاع یافت و از ہمہ از حق جلّ وعلیٰ شناخت سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۔ قَالَ الشَّاعِرُ ؎

لَبَّيْكَ يَخْلُوْا وَالْحَيَاةُ مُرِيْدَةٌ　　وَلَبَّيْكَ يَرْضٰی وَالنَّاسُ غِضَابٌ

اِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ در
ہیہات دلے کہ گرفتار غیر ہست از وچہ توقع خیر ہست ردے کہ مائل بہ کمتر ہست نفس امارہ
ازاو بہتر ہست۔ مزخرفاتِ دنیا بنظر حق بینان محقر ہست بلکہ از خس کم تر۔ ما یحتاج بشریت
جدا ہست و مقتضائے احتیاج آن ناشی حقیقتِ ایشان ترا ظاہر بینان چہ دریابند
گرفتارانِ دنیا اینہا چہ شناسند۔ حضرت محبوب سبحانی قطب ربّانی مجدّد الف ثانی قدس
اللہ سرہٗ جد بزرگوارم در رسالہ مبدأ و معاد نوشتہ اند: "الہٰی چیست اینکہ اولیائے
خود را کردی کہ باطنِ ایشان زلالِ خضر ہست ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت
و ظاہر ایشان سمِّ قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بموت ابدی گرفتار گشت۔ بظاہر از عوام البشر
اند و بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند بمعنی بر فلک۔ بظاہر توسما اند بحقیقت گندم بخش
جلیس ایشان از شقاوت رستہ ہست و انیس شان بسعادت پیوستہ۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا
يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ وَلَا يَحْرِمُ اَنِيْسُهُمْ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللهِ. اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ کفار ظاہر بین در حق پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم می گفتند اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
بَشَرٌ مِّثْلُنَا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاَمْثَالِ كَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْقُرْاٰنُ"
مخدوم من از این کلمات این عاصی نہ خود را می خواہد بلکہ کلیّۃً در باب ارباب معرفت و
یقین کسانِ ظاہر بین می خواند ؎

کنون شرمم نکادم شرمسار ہست زمن ابلیس را صد بار عار ہست

گناہگار را از فکر گناہان ادئے گریہ و استغفار و تضرع اخرٰی۔ ہیہات تا عقدہ ابہام
فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ در پیش ہست خواب و قرار کرا در کیش ہست
اَلنَّاسُ نِيَامٌ وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ آتش در کمال جوش و خروش و آن

مر عاصیان را طبق ومر پوش ہے رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا مخدومی مہربان سلامت منتسبان طریقہ نقشبندیہ احمدیہ را این بشارت کہ جد بزرگوار در رسالہ مبدأ و معاد نوشتہ اند کافی ست وزیادہ بر آن ہمہ امراض و علل معنویہ را شافی و دولت وافی و این بشارت کہ آن حضرت بہ آن ملہم و مبشر اند این است غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ و نوشتہ اند کہ چندان بہ این الہام نواختند کہ اصلا گنجایش ریب نماند۔ بعد ازان بہ انشاء آن مامور ساختند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ کلیات در رسائل و مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ جد بزرگوار و والد قبلہ گاہی نیز خان سعادت عنوان عبدالرحیم خان کہ از مجازان این طریقہ علیہ ست و صاحب تقوی و حلم موجود اند۔ اگر بعضے ضروریات از انجا طلبیدہ اکتساب فرمایند۔ در مطالعہ شریف در آرند بغایت مستحسن می نماید بجہت استجلاب قلوب و حصول مودت مطلوب کہ اشارہ رفتہ بود اسم اَلْوَدُوْدُ کریمہ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ مناسب می نماید۔ ہر روز اگر صد بار یا کم و بیش میسر آید بجہت این اغراض اصلا اشتغال بہ اسما ندارند۔ اما چون ہر اسمے از اسماء حسنے را موافق معنی آن تاثیر عظیم ست بنا بر آن این احقر این اسماء را مناسب مطالب دانستہ نوشتہ ست۔ اِنَّهُ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَّعَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ یک جانماز بوریا و یک تسبیح کہ بر آن اسماے الٰہی بخوانند و نماز بگذارند چون پیش خود داشت بخدمت شریف فرستادہ قبول فرمایند بکار برند و بہ ارسال مراسلات گرامی مسرور دارند۔ والسلام۔

مکتوب ۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ تعالےٰ قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُم۔ بورود صحیفۂ گرامی ونمیقہ سامی آن خان سمو المکان مشفق مہربان سلمہ المنان مشرف گردید۔ ومضامین خجستہ آئین آن این محب را بوضوح انجامید از ہمان وقت بجان ودل در دعا مقید ہست از فضل او سبحانہ اجابت آن را مترصد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. مزاج وہاج الشان کہ مقتدائے جرگۂ اسلام اند وکافہ مسلمین را مطلوب ہست خصوصاً این فقیر را کہ رابطہ صوری ومعنوی فیما بین ثابت ہست کمال مقصود ومطلوب ہست اِنَّهُ الْمُعْطِیْ لِكُلِّ مَسْئُوْلٍ ۔

سلامتِ ہمہ آفاق در سلامتِ تست ۔۔۔ بہیچ عارضہ شخصِ تو دردمند مباد

ہیہات این دردیش دل ریش کہ بہ انواع مصائب گناہانِ خویش مبتلا ہست شفاے خود را از کہ خواہد ودوائے این مرض قلب کہ بہ ما سوائے گرفتار ہست واز اشد امراض از شفاخانہ کرام طبیب طلب نماید وازین درد پیشِ حکیم دانا تا کہ فکر ازالہ مرض قلبی درین فرصت بیشتر اند از اہم مہمات ہست وعلاج علتِ معنوی درین مہمات قلیل از اعاظم مقاصد مکرم اکرمِ الاکرمین رحم فرماید وبرین عاصی صرف بخشاید رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ ۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس ۔۔۔ صد قافلہ در کمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم ۔۔۔ یا اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

لہٰذا خود را قابلِ دعا کہ مشروط بکمال صلاح وصفا ہست نمی دانند اما از راہِ عجز وبندگی کرامِ خداوندی ازان چارہ نہ دارد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

مَنْ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضِبْ عَلَيْهِ۔ وَاُحِبُّ الَّتِیْ غُوَاثُ دُعَاءَ الْعَافِيَةِ مِنْ لَّدَيْهِ۔ امید کہ بہ ارسال نامجات گرامی مشتمل بر چگونگی احوال آسامی محبانِ دُورافتادہ را خبری یافتہ باشند واز آفات آفاقی وانفسی سالم بوند۔ مشیخت پناہ شیخ محمد صالح جوان قابل ہست درخدمت معمورہ خود بسیار معتقد ومحصل ہست۔ اکثر پیش فقیر آمد ورفت می نماید وسلامتی ذات بابرکات رامی خواہد۔ معافیۃ بالعافیۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ۔

مکتوب ۲۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ خان عالی شان برادر مہربان زید قدرہٗ وتوفیقہٗ ازین درویش دل ریش تحیۃ وسلام قبول فرمایند ومشتاق دانند ودعائے خیر بخوانند واوقات بہ اذکار واوراد ومراقبات معمور ومنور دارند۔ دگریہ واستغفار سحر را مغتنم شمارند۔ و دنیا را وسیلۂ آخرت سازند بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز مجاز بہ حقیقت شوند واز لفظ بہ معنی دوند۔ خوش گفتہ ؎

قومے ز وجود خویش فانی رفتہ ز حروف در معانی

حقیقتِ این بعنایات اللہ سبحانہٗ از محبت شیوخ کامل ومقتدیان رہبر بغایت آسان است وہمین محبت انشاء اللہ تعالےٰ سبب دخول جنان ہست اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی ہست علٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ۔ الحمد للہ کہ این سعادتِ عظمٰی آن گرامی برادر را بر وجہ اتم حاصل ہست۔ امید ہست کہ روز بروز در تضاعف باشد وموجب ترقیات گردد۔ اما عجب کہ از چہ سبب آن برادر مہربان طریقۂ سلوک خود را کہ بہ اہل حقوق خود سابق داشتہ اند عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِی ارسال مراسلات

واظہار لوازم اخلاص ومحبت کہ بجا می آورند چند سال کہ مرعی نمی دارند وتغافل می نمایند درین مدت ما را از احوال خیر مآل وآزار شما چند اینے اطلاع نہ بود والا چہ معنی داشت کہ حرفے در پے نمی گرفتم وکس نمی فرستادم۔ ما راہم درین اسفار آزارہاے صعب ومصیبتہای سخت روداد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ کہ تبدیل بعافیت یافت۔ چون مدتے بود کہ بہ تفصیل از احوال فرحت اشتمال آن برادر خبر نہ داشت۔ بنا برآن برادر دینی حاجی منصور راکہ ہمیشہ ملازم فقیرہست درخدمت ورفاقت ضعفاء بخدمت شریف تا خود مشاہدہ احوال آن برادر نمودہ دوستان را مسرور سازد وخبرہاے خود بیارد وحاجی مذکور عیال مند اند وپریشان احوال ہست یقین آن کہ ہیچ وجہ لوازم مہربانی واشفاق واحسان خود راہ حق درحق وے دریغ نہ دارند ونہ خواہند داشت تا در صحبت فقرا بہ خاطر جمعی بگذرانند وبہ دعاے خیر آن برادر مہربان مشغول باشد۔ امید ہست کہ بزودی مشارٌ الیہ را رخصت نمایند۔ دوستان را مسرور سازد وخبرہاے خوش بیارد۔ دیگر حقائق این حدود بہ تفصیل از زبانی حاجی عبد اللہ مذکور معلوم شریف خواہد شد زیادہ چہ نویسد۔ والسلام۔

نصیحتے کہ بیاران خوش یا ہی نمودہ می آید آنست کہ ہمگی متوجہ کار آخرت باشند وغیر او را سبحانہ' نشناسند واز عذاب گور وقیامت ترسان ولرزان باشند ہموارہ بر وظائف طاعات واداے پنج وقت بہ جماعت مقید باشند واوقات گرامی را بہ ذکر ومراقبہ خصوصاً وقت سحر معمور ومنور دارند دران وقت گریہ وتوبہ واستغفار لازم گیرند۔ حیاتِ دنیا بسیار قلیل ہست وعذاب وثواب ابدی متفرع برآن۔ الحال وقتِ کار ہست کہ فردا کار رباجیار ہست آتش دوزخ در کمال جوش وخروش ہست وآن حرعاصیان را طبق وسرپوش۔ چندان بہ ذکر مقید باشند کہ ماسواے

از دل بالکل رخت بربندد و دل بہ انوار قدس متحقق گردد۔ دران فانی و مستہلک شود ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

حضرت الیشان ما قدس سرہ اللہ الاقدس نوشتہ اند کہ این حالت قدمِ اول است درین راہ۔ بعد ازین مدارج قرب شمار۔ چون شمایان را با اہل این دولت و اولیاے کمل محبت تمام ہست بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ امید این دولت عام ہست در تحصیل امور صحبت حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ را مغتنم دارید کہ از فیوض و برکات و انوار بزرگان سیراب ہست ع

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ۔ والسلام

مکتوب ۲۳۔ بہ بادشاہ دین پناہ نوشتہ ہست۔

قبلہ گاہا عالم پناہا ع گرچہ دورم از بساط قرب ہمت دور نیست بندۂ لطفِ شمائیم و ثنا خوانِ شما۔ از فضل او سبحانہٗ امیدوار ہست کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولتِ عتبہ بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب صورت دُور و مہجور ہست۔ اما خلاصہ اوقات بہ دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت مصروف و اجابتِ آن را از درگاہِ مجیب الدعوات بہ وثوق مامول ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول آنکہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

جَاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَ اَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا شوق و محبت ہست و فرق بہ اعتبار متعلق ہست۔ ان خیرًا فخیرٌ وان شرًا فشرٌ۔ للمولوی المعنوی ؎

ای برادر تو ہمین اندیشہ مابقی تو استخوان و ریشہ

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی
ور بود خارے ہمہ تو گلخنی

چون این عشق محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رو بصحراے عدم نہد و معشوق خود بخود جلوہ کند. ع این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔

معشوق چون چہرہ برفروزد عاشق چہ کند اگر نہ سوزد ؎

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت
ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

ہیہات اے گناہگار ترا با این گفتگو چہ کار، ترا فکر گناہانِ خود درکار، گریۂ سحر از ہمہ بہتر توبہ واستغفار آن وقت اولے تر ؎

اَلْعَاصِیْ اُولٰی بِحُرُوْقَتِہٖ
وَالصُّوْفِیْ اَحْرٰی بِحُرُقَتِہٖ

ہیہات ہیہات ؎

ہمہ صبح وصل جویان من و شام نا امیدی
کہ سیاہ بختِ ہجرم شب من سحر نہ دارد

کجا زین درد بنالد سر خود بخاک مالد
مئے وصل مستتِ او آگہی ز سر نہ دارد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا۔ شخصی چند کلمہ از عشق و محبت و فراق برخود خواند و بگوشِ این ہجور رساند آتشِ فراق محمدی بدل دو تا غم زدہ مرا از خود بُرد و بگریہ آورد۔ این بیت بگفت دست از ہمہ بشست ؎

محمدِ عربی کابروی ہر دو سرا است
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سراد

وَاشْوَقًا اِلٰی لِقَآئِہٖ وَیَا اَسَفًا اِلٰی فِرَاقِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاحْشُرْنَا مَعَہٗ لِجَارِیَتِہٖ فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ والسلام

مکتوب ۴۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر فقرا پس از ادائے

تحیّۃ و سلام معروض جناب علیہ می دارد کہ این عاصی روز دو شنبہ با متعلقان بخیر و عافیت داخل شہر گردید۔ افسوس بہ مطلبے کہ رفتہ بود نرسید۔ ہمان بیت مصداقِ حال ست ؎

بہ طوافِ کعبہ رفتم بہ حرم رہم نہ دادند | کہ بروں در چہ کردی کہ درون در در آئی

راہ ہائے دریا تا حال مسدود ہست۔ بنا بر آن بادشاہ دین پناہ از رفتن آن طرف در مجلس رخصت منع فرمودہ اند۔ الحال بہ جہت کارِ خیر عاجزہ بہ این حدود آمدہ تا انقضائے برسات ظاہراً اقامت درین شہر شود۔ بعد ازان بسوی ہند رفتہ ان شاء اللہ تعالٰی ازین امر فارغ گشتہ تا قصد راہِ خشکی نماید تا ہمین راہ مراجعت کند۔ آنچہ خیر است حق تعالٰی نصیب گرداند۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید۔ پیامِ کوچ و قیامت از پیش دوید۔ سفر بعید شدید و زاد و راحلہ ہیچ در ہیچ۔ مگر فضلِ او سبحانہٗ دستگیری نماید و گناہگاران را بدرجہ سابقان رساند ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من | پیادہ می روم و ہم رہان سوار اند

بزرگے می فرماید ؎

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس | صد قافلہ در کمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم | اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

از راہِ اخلاص دعاگوے کہ بہ جناب علیہ دارد چہ معروض دارد حق تعالٰی آن را بہتر می داند۔ چون آن صاحبہ مہربان را بہ دوستانِ او سبحانہٗ کہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی اند اخلاص و اعتقاد راسخ ہست بہ مقتضائے حدیث نبوی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ یک دولت خاصۂ شان بودہ اند و روزِ محشر در زمرۂ شان محشور شوند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔

بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ درین چند سال بادشاہِ دین پناہ عنایاتِ بے غایات کہ تفصیلِ آن طولے دارد می فرماید۔ واصلا بر جدائی راضی نہ بودہ اند۔ بعض جا کہ فقیر توقف می نمود دستخطِ خاص نوشتہ و سواری و باربرداری فرستادہ می طلبیدند۔ الحال چون ضرور شد بہ ہزار حیلہ مرخص گردید ؎

عمر بگذشت در پریشانی   بنگری تا چہ بازے مانی

زیادہ چہ دراز نفسی نماید ع

سایہ ات کم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۲۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِیِّهٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّهٖ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ بِحُرْمَةِ نَبِیِّنَا وَنَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْذِفُهُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَهٗ وَیَنْفَسِحُ وَاِلَیْهِ الْاِشَارَۃُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقَالُوْا هَلْ لِذٰلِکَ اَمَارَۃٌ یُّعْرَفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰی دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ۔ بکرم اللہ سبحانہٗ این نور در قلبِ مومن بہ حدے متسع و منفسح می گردد وہنوز هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ می گوید۔ کَیْفَ وَقَدْ جَاءَ فِی الْخَبَرِ بِطَرِیْقِ الْحِکَایَةِ عَنِ الرَّبِّ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ

وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ۔ وَھٰذَا اَمْرٌ ذَوْقِیٌّ لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَۃٍ وَلَا یُشَارُ بِاِشَارَۃٍ۔ ع

ھَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھَا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید پیامِ گور وقیامت از پیش دو ید غیر از معاصی و بطالت در خود ہیچ نہ دید ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ ۔۔۔ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

آتشِ دوزخ در کمالِ جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبق و سرپوش اَللّٰھُمَّ نَعُوْذُ وَنَحْیٰ فِی الرَّاحَۃِ وَالشَّدَّۃِ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ در حدیث صحیح است شخصے پیشِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمد۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخواندنِ این دُعا امر فرمودند وے آن را بخواند و باز اعادہ کرد باز فرمودند۔ بہ تحقیق بخشید خدا ترا۔ مدتے ہست خبرے از آن مشفق و مکرم ندارد ؏

ہر کجا ہست خدایا بہ سلامت دارش

مخدوما وقتِ رسیدن بہ اورنگ آباد حین مراجعت گفتگوے مخالفان بر کلامِ قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سبحانہٗ سرہٗ الاقدس خصوصاً بہ صرفِ توسط بسیار ممنوع گردید۔ فقیر ہمان زمان عجالۃ الوقت دریک دو ساعت رسالہ در تحقیق این امر با اجوبہ شبہات اہلِ دہر تسوید نمود و آن جماعۃ را بہ جہتِ تحقیق این اعلام کرد۔ ہیچ کدام از ایشان جرأت نہ نمودہ حاضر نہ شدند۔ بہ خاطر فاتر رسید کہ آن رالطریق تحفہ بہ آن مہربان کہ مؤید طریقہ حضرت ایشان است بفرستد بنابران آن را بدستِ صلاح

وتوفیق آثار حاجی ولی محمد کہ عزیز الوجود واز مدتے رفیق این فقیر ہست، در سفر حرمین
الشریفین ہم رفیق بودے والحال بتازگی سر بہ این سعادت بہ اہل وعیال مشرف گردیدہ
درین آوان مراجعت نمودہ فرستادہ امید کہ بہ مطالعہ شریف درآید، وقبول اہل دل
باید۔ مخدوما حاجی مذکور مدیون وکثیر العیال ہست واز راہ عدم وجہ معیشت فرزندانش
بادے در قیل وقال۔ لہٰذا مشارٌ الیہ را بہ خدمت شریف فرستادہ تا بدستگیری ایشان
بلقیہ عمر بے مزاحمت بہ جمعیت بیاد خدا جل وعلیٰ بسر بردہ بہ دعاے سلامتی ذات بابرکات
معتقد بود مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيْمِ انْفَتَحَ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلاً وَّاٰخِراً۔

مکتوب ۲۶ - بہ بی بی جیو صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ از اداے سلام
ونیاز وتحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد۔ مدتے ہست کہ خبر خدمہ علیہ نہ دارد۔ اللہ تعالیٰ
ذات بابرکات را با کمال عز وجاہ حسب خواہش دعاگویان وفقرا، دیرگاہ سلامت داراد ع

این دعا از من واز خلق جہان آمین باد

صاحبہ مہربان سلامت۔ عمر بہ آخر رسید پیامہاے گور وقیامت از پیش دوید وعذاب
خدا شدید ودر خود سبب نجات غیر ازین فضل او سبحانہ، ہیچ نہ دید وَمَا ذٰلِكَ عَلَى
اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی ہر آئینہ بہ بیند وفکر کند ہر کس کہ براے فردا چہ
پیش فرستادہ براے روز قیامت چہ آمادہ ساختہ بترسید از خدا۔ بدرستی اللہ تعالیٰ
داناست آنچہ شما می کنید۔ وفرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مر اصحاب را کہ آیا خبر
بدہم شما را از غرفہا وکوشکہا از اقسام جواہر بہ این مشابہ اند کہ دیدہ می شود ونمودار

می گردد۔ ظاہر آنہا از باطن آنہا۔ یعنی صفائی آنہا بمرتبہ ہست کہ از بیرون آنہا درون آنہا نمودار ہست۔ و ہمچنین از درونِ آنہا بیرون آنہا۔ دران غرفہا الذات و شرف و بزرگی چیزے است کہ ہیچ چشم نہ دیدہ است و ہیچ گوش نہ شنیدہ۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ مر کرا است این غرفہا و کوشکہا۔ فرمود کسی را لبسیار سلام گوید و اطعام کند و ہمیشہ روزہ دارد و نماز خواند در شب وقتے کہ مردم در خواب آیند۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ آن ہمہ چیز ہا را کہ طاقت دارد۔ فرمود امتِ من این طاقت دارد۔ و شمارا خبر دہم ازین کسے کہ پیش آید برادر خود را یعنی مومن را، پس سلام کرد برادر و کسے کہ خوراند طعام را با اہل و عیال خود با آنکہ سیر کند آنہارا و کسے کہ روزہ داشت رمضان را و از ہر ماہ سہ روز۔ پس تحقیق ہمیشہ داشت روزہا را و کسے کہ خواند نماز عشا را و نماز فجر را در جماعت۔ پس تحقیق نماز گزارد لبشب و مردم در خواب رود کہ یہود و نصاریٰ و مجوس باشند یعنی کافران۔ و فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ قضا کند حاجت برادر خود را یعنی مومن را، باشم ایستادہ نزد میزانِ او پس اگر راجح و غالب شد میزانِ او پس بہتر و الاّ من شفاعت او می کنم۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل می شوند اہلِ بہشت در بہشت۔ و اہلِ دوزخ در دوزخ، موت در میان بہشت و دوزخ آوردہ ذبح کردہ شود۔ پس مؤذنے ندا کند اے اہلِ بہشت موت نیست و اے اہلِ دوزخ موت نیست۔ ہر کدام ہمیشہ ہست در آنچہ او ہست ؎

پس کنم خود زیرکان را این بس است بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

از عنایاتِ الٰہی جل شانہ کہ شاملِ حال این عاصی است چہ عرض نماید و از ان انوار و اسرار چہ در بیان آرد۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

انشاء اللہ تعالیٰ عریضہ مفصل تر بخدمت گرامی ارسال خواہد داشت صاحبہ مہربان قدردان
سلامت۔ حامل عریضہ محمد صادق بزرگ زادہ از مخصوصانِ این فقیر ہست معاملہ کہ خدائی
درپیش دارد۔ چون ہیچ نہ دارد بہ وسیلۂ این عریضہ بہ آن سدہ سنیہ رسیدہ امید کہ
از غایت کرم از خیراتِ عامّہ بہرہ ور گردد۔ و از این معاملہ بہ جمع خاطر فارغ شود ع

سایہ ات گم مباد از سر ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۲۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ لیس از ادائے
سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد کہ این خیر خواہ در حین مظان اجابت دعا ہموارہ
بہ دعائے سلامتی ذاتِ بابرکات و ترقی درجات و دخولِ جنان بے عذاب و بے حساب
مشغول می باشد و از فضلِ او سبحانہٗ امیدِ قبولِ آن دارد ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آنکہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

دیگر چہ گوید کہ مگر آن کہ حدیث چند از احادیث سرورِ کائنات عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ
نولیسد۔ پُرسیدہ شد پیغمبر خدائے را صلی اللہ علیہ وسلم از این آیہ وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً فِیْ
جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ یعنی منزلہائے طیبّ پاک در جناتِ عدن۔ یعنی آن مساکن چہ قسم و چہ طور
اند۔ فرمود قصرے ہست از یک دانہ مروارید در آن قصر ہفتاد سرا است از یاقوت سُرخ
و در ہر سرائے ہفتاد خانہ ہست از زمرد سبز در ہر خانہ تختے و بر ہر تختے ہفتاد فراش از ہر رنگ
و در ہر خانہ ہفتاد مائدہ و سفرہ و بہر مائدہ ہفتاد الوانِ طعام کَذٰلِکَ اَدْرَکَنَا اللّٰہُ
سُبْحَانَہٗ مِنْهَا۔ و نیز مروی ہست از عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت آمد جبرئیل

پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود اے جبریل چہ چیز است مرا کہ می بینم ترا پریشان
گفت جبریلؑ نہ آمدہ ام پیش تو تا آنکہ امر کرد حق تعالےٰ بکلید ہاے دوزخ۔ یعنی بہ دیدنِ
دوزخ۔ پس فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا جبریلؑ صفتِ دوزخ بمن بگو۔ پس گفت
جبریلؑ کہ بدرستی اللہ تعالےٰ امر کرد بہ دوزخ پس افروختہ شد آتش بر آن ہزار سال تا آنکہ
سُرخ گشت۔ باز افروختہ شد بر آن ہزار سال تا آنکہ سفید شد باز افروختہ شد آتش
بر آن تا آنکہ سیاہ شد۔ پس آن دوزخ سیاہ است پر ظلمت وتاریکی کہ روشن نمی شود
شرارہاے آن۔ وفرو نمی نشیند لہبِ سوزندگی آن۔ گفت جبریل سوگند بہ کسے کہ ترا
براستی فرستادہ است۔ اگر بدرستی مقدار سوراخ سوزنے کشادہ شود از دوزخ ہر آئینہ
بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از گرمیِ آن۔ واگر بدرستی دربانے از دربانہاے دوزخ ظاہر شود
بہ سوے اہلِ دنیا۔ پس نظر کنند اینہا بہ سوے او ہر آئینہ بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از
زشتیِ روے او واز گندگیِ بوے او۔ واگر بدرستی یک حلقہ از حلقہ ہاے زنجیر اہلِ دوزخ
نہادہ شود بر کوہہاے دُنیا۔ ہر آئینہ فرو رود تا آنکہ برسد بہ زمین پایان۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ
سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ ہیہات باوجود این امور چگونہ است فرح وسرور این ہمہ غفلت
وغرور۔ باید کہ آدمی ہمیشہ در تفکر وتدبیر این امور بکند وتضرع واستغفار وزاری بسر برد
امید کہ بحرِ رحمت بجوش آید بر بندہ بہ بخشاید۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز وپرس صد قافلہ در کمین بیامرز وپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم اے اکرم الاکرمین بیامرز وپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

صاحبۂ مہربان قدردان سلامت بہ سبب اداے حق بعضے اہلِ حقوق وصلہ رحمی از

ارحام قریب مصدّع خدمت علیہ می گردد کہ عصمت پناہ فضل النسا، دختر برادر این فقیر عارف باللہ شیخ محمد عبید اللہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کہ بہ کمالِ صلاح و تقوی و عزت و شکستگی آراستہ است از آنجا کہ کثیر العیال ست و دخلش بسیار کم قرار خیلے مدیون و پریشان حال امیدوار فضل و کرم آن عالی جناب است۔ پسر کلانِ خود محمد صبغۃ اللہ کہ بہ فضیلت و صلاح آراستہ است بہ آن جنابِ علیہ فرستادہ است تا از راہِ کرم و فضل آن درگاہ ادائے دینِ خود نماید و از قرض خواہان بری الذمہ گردد۔ ہرچہ بخاطرِ مبارک آید عین صواب است۔ بخدمتِ علیہ پے درپے تصدیعات می دہد امید است کہ آن سبب کمال نجات آخرت و مزید رحمت شود ع

سایہ ات گم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۳۸۔ بہ بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز و تحیۃ بہ جنابِ علیہ می رساند بہ ورود عنایت نامۂ نامی کہ از روئے کمالِ مہربانی بنام زدِ این عاصی ساختہ بودند مشرف و مکرم گردید آنچہ از غلبۂ وبا و طاعون ایما فرمودہ بودند معلوم گردید۔ این فقیر پیشتر ہم این اخبار شنیدہ بود و ہموارہ در اوقاتِ اجابتِ دعا بہ دعائے سلامتی ذاتِ بابرکاتِ مشغول بودہ و ہست از کرمِ او سبحانہٗ امید است کہ قبول فرماید و دیگر آن صاحبۂ مہربان را بکمال خیر و خوبی دارا د ع

این دعا از من و از خلق جہان آمین باد

مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ این فقیر مرحمت شدہ بود رسید و بہ موجب تفصیل قسمت نمود اللہ تعالٰی

قبول فرماید و بپذیرد۔ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کم نمی کند صدقہ مال را۔ و تواضع کم نمی کند ہیچ یکے برای خدا مگر آنکہ بلندی می کند اللہ تعالےٰ اورا و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ کسے کہ داد چیزے از مالے از مالہائے خود در راہ خدا طلبیدہ می شود او را از درہائے بہشت۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ تسبیح گوید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ یک بار وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ گوید یک بار وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ گوید یک بار وَاللّٰہُ اَکْبَرُ گوید یک بار نشاندہ می شود او را درختے در بہشت کہ تنۂ آن از یاقوت سُرخ است کہ مکلّل بہ مروارید است و میوۂ آن شیرین تر از شہد است و نرم تر از مسکہ۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدرستی در بہشت ستونہا است از یاقوت و بر آن ستونہا غرفہا است از زمرّد مر آن را درہا است کشادہ کہ می درخشد مثل درخشیدن ستارۂ درخشان۔ اصحابؓ گفتند یا رسُوْلَ اللّٰہِ دران غرفہا کہ ساکن خواہد بود۔ فرمود کسانے کہ برائے خدا محبت دارند و برائے خدا می نشینند و برائے خدا ملاقات می کنند۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے گروہِ زنان صدقہ و خیرات کنید۔ پس بدرستی کہ نمودہ شدم شمایان را کہ اکثر اہلِ دوزخ اند۔ پس گفت زنے ازین زنہا چہ خبر است مارا کہ اکثر مایان در دوزخ اند۔ فرمود لبسیار می گوئید شما لعنت و دشنام را و کفرانِ نعمتِ شوہر می کنید۔ چون قاصد سرِراہ بود و این فقیر نیز فی الجملہ بہمین قدر اکتفا نمود یا لجملہ۔ پس بہ بینید کہ فردا چہ آمادہ کردہ است درین سفر بعید شدید را کہ در پیش است چہ زاد و راحلہ مہیّا ساختہ ہمین بیت حسب حال است ؎

مفلسانیم آمدہ در کوے تو ۔۔۔ شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ روے تو

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ آخر وقت اصحاب خود را وصیت کرد کہ پیشِ جنازۂ من ہمیں بیت خواہید خواند۔ آرے ہر چند عجز و شکستگی بیش عنایتِ خداوندی جل و علا

شانهٔ بیش از بیش است۔ چون این عجز و شکستگی بکمال رسد مظہر انوار و اسرار قدس گردد ع
این کار دولت است کنون تا کرا رسد

صاحبۂ قدردان سلامت آنچہ بہ ہمشیرہا و دیگر برادران عنایت شدہ بود بروقت رسید وسبب ازدیادِ دُعا گردید۔ اما ہمشیرہ عزیزہ عاقلہ بالو کہ کثیر العیال است و بالفعل کارِ خیر عاجزہ خود درمیان دارد و اکثر بیمار می باشد گاہے از خوانِ الوانِ احسانِ الیشان چیزے نیافتہ وہم چنین فرزندی شیخ محمد ہادی برادرِ کلان فرزندی محمد پارسا کثیر العیال است بکمال حق طلبی وتقویٰ و امرِ صلاح موصوف امید است کہ ہرچہ از وجودِ خیرات بایں طرف عائد گردد موافق قسمت بہ ہمہ برسد چون ضرور بود این ہمہ جرأت نمود ع
سایہ ات گم مباد از سرِ ما
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۲۹ - بہ بی بی جیو نوشتہ است

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بعد از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جنابِ علیۃ می دارد کہ بہ ورودِ عنایت نامہ سامی معزز و مکرم و مشرف گردید شش ستارِ شامیانہ کہ از راہِ کرم و فضل بہ جہت سایۂ مسلمین و مصلین عباد خصوصًا روزہائے جمعہ و اعیاد درعین وقتِ احتیاج رسید امید است کہ این عمل صالح دائم موجب دفع ضرورِ قیامت بود و کمال حرارتِ آن روز کہ بہ سبب غایت قرب آفتاب خواہد بود و مردمان عرق عرق خواہند گردید۔ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ نزدیک می شود آفتاب روزِ قیامت و می رسد بہ مقدار یک گروہ و زیادہ گروہ می شود و در حرارتِ آن چنان و چنین۔ و عرق می کنند مردم دران

به اندازۂ گناہانِ خود۔ پس بعضے مردم را می رسد تا شتالنگ و بعضے را تا ساقِ او و
و بعضے را تا لب دہان در می گیرد۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی عرق
می گیرد آدمی را در محل حساب تا آن کہ می گوید آدمی اے پروردگارِ من از فرستادنِ تو
مرا بسوئے دوزخ آسان تر ہست بر من از چیزے کہ می یابم الحال او می داند آنچہ
دران ہست از شدتِ عذاب و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آفتاب بالائے
سرہائے مردم خواہد بود روزِ قیامت و اعمالِ نیکِ ایشان سایۂ خواہد کرد آنہا را
ازان۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول کسے کہ وارد می شود در ظلِ خدا ہر آئینہ
شخصے ہست کہ شفقت کرد فقیر را تا صدقہ داد بہ او۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
وسلم کسے کہ سایہ کند بر غازی را سایہ کند اللہ تعالےٰ او را روزِ قیامت۔ پس سایہ کردن
مسلمانے را کہ در عبادتِ خدا اند برین حکم دارد۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کسانے کہ برائے خدا محبت دارند روزِ قیامت در زیرِ سایۂ عرش خواہند بود و ہم چنین
کسے کہ برائے خدا گرسنہ را بخوراند۔ و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ قضا بکند
حاجت برادرِ مؤمنِ خود را یعنی مسلمانے را می باشم من ایستادہ نزد میزانِ او یعنی وقت
حساب پس اگر راجح و غالب شد میزانِ او یعنی حسنات او بر سیئات بہتر و بالا من شفاعت
خواہم کرد۔ حدیث در فضل ذکرِ خفی فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہ تحقیق فضلِ
ذکرِ خفی کہ نمی شنوند آن را کرامُ الکاتبین، یعنی بر ذکرے کہ می شنوند آن را ہفتاد چندان
وقتے کہ می شود روزِ قیامت و جمع می کند اللہ تعالےٰ جملہ خلائق را برائے حساب ایشان
و می آرند حفظہ یعنی کرامُ الکاتبین بہ آنچہ یاد کردہ اند و نوشتہ اند از اعمال آنہا می فرماید
حق تعالےٰ ایشان را بہ بینید آیا چیزے باقی ماندہ ہست مر این بندہ را علے پس می گویند

آن ملائکہ کہ نہ گذاشتیم ہیچ چیزرا ازان چہ داشتیم وحفظہ کردیم مگر آن کہ اورا احضار کردیم و نوشتیم۔ پس می فرماید حق تعالیٰ آن بندہ را بدرستی مر ترا نزد من حسنہ آن است کہ نمی دانی آن را ومن جزامی دہم ترا بآن وآن ذکر خفی است۔ پس ذکر خفی کہ آن را حفظہ نمی شوند ذکر قلب است کہ آن مورثِ معرفتِ حق است ومثمر اطمینانِ نفس کہ بہ آن مصداق این آیہ کریمہ می گردد یَآ اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ یعنی اے نفسِ مطمئنہ برگرد ورجوع بکن بہ سوئے پروردگار خود درحالیکہ تو از و راضی واو از تو راضی باشد ودرآئی۔ در اعداد بندگانِ خاص من درآئی در بہشت۔ پس مداومت بر ذکر قلبی کہ منتج این نعمت است ضروری آمد پس بہ آن مداومت باید نمود تا ذکر ملکۂ دل شود۔ واصلا زوال نہ پذیرد و بہ حدے کہ نسیان ماسوا از دل شود ودل مستغرق نورالٰہی گردد۔ و بغیر او اصلا نگردد ؎

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

بعد این مراتب بسیار ومعارف بے شمار وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ٭ چو آن صاحبہ را بہ اہل این دولت کمال محبت ست بہ مقتضائے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی باکسے است کہ محبت او بہ آن است۔ واز این دولت نصیب کامل است اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی درآخرت این نور جلوہ فرماید وراہ بہشت کشاید ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است
بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

آنچہ از راہِ کرم بہ محمد صادق مبلغ پنجاہ روپیہ مرحمت شدہ بود چون بروقت احتیاج او رسید امید کہ ذخیرہ آخرت شود ونعم البدل میسر گردد۔ وآنچہ در عنایت نامہ مرقوم بود

کہ برائے خرچ فقرا عطا کردہ اند۔ بیش ازین مبلغ دو صد روپیہ فرستادہ شدہ رسیدہ باشد صاحبۂ مہربان سلامت فقیر این حرف را اصلا ننوشتہ دیگر سفارش محمد صادق و طلب شامیانہ التماس نہ کردہ۔ آن صاحبۂ مکرمہ خود خبر فقرا می گیرند و محتاج بہ اظہار نیستند۔ اللہ تعالیٰ دیر گاہ ذاتِ بابرکات را با کمالِ خیر و خوبی سلامت دارد ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما   وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۳۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. احقر بعد ازادائے سلام و نیاز و تحیہ معروض بہ جنابِ علیہ می دارد کہ از حسن و جمال و کمال ماہِ مبارک رمضان چہ عرض نماید کہ باین خوبی و بزرگی ہیچ رمضان این فقیر را یاد نمی آید ہر شبے ازان گویا شبِ قدر بہت و انوار و اسرار فیوض و برکات مثل ابر نیسان می بارید و نزول ملائکہ رحمت و فَتْحُ اَبْوَابِ السَّمَآءِ وَالْجَنَّۃِ عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ مشاہدہ می کردند زمین و آسمان پُر انوار بود و مملو از خیرات و برکات۔ این عاصی با وجود این ہمہ معاصی ہر شب چندان چندان مستغرق این انوار و اسرار و مشاہدات و تجلیات بے شمار با عنایات والطاف بے قیاس محض فضل و کرم ایزد وہاب می گشت۔ و آن قدر سرورِ کائنات و بعضے اکابر دیگر انبیا و ملائکہ عظام می فہمند کہ از حیطۂ بیان خارج بہت و از حصر و عدد بیرون ع

کہ مستحق کرامت گناہگار انند

الحمد للہ دران اوقاتِ مرجوّہ ہمیشہ بہ دعاے ترقیِ درجات و مزید بقائے حیات آن صاحبۂ مہربان مشغول بودہ و می باشد حق تعالےٰ بہ کرم خود قبول فرماید۔ فرمودہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ روزہ داشتن یک روز از رمضان در سکوت و خاموشی بنا کند اللہ تعالے او را خانہ در بہشت از یاقوت سرخ یا زمرد سبز۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی در بہشت درختے است کہ می برآید بالائے آن و درختے حلّہا واز پایان آن اسپان ابلق کہ زینہا از طلا یا شدہ لگامہائے آن از مرواریدیاقوت و آنہا را بال و پر باشند یک گام آنہا برابر رسیدن نظر است و سرگین و بول نہ خواہند کرد پس سوار می شوند بر آنہا اولیائے خدا۔ پس پرند اینہا ہر جا کہ خواہند پس خواہد کسے کہ پرسد بگوید اے پروردگار ما بتحقیق اینہا از ان کیستند۔ پس گفتہ می شود کہ اینہا از ان کسانے کہ انفاق و خیرات می کردند و شما بخیلی می کردید و بودند اینہا کہ قتال می کردند یعنی با کفار در راہ خدا جل و علیٰ و شما بزدلی و نامردی می کردید۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ شکایت کرد آتش دوزخ بہ سوئے پروردگار خود۔ پس گفت اے پروردگار بعض اجزائے من بعض دیگر را خورد۔ پس اذن دادہ شد مر آن را بہ دو نفس۔ یک نفس در شتا و یک نفس در تابستان۔ پس سخت تر آنچہ می یابید از حرارت در دنیا از حرارت آن نفس دوزخ است و سخت تر آنچہ می یابید در سرما یعنی در دنیا از زمہریر آن نفس است۔ ہیہات بر آدمی چہ بلا است و برین گوشت و پوست چہ عذابہا ہمہ آن آتش سوزان این آدمی و سنگ است و آتش فروزان آن آدمی کہ در ہوائے نفس و شیطان بند است فکر دفع باید نمود تا از عذاب اللہ تعالیٰ خلاص شود و نفس سرکش را تمام و کمال منقاد و مطیع امر الٰہی باید نمود تا از عذاب جہنم آزاد شود و داخل جناب نعیم و رضائے حضرت کریم گردد یٰٓاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ہ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ہ

گوئی توفیق وسعادت درمیان افگنده اند　　کس بمیدان درنمی آید سواران راچہ شد
بس کنم خود زیرکان را این بس است　　بانگ دو کردم اگر درده کس است

صاحبہ مہربان سلامت، وظیفہ مرزا عبداللہ تاحال نہ رسیدہ وہمچنین وظیفہ شفیع اللہ سرہندی نیز لہذا آن جماعہ بسیار پریشان اند وبکمال عسرت می گذرانند امیدوار فضل وکرم آن صاحبہ مہربان اند ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما　　وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

فرزندان با والدۂ خود تسلیمات معروض می دارند امیدوار قبول اند۔

مکتوب ۱۳۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ گرامی و نمیقۂ سامی آن مخدومی ومخدوم الانام مشرف ساخت ومضامین خجستہ آئین آن را شناخت واحوالِ مرقومہ آن را دریافت۔ مخدوما درین مقام مجالِ سخن بسیار است کہ بالفعل وقت تقاضائے تفصیل آن نہ دارد مجمل آن کہ بندہ شدن منحصر درکمال عبودیت وبندگی است کہ مقصدِ انبیاء واولیا ہمان است۔ ہرچند دران راسخ تر دران بارگاہ مقبول ومحبوب تر۔ اصل عبودیت عبارت از کمال تذلل وتخشع است بحسب ظاہر و باطن چنان بہ مولائے خود تواضع نماید کہ از خود نامے ونشان نہ گذارد۔ وفانی ومستہلک گردد۔ درین مقام ہم بہ اعتبار تفاوت اقدام مراتب بے شمار است ومنازل بسیار تاکرا بہ حقیقت این فنا وبندگی مشرف سازد وبہ کمالِ این معنی رسانند۔ وہرچند درین حال راسخ وکامل بود ہمتش مقصور بر کسب مراضی مولائے حقیقی شود۔ ونفسش بنہایت انقیاد واطمینان مشرف گشتہ مورد خطاب یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ

الیٰ ربّکِ راضیۃً۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ گردد۔ مع ذٰلک از راہ کمالِ عجز وانکسار وتواضع خود را بدترینِ خلائق یابد ومورد این بیت ؎

کنون شرمم ز کارم شرمسار ست | ز من ابلیس را صد بار عار ست

خود را شناسد۔ چون این دید بسر حد رسد منظر چندان انوار واسرار والطاف وعنایات محبت ومحبوبیت وخلّت کہ شمہ ازان بیان را نتواند ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ وظاہر این عارف بمشابہ منقاد احکامِ مولا می گردد کہ اگر بالفرض ذلتے ازو واقع شود خود را در قعرِ جہنم می یابد وچندان ندامت واستغفار بر آن می افزاید کہ مثمر ترقیاتِ بے شمار می گردد۔ ودر حکم آیۂ کریمہ اُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنَاتٍ می درآید۔ ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَلَا یُحْرَمُ اَنِیْسُھُمْ کَمَا وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ الصَّحِیْح۔ درین وقت رو بخلق بہ جہت دعوت مشرف می شود وظاہرش بعوام در امور عادی ملحق می گردد اسباب توکل مطلقًا از دست نمی دہد۔ نہ آنکہ بالکل منہمک در اسباب شود بحدے کہ در رنگِ عوام مرتکب ہمہ آن گردد۔ بالجملہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا۔ وآن کہ مدعی فنائے باطن ودر انقیاد احکامِ مولا متہاون وناقص ست ہر چند تہاونِ او بیشتر نقصان بیشتر الحمد للہ کہ این حالِ فنا کہ عبارت از مقامِ عبودیت است بر آن مخدوم از مدتی کشودہ است۔ امید ست کہ یَوْمًا فَیَوْمًا ازین متضاعف بود وآثار بقا وانوار واسرار خلّت ومحبوبیت واجب الاستتار ست کہ در شرح وبیان نہ گنجد خصوصًا درین ماہِ مبارک رمضان قبل آن بہ مدت قلیل چندان این اسرار کشودہ وآن قدر زیر بار جود کردند کہ گاہے خود را تابِ تحمل آن نہ دید ومعامل قریب بہ دک وفک می رسید وَمَاذٰلِکَ

عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بلے ع کہ مستحق کرامت گناہگار انند

و بہ سبب ظہور این انوار و برکات و تجلیات و مشاہدات گاہے بہ خاطر می گذشت کہ اگر زنّار داران درین وقت حاضر باشند زنّارہاے خود را پارہ سازند و اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ گویان در زمرۂ محمدیان درآیند ؎

ہر کہ را روے بہ بہبود نہ داشت　　دیدنِ روے نبی سود نہ داشت

اطالت بسیار نمود معذور خواہند فرمود ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ　　لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

چون فضیلت مآب تقوی دثار ملا محمد کہ از سکنہ آن دیار است و ہمچو اسم خود بحسب ظاہر و باطن محمود و محبوب اولاً بہ رفاقت شیخ محمد یوسف گردیدی مرحوم بہ شرف صحبت و انابت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب مشرف شدہ بود و از ہمان وقت بہ این فقیر کثیر التقصیر نشست و خاست دارد چند بار بہ جہت زیارت مزارات پرانوار بہ سرہند رسید مورد فیوض و انوار گردیدہ بود۔ درین رمضان مبارک نیز این جا بود و دید آنچہ دید عازم آن حدود بود۔ بہ این چند کلمہ نامربوط مصدع اوقات شریف گردید۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔

مکتوب ۳۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مخدوم زادہ بر جادہ مستقیم باشند از این درویشِ دل ریش سلام و تحیہ قبول فرمایند و مشتاق لقاے بہجت

افزائے دانستہ از دعائے خیرات دارین فراموش نہ سازند مخدوم من چند گاہ شد
کہ فقیر را درد پا در زانو کہ موروثی است حادث شدہ بود بہ حدّے کہ از مشی بسیار عاجز
ماندہ لہٰذا نماز ہائے فرض ہم درون خانہ می خواندہ الا نماز جمعہ کہ در میان پالکی نشستہ
می رفت۔ اَمَّا بِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ آزار گویا منحصر در قیام ومشی بود و بطور خود در نشستن چندان
ایذا نبود۔ تناول داروئے گرم خود فقیر را از جملہ محالات است۔ بعضے تیلہائے گرم استعمال
نمودہ شد ہر چند آن ہم بہ دل و دماغ تاثیر عظیم کرد حرارت بسیار شد اما درد پا تسکین
یافت۔ روغن گلاب فقط در استعمال دارد۔ دو بار جلاب خیار شنبر خوردہ۔ الحمدللہ کہ
درین ایّام خفت تمام است بہ حدے کہ گاہ گاہ پیادہ تا دروازہ می رود و می آید درین
باب ہر چہ بہ خاطر شریف برسد از دوئیہ داخلی خارجی کہ مناسب حال فقیر باشد بنویسند
اگر چیزے موجود بود بفرستند و حقیقت آن را مرقوم سازند چون گاہ گاہ از حرارت
بہ دل و دماغ می دود اگر قدرے عرق بید مشک و گلاب اول ہم رسد ارسال نمایند
ہیہات ہیہات عمر بہ آخر رسید و پیامہائے گور و قیامت از پیش دیدہ غیر از خجالت
و شرمندگی ازان بارگاہ در خود ہیچ نہ دیدہ عذاب آخرت شدید حیران است چہ کند و فردا
چہ عذر آورد و غیر از اعتراف بہ گناہ ہیچ عذر نیست لہٰذا نظر بہ صرف رحمت او دوخت ست
لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؕ
ازین غم و غصہ بسوخت صعو تو ایم لشد از دیدہ درین فکر جگر سوز ۔

بیمارت تا عقدۂ ابہام فَمِنۡہُمۡ فِی الۡجَنَّۃِ وَفَرِیۡقٌ فِی السَّعِیۡرِ در پیش ہست خواب
ۂ آرام کرا در کیش ہست۔ این درد را پایانے نیست واین الم را غیراز فضل او سبحانہٗ
درمانے نہ۔ خوش گفت قطعہ۔

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس — صد قافلہ در کمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم — اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

ہر چند از عالم غیب مژدہ ہائے بلند وبشارتہائے ارجمند ونوازشہائے عظیم می فرمایند
اَمَّا مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الۡاَرۡبَابِ ع

شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدا را

سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا ہ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس ہست — بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

مخدوما خاطر حزین بہ جہت دین شمایان وجمعیت فرزندان الیشان غمگین می باشد اللہ تعالےٰ
جمیع را آسان ساز واز حقیقت دین خود خواہند نوشت کہ چہ قدر ماندہ اِنَّہٗ الۡمُیَسِّرُ
لِکُلِّ عَسِیۡرٍ۔ فرزندان ارجمند وجمیع اہل بیت را خصوصاً مخدوم زادہ گرامی خواجہ
میر، سلام فقیرانہ این فقیر قبول نمایند ودر کار آخرت سرگرم باشند این فقیر را در دعا شامل سازند ؎

کار این ہست دغیر این ہمہ، ہیچ

وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔

مکتوب ۳۳۔ بہ محمد پارسا صدور یافت۔

بِاسۡمِہٖ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ الۡکَرِیۡمِ۔ فرزند ارجمند سعادت مند
محمد پارسا ازین فقیر سلام خوانند ومشتاق دانند دائماً بیاد او سبحانہٗ باشند وخوذ باشند ؎

دائماً ہمہ جا باہمہ کس درہمہ حال — می دار نہفتہ چشم دل جانب یار

ومصداق کریمہ اَوَ مَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ ع کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔

مکتوب ۳۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بریہ پس از سلام ونیاز وتحیہ معروض جناب علیہ می دارد کہ این احقر بہ دعاے سلامتی وخیریت، وکمالِ حسن خاتمت ذاتِ بابرکات آن فاطمۂ زمان اٰنَاۤءَ الَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ بسیار مقید است واجابت آن را از حضرت واہب العطایات متر صد سے

می تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول — آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

از کمال سعادت الیشان است کہ علی الدّوام بہ نہایت تضرع والتجا بدعاے حُسنِ خاتمہ و ایمان وتوبہ واستغفار بغایت ملتجی ومتضرع باشد۔ ہمیشہ عیوب ومعاصی خود درنظر دارد واظہار عجز وشرمندگی درجناب قدس اوسبحانہ نماید از عذاب قبر وآخرت ترسان ولرزان بود وباچشم گریان ودل بریان دست بردارد وخواہد آنچہ خواہد خوش گفت۔ قطعہ

یارب برہانیم زحرمان چہ شود — راہے دہیم بکوے عرفان چہ شود

صدگبر کہ از کرم مسلمان کردی — یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود

باشد کہ بحرِ رحمت بہ جوش آید وطالب بے چارہ را بہ بخشاید ودرحریم قدسِ خود در آرد۔ عزیزے گفتہ سے

تو بعلمِ ازل مرا دیدی — دیدی آنگہ بعیب بخریدی

تو بعلم آن من بعیب ہمان — رد مکن آنچہ خود پسندیدی

قَالَ اللهُ تَعَالٰی وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ یعنی چون پرسند ترا اے محمد بندگان من از من پس نزدیک ترم ہرچہ می گویند می شنوم اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اجابت می کنم خواندن خواہندہ را چون مرا بخواند۔ وحاجت او را روا سازم۔ واو بما بسے تر داند عالم الاسرار۔ پس خواص بندگان خود این سر بکشودہ وقرب خود عیان نمودہ دعاے ایشان اجابت فرمودہ فی الحدیث لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ یعنی رد نمی کند قضا را مگر دعا و زیادہ نمی کند در عمر مگر نیکوئی۔ ہیہات نیکوئی نہ دارد و بہ فضل وکرم التجا بر آرد۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس	صد قافلہ درکمین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزِمُ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

مکتوب ۳۵ ۔ بہ حاجی حبیب اللہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ ارشاد پناہ کمالات دستگاہ اخوی اعزی حاجی الحرمین الشریفین لازال کاسمہ حبیب اللہ سبحانہ، ازین درویش دل ریش سلام عاقبت انجام قبول نمایند و مشتاق لقاے بہجت افزاے خود دانستہ از دعاے خیر فراموش نسازند۔ احوال فقراے این حدود مستوجب ہزاران سپاس و شکر ایزد متعال ہست وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ امید کہ آن برادر گرامی نیز در کمال جمعیت و استقامت باشند اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ استماع قصص و اخبار تکمیل و ارشاد آن برادران و دوستان را خوش حال می دارد و موجب

مزید حمد و شکر حق سبحانہ، می گرداند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ حق تعالیٰ بیفزاید و مزید بر مزید کند فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ در حق شمایان کہ مقبولِ خاص از حضرت اقطاب پناہ والد بزرگوار اند۔ فقیر را امیدہائے عظیم ہست و توقعاتِ جسیم اگر ظاہر کند کم کسے باور کند اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قِبَائِیْ لَا یَعْرِفُہُمْ غَیْرِیْ قبابِ اولیاء صفاتِ بشریتِ ایشان ہست آنچہ سائر النّاس بہ آن محتاج اند ایشان نیز در رنگِ آن محتاج اند کفّار در حق سرورِ کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات می گفتند مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ۔ الٰہی چیست این کہ اولیائے خود را کردی کہ باطنِ شان زلالِ خضر ہست ہر کہ یک قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت وظاہر شان ہم قاتل ہست ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار گشت۔ باطنِ ایشان رحمت ہست وظاہر شان زحمت۔ بصورتِ جو نمایند بہ حقیقت گندم بخش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند و بہ معنیٰ بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ این فقیر را عزم حرمین الشریفین مصمم ہست۔ اما راہ دریا از یمنی دو ہزنی فرنگ بند ہست۔ شوق بہ آن راہ کہ متضمن زیارتِ بزرگان ہست ولقائے عزیزان و دوستان بسیار غالب ہست۔ این فقیر بہ کمالِ عجز طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْہِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ خوش گفت۔ مثنوی:

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغِ لا در قتلِ غیر حق براند در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند اِلَّا اللّٰہ باقی جملہ رفت شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

ہیہات این عاصی را بہ آن گفتگو چہ کار۔ گناہگاران را فکرِ گناہ اولیٰ۔ وتذکرِ احوالِ آخرت
وعذاب وثواب آن اعلیٰ۔ گریہ وتوبہ واستغفارِ سحر از ہمہ بہتر وتہیۂ اسباب آخرت
از جملہ خوش تر ؎

مَرَّتْ الْعُمْرُ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ فَاٰہًا ثُمَّ اٰہًا ثُمَّ اٰہًا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ از فقیرزادہا
ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم سلام سلامت انجام قبول نمایند ومشتاق لقاے بہجت افزاے
دانند واز دعاے خیر فراموش نہ سازند۔ فرزندانِ سعادت مند بکمالِ عافیت واستقامت
باشند وسلام خوانند کَذٰلِکَ بہ جمیع یاران ودوستانِ اہلِ طریق سلام خوانند۔
وبہ دعاے خیر یاد آرند۔ چون صوفی محمد سعید کہ از یارانِ قدیمی ست عازم آن حدود
بود۔ بہ این چند کلمہ نامربوط مصدّع گردید۔ لوازمِ مہربانی وتفقدِ حال درحق او دریغ
نہ خواہند فرمود۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ۳۶ ۔ بہ بی بی جیو صد دریافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و
نیاز وتحیہ معروض جنابِ علیہ می دارد۔ چون ذاتِ بابرکاتِ آن فاطمۂ زمان را مربیۂ
تمام قبیلہ می دانند واہلِ قبیلہ از برادران کہ بہ این فقیر اخلاص واختصاص تمام دارند
درحوائجِ خود التجا باین فقیر می آرند۔ از آن جاکہ این دعاگوے خیرخواہ درین دیار غیر
ازان درگاہ ملاذ وملجاء نہ دارد ناچار بہ کمالِ انفعال در ہر باب بجنابِ علیہ مصدّع
می گردد واز جنابِ علیہ کشائیش کارہاے اہل اللہ می شود امید ہست کہ ازین سبب

کشالیتہائے اُخرویۂ ایشان شود و موجب کمال رضائے مولا جل شانہٗ گردد و این متاعِ قلیل ذخیرۂ کثیر یوم الجزا شود و این فقیر بحکم اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ دلالت کنندہ بر خیر مانند خیر کنندہ است قال اللہ تعالیٰ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَاِنْ اَسَأْتُمْ فَلَھَا یعنی اگر احسان و نیکوئی کنید پس برائے ذاتِ خود کنید و اگر بدی کنید پس آن نیز عائد بجان و بہ ذاتِ شما است۔ یارِ خدایا ہیچ نیکوئی و احسان از ما نہ شد (را لا ما شاء اللہ تعالیٰ)

داہر چہ بدی شد ہیہات خود کردہ راچہ علاج۔ ؎

کس دشمنِ من نیست منم دشمنِ خویش
اے وائے من این دستِ من و دامنِ خویش

و نیز منطوق قرآن است کہ بعد بدی توبہ کند و ایمان آرد و عملِ صالح نماید پس گناہانِ این جماعہ را حق تعالیٰ روزِ قیامت مبدّل بہ حسنات و نیکیہا می کند۔ پس این شخص دران وقت و دران روز محاسبہ اعمال بدیہائے خود را خود اظہار می کند تا بعوض آن حسنہ و نیکوئی بنویسد و گناہ را طاعت کند۔ سبحان اللہ زہے فضل و زہے کرم۔ آرے خدائے تعالیٰ را او شاید و خداوندی را این فضل باید۔ عفو مبیشتر از جرمِ ماست ــــ صاحبِ مہربانِ من سلامت اخوی اعزی شیخ محمد خلیل اللہ عم زادۂ این فقیر بفضائل و کمالاتِ صوری و معنوی آراستہ اند و مقبول و منظور خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند۔ بجہت کار خیر عاجزۂ خود مضطرب اند لہٰذا بہ آن جنابِ علیہ رسیدہ اند و ازان درگاہ امیدوار گردیدہ در انجاحِ مرام ایشان مہربانِ خاص از آن جنابِ علیہ رسیدہ اند مسئول و مامول است و بہ خدمتِ علیہ تصدیعات بسیار می دہد و ازان بغایت شرمندہ می گردد۔ از دستِ این فقیر در تلافی این احسانہا ہیچ نمی آید غیر ازان کہ بہ درگاہ واہب العطایات برائے علوّ درجاتِ جنات و مزید حیاتِ آن مربیہ

دست دعاے می کشاید واز فضلِ او سبحانہٗ امیدِ اجابت آن دارد زیادہ چہ عرض نماید ؎

سایہ ات کم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۷۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقرِ بریۃ پس از ادائے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جنابِ علیۃ می دارد کہ دو راس گاؤ و مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ بجہت اسباب کہ از آن جنابِ فیض مآب عنایت شدہ بود در احسن اوقات و در عینِ انتظار رسید و بہ موجبِ تفصیل بہ ہر کدام رسانید و سببِ شکر و مزید دعا گردید حق تعالےٰ بہ فضلِ خویش قبول فرماید و در دولتِ دین و دنیاے ایشان بیفزاید ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار　　کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

او سبحانہٗ آن مربیۃ را دیر گاہ با کمالِ عز و جاہ سلامت دارد و روزِ حشر وجزاء بہ اعلاے درجاتِ جنان رساند و دعاے این شکستہ دلان را قبول فرماید و کمال شکستہ دلی عطا نماید۔ حدیث قدسی است اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ الْقُلُوْبِ یعنی من نزد شکستہ دلانم۔ مدارِ این طریقہ علیہ بر شکستگی و نیستی است۔ چون این نیستی و شکستگی بکمال رسد ہستی حقیقی در وے ظہور کند و موردِ عنایات و تجلیاتِ الٰہی شود۔ ؎

تو مباش اصلا کمال این است و بس　　تو در و گم شو وصال این ست و بس

مصرع　　این کار دولت است کنون تا کرا رسد

چون آن فاطمہ زمان را کمالِ مہربانی و اخلاص بہ اہلِ این نسبتِ علیۃ است بہ مقتضاے حدیث نبوی علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی ہمراہ کسی است

کہ بہ او محبت دارد انشاء اللہ تعالےٰ ازین دولت ونعمت نصیب اتم ست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَوٰتِهِمْ خَاشِعُونَ یعنی بدرستی کہ رستگار شدند و بہ مقصود رسیدند مومنان چنین مومنان کہ در نماز خود ترس گارانند چشم بر سجدہ گاہ نہادہ و دل بہ درگاہ کبریا حاضر داشتہ۔ باید دانست کہ خشوع ظاہر آن است کہ سر بہ پیش افگندہ و دیدہ را از التفات بہ چپ و راست منع کند و قرأت او از روے حضور بود۔ و در باطن آن کہ خواطر و ہواجس را از خود دور دارد و بہ دل مراقبۂ حق باشد و در بحرِ حضور مستغرق گرشتہ از شعلہ آثار ظہور انوار جلال و جمال بگدازد۔ و در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است کہ احسان آن ہست کہ عبادت کنی خدائے را چنانچہ تو او را می بینی۔ اگر تو او را نمی بینی پس چنان عبادت کن و ملاحظہ نما کہ او ترا می بیند۔ وہم در حدیث ہست کہ نزدیک تر بندہ از خدا در حالتے ہست کہ در نماز ہست و نیز در حدیث ہست کہ سجدہ کنندہ سجدہ می کند بر دو قدمِ رحمٰن تا کجا شرح کمالات نماز کند کہ نماز مصلی را از خود می برد و بہ او سبحانہٗ می رساند کہ غم گسارِ بیماران ہست نماز است کہ راحت بخش دل افگاران ہست۔ پیغمبر فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خنکی چشم و راحت دل در نماز ہست اَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ یعنی راحت دہ مرا اے بلال۔ و بلال مؤذن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ ایں بہ آن ہست کہ ایں معاملہ ذوقی ہست نہ بیانی۔ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ۔ یعنی کسے کہ نہ چشید نہ دریافت۔ ؎

در پئے ایں عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ و آنان کہ ایشان از سخن باطل واز کردار ناشائستہ

اعراض کنندگانند ولغو چیزے راگویند از اقوال وافعال کہ ہیچ کارنیاید وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وآن کسانیکہ ایشان مرزکوٰۃ واجب را ادا نمایند
دگویند صدقۂ نفل رانیز ادا کنندگانند وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ
وآنان کہ ایشان مر فرجہاے خودرا از حرام نگاہ دارندگانند وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ وآنان کہ ایشان مرامانتہاے خودرا یعنی آنچہ ایشان برآن امین
اند از امانات و ودائع خلق یا آنچہ امانت حق ہست چون نماز وروزہ ومرعہدہا را کہ
باحق وخلق بندند رعایت کنندگان یعنی بہ نگاہداشت قیام می نمایند وَالَّذِیْنَ هُمْ
عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۔ وآنان کہ ایشان برنمازہاے خویش محافظت می کنند
یعنی بدان مداومت نمودہ بشرط آداب آن دراوقات ادامی فرماید اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ایشان وارثانند یعنی سزاوار آنکہ اسم وارثہ برایشان اطلاق کرد.
اَلَّذِیْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ آنان کہ از روے استحقاق
میراث برند فردوس را بلند ترین درجات بہشت ہست ایشان کہ وارثان فردوس اند
دربہشت جاوید ماندگان ۔ پس بر اولی الالباب لازم ہست کہ دریں امور تامل نمایند ودر
تحصیل آن جد وجہد فرمایند تا گوئے سبقت از میدان برند وبہ اعلیٰ مراتب جنان و
رضوان حضرت رحمان رسند ؎

گوے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند   کس بمیدان درنمی آید سواران راچہ شد
بس کہم خود زیرکان را این بس ہست   بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

صاحبۂ مہربان من سلامت ۔ چون الحال از مہربانی کمال آن فاطمۂ دوران سرانجام سفر مہیا
شدہ ہست امیدوار ہست کہ بمشیت الٰہی جل شانہٗ روز دوشنبہ بیست وسوم جمادی الاول

کہ بادہ حال ہست روانہ این سفر شود. حق تعالیٰ از جمیع وجوہ خیریت فرماید و دعوات این درویش دل ریش در حق آن صاحبہ مہربان قبول کنند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

سایہ ات کم مباد از سر ما　　　والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۳۸ ۔ بہ حاجی حبیب اللہ صدر دریافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حقائق و معارف آگاہ ہدایت و ارشاد دستگاہ اخوی اعزی حبیب اللہ لَازَالَ کَاسْمِہٖ حَبِیْبًا لِرَبِّہٖ تَعَالٰی از این درویش دل ریش تحیہ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانند از دعائے خیر فراموش نسازند از خرابی احوال خود چہ نویسد سہ

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ　　　فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

روز و شب غرق این شرمندگی ہست و علی الدوام از حرمان سر افگندگی در زبان حال وقال بہ این دعا گویے اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ و بہ تضرع والتجا مغفرت و عفو از راخواہان و جویان. قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. تسلّی دہ دل بیماران لہٰذا بہ این شرمندگی و سر افگندگی امیدوار عنایات بسیار ہست و مورد انوار و اسرار بے شمار. مع گر بگویم شرح آن بے حد شود.

بلکہ این اسرار نہ قابل اظہار ہست. بل واجب الاستتار مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ. مثنوی

چگویم با تو از مرغے نشانہ　　　کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم　　　ز مرغ من بود آن نام ہم گم

چون برادر عزیز کہ منظور خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند نیز از ین انوار و اسرار سیراب اند۔ امید کہ لب تشنگان بادیۂ طلب را از ین بحار شاداب سازند ؎

این دم کہ ترا ست بادہ در جوش | از خشک لبان مکن فراموش

سعادت آن دیار ہست کہ اہل اللہ در آنجا باشند و اہل آن از خدمت ایشان خدا را جل شانہٗ شناسند ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ | لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

گناہگار را فکر تلافی اولیٰ و دائما توبہ و استغفار و تضرع و التجاے اُخری ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی تا فردا حقیقت ہر کس چہ ظاہر می شود و خفض و رفع کہ گردد۔ عزیزے گفتہ ؎

دران روز گر فعل پرسند و قول | اولوالعزم را دل بلرزد ز ہول

از مکر الٰہی جل شانہٗ ایمن نباید بود علی الدوام راہ تضرع و التجا بجناب کبریا باید کشود امید وار رحمت او باید بود۔ ہیہات ع تا دست کرا خواہد میلش بکہ باشد

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ مخدوما بہ سبب بعضے نیات صالحات بتاریخ یازدہم شہر رجب المرجب داخل بلدۂ پشاور گردید۔ امید وار ہست کہ بہ مشیت ایزدی جل شانہٗ در رمضان المبارک بہ شہر کابل برسد و از فیوض و برکات آن ماہ مبارک مملو گردد۔ —— چہ گوید کہ در ماہ رمضان گزشتہ چہ قسم انوار و اسرار بے پایان بر دل این مسکین تافتہ و چہ قدر عنایات بے اندازہ یافتہ۔ الحال با این ہمہ خرابی نیز منتظر بر رحمت او داشتہ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ط اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ اشتیاق زیارت مزارات متبرکہ آن جاے و لقاے دوستان آن نواحی و عبور از ان راہ بروضۂ مقدسہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم

بسیار است کہ لقاے اہل اللہ متمنّاے ابرار و منبع اسرار است اما بہ حسب اسباب دشوار است از حقیقتِ راہ و احوال آن حدود بہ تردد اطلاع دہند و مشتاق خوانند اگر مقدر است لقاے دوستان میسّر است ۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمیریم عذرِ ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

عمر بہ آخر رسید و پیامہاے گور و قیامت در پیش دو دید و در خود اعمالِ خیر ہیچ نہ دید عذاب آخرت بس شدید اِنَّ رَبِّیْ ھُوَ الرَّحِیْمُ الْوَدُوْدُ ۔ از فقیرزادہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و محمد نقی کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد و محمد قطب ہمشیرہ زادہ رفیقِ این سفر سلام مقرون بہ اشتیاقِ تمام قبول نمایند۔ فقیرزادہ محمد کاظم در اورنگ آباد است فرزند آن سعادت مند و اہلِ بیت سلام خوانند و بیادِ الٰہی جلّ شانہٗ مشغول باشند ؎ کار این است غیر این ہمہ ہیچ ۔

حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد ہاشم کہ از یاران مخصوص است متوجہ آنچہ آن حدود بود بہ این دو کلمۂ نامربوط مصدع گردید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ یک عصا کہ بہ اکابران مسنون است بدست حاجی مذکور فرستادہ شد قبول نمایند ۔

مکتوب ۳۹ ۔ بہ خدمت بادشاہِ دین پناہ صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ الْبَیَانَ مَا لَمْ تَعْلَمْ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ الْاُمَمِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔ اما بعد احقر بعرضِ بادشاہِ دین پرور وارثِ سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ الاٰہر می رساند

استماع اخبار علوِ ہمت وسموِّ فطرت آن خلافت منزلت وکمال معدلت وتائید دین واتباع سید المرسلین وترویج طریقۂ علیہ صوفیہ خصوصاً طریقۂ قدسیہ نقشبندیہ این خیر خواہ را بر آن آورد کہ چون بہ صوبۂ کابل رسیدہ عریضۂ مختصر مشتمل بر اظہار دعا گوے بہ آن جناب خلافت وجہان داری ارسال دارد و بہ دعاے ظہر الغیب کہ اقرب بہ اجابت ہست اکتفا نماید ؎

فَكُنْ فِي الْمُلْكِ يَا خَيْرَ الْبَرَايَا
سُلَيْمَانًا وَكُنْ فِي الْعُمْرِ نُوْحًا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ دیگر از احوال پر اختلال خود چہ نویسد ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِيْ لَهْوٍ وَلَعِبٍ
فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ۔ لہذا بہ این بار گناہ امیدوار عنایت خالق زمان و زمین ہست و مترصد فیوضات و برکات سید انس وجان۔ ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند۔

الحمدللہ کہ وجودِ شریف حقائق و معارف آگاہ ہدایت و ارشاد دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ کہ از کامل خلفاے حضرت قطب الاقطابی قبلہ گاہی اند دران دیار کائن است وجود اہل اللہ ہر جا باشند بسیار مغتنم است دم ساکنان آن جائے را بشارتِ اَعظم ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ اُولٰئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ فقیر زادہاے ابوالاعلیٰ محمد عمر و محمد تقی برادر زادہ کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد سلام مسنون معروض بہ جناب عالی می رسانند۔ وَ السَّلَامُ اَوَّلًا وَ اٰخِرًا۔

مکتوب ۴۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَ عَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَ اَعْلٰی شَانَکُمْ۔ احقر فقرا، پس از اداے سلام و تحیّہ و دعا مصدّع آن مکرم مہربان زبدۂ خاندان عالی شان سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْمَنَّانُ می گردد نمیقۂ کریمہ کہ در جواب رقیمہ دعاے این خیر خواہ کہ از نواحِ پشاور از اثناے راہ بخدمت شریف ارسال داشتہ بود کہ بہ آن بعد از مدتِ مدیدہ این محب خود را بہ آن یاد نمودہ بودند بعد از انتظار بسیار در بلدۂ پشاور رسید۔ چون متضمن بہ خیر سلامتی ذات بابرکات کہ متمناے این فقیر است بود بہ انواع مسرت و بہجت بخشید و آثار مہربانی ازان فہمیدہ شد سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ عَافَاکُمْ وَ صَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ ایماے بہ ارقام تعین تاریخ عزم صوب کابل فرمودہ بودند۔ مشفق من امید وار است کہ بہ مشیّتِ ایزدی جل شانہٗ بعد از شب برات عازم آن حدود گردد تا رمضان المبارک در آنجا بگذرد و بہ لقاے گرامی مسرور شود زیادہ چہ تصدیع دہد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۴۱ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. مخدوم مہربانِ من
یکرم اللہ سبحانہٗ یازدہم شہر جمادی الثانی بخیر و عافیت مع فرزندان و تابعان داخل بلدۂ
پشاور گردید بفضل اللہ تعالےٰ و تقدس بتاریخ بیست و ہفتم شہر مذکور بخانہ فرزندی
محمد تقی پسر تولد شد و بہ احمد معصوم مسمّٰی گشت جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَاسْمِهٖ مَعْصُوْمًا
وَّمَحْبُوْبًا مقرر گشتہ کہ تا منصف رمضان المبارک درین شہر گذرانده و یک ختم استماع
نموده متوجہ کابل گردد۔ آنچہ خیریت حق تعالےٰ میسر کند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی
الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ از مہربانی و غلو مردم
این جاے چہ خواص و چہ عوام و چہ شہری و چہ دیہی چہ نویسد کہ خود را قابل آن نمی بیند۔
قبل دخول شہر در جاے فرود آمده تجدید وضو نموده دوگانہ ادامی ساخت۔ آن قدر
عنایات الٰہی و الطاف حضرت رسالت پناہی در حق خود شناخت و دقائق اسرار و
خطابات یافت کہ قلم را محرم آن نہ شناخت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ　　لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ　　فَآهًا ثُمَّ آهًا ثُمَّ آهًا

بہر حال از دوستانِ حق امید دارد دعا است و مترصد شفا۔ از اشتیاق لقاے
گرامی چہ نولید۔ حق سبحانہٗ نزدیکی و خوبی نصیب کند ؎

گر بماندیم زنده بر دوزیم　　دامنے کز فراق چاک شده
ور بمیریم عذر ما بپذیر　　اے بسا آرزو کہ خاک شده

الحمدللہ کہ فرزندی محمد نقی در خدمت و صحبت سرگرم است و بخواندن نیز جَعَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مَرْضِیًّا مَقْبُوْلًا فِی حَضْرَتِهِمْ۔ فرزندان و والدۂ آنہا ازین فقیر سلام خوانند و بیاد خدا جل و علا باشند ؎

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۴۲۲ - بہ شیخ عبدالاحد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْغَنِیِّ وَالصَّلٰوةُ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ۔ مخدوم الانام برادر مہربان شیخ عبدالاحد لَا زَالَ کَاسْمِهٖ عَبْدًا خَالِصًا لِلّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ وَاَرْجُوْ مِنْ فَضْلِهِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّکُوْنَ مُتَحَقِّقًا بِهٰذَا الْفَضْلِ الْجَسِیْمِ۔ ازین درویش دل ریش تحیہ و سلام قبول فرمایند و این فقیر را علی الدوام در دعاے خیر خواہ خود تصور نمایند و از دعاے خیر خود فراموش نہ سازند۔ قبل ازین بہ مدتے بعد از رسیدن بہ پشاور وحصولِ فرزند بحفاور مکتوبی مشتمل نیز تفصیل بہ فقیر احوال بہ آن مہربان فرستادہ و احوال و وصولِ آن را توقع داشتہ اغلب کہ رسیدہ باشند تا حال کہ بیست و ہفتم ماہِ شعبان است در بلدۂ مذکور مقیم است۔ امید وار است کہ بعد مضی عشرۂ رمضان المبارک روانہ کابل گردد۔ آنچہ خیر است حق تعالےٰ میسّر سازد و بزودی بخیر و خوبی بہ لقاے محسنین کرام مشرف گرداند اِنَّهُ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مکتوب ۴۲۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از اداے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیّہ می دارد۔ بکرم قبولِ او سبحانہ تعالےٰ بتاریخ یازدہم

شہر رجب المرجب بخیر و عافیت مع فرزندان و توابعان داخل بلدۂ پشاور گردید۔ تا حال کہ آخر ماہِ شعبان است در بلدۂ مذکورہ مقیم است۔ امیدوار است کہ بہ مشیئتِ حضرتِ الٰہی جل شانہٗ در اوائل یا اوسط شہر رمضان المبارک روانہ کابل شود۔ آنچہ خیر است حق تعالیٰ میسر گرداند اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ ط ہیہات آدمی برائے این سفرہائے قلیل دنیاوی چہ قسم فکرہائے دور و دراز می نماید۔ و تہیۂ اسبابِ آن می سازد چرا از آن سفرِ بے پایان و از آن شدائد و مضائق نمایان و مبیّن در احادیث و قرآن غافل است و از فکر آن ذاہل۔ مگر سند خلاص عذاب از درگاہِ کبریا بدست آوردہ یا گناہ و عذاب او را سہل دانستہ کَلَّا وَحَاشَا خلاصی کجا۔ و عذابِ آخرت مر بدان را اشد و ابقیٰ و ثوابِ آن مر نیکان را لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ یعنی مر شمار است در بہشت ہر چہ بخواہید و طلب نمائید آن جا ہر چہ از نعیم بخواہید فی الفور یابید با آن ہمہ مقرون بہ رضا و لقائے خدا بے رنج و جفا و بے زوال و فنا۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر چیزے قلیل بر می دارد آن را بقدرِ ناخن از آن چیز ہائے کہ در بہشت است از اسبابِ زینت۔ ہر آئینہ زینت می یابد از آن چیزے و ہر چیزے کہ در جوانب و اطراف آسمان و زمین است۔ و اگر مردے از بہشتیان بر آید و پیدا گردد۔ پس ظاہر شود دستانہائے دستِ وے ہر آئینہ خود ناپدید کند روشنی آفتاب را۔ چنانچہ محو و ناپیدا می گرداند آفتاب روشنی ستارہ ہا را۔ وائے از حالِ دوزخیان کہ حق تعالیٰ از آنہا خبر می دہد کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط یعنی ہر گاہ بسوزد و خاکستر گردد در آتش دوزخ پوستِ دوزخیان بدل کنیم

ما بجاے آن پوستہاے دیگر تا بچشند عذاب را۔ علما گفتہ اند۔ در ہر شبانروزے هفتاد ہزار بار این پوستہا بسوزد و تبدیل گردد۔ فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے مردمان بگریید از ترس خدا۔ پس اگر نتوانید بے تکلف گریست یعنی کمال پشیمانی حاصل نہ شود کہ در گریہ آرد پس بہ تکلف خود را در گریہ آرند۔ پس بدرستی کہ دوزخیان کہ می گریند در آتش تا آنکہ روان می شود اشکہاے آنہا گویا این اشکہا جویہا اند تا آنکہ منقطع گردد اشکہاے اینہا۔ پس روان می گردد بجاے اشک خون۔ پس می برآید ازان چشمہا خونہا۔ پس اگر گشتیہا رانده شود دران اشکہا ہر آئینہ روان گردد ہیہات ؎

ازان روز کز فعل پرسند و قول　　　اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　　بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

عنایت نامۂ نامی بمع خلعت زمستانی کہ بہ مصحوب حقائق و معارف آگاه برادر عزیز شیخ عطاء اللہ از راه کمال مہربانی و باین دعاگوے خیر خواه فرستاده بودند رسید موجب ازدیاد دعا گردید ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موے　　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

این فقیر علی الدوام بہ دعاے کمال خیریت و سلامت و کمال حسن خاتمت و نجاتِ مطلق عذاب آخرت در حق آن صاحب مہربان با کمال تضرع و التجا بدرگاه جلال احدیت مقید است رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ از کمال مہربانی آن است کہ گاه گاه برین منوال دعاگویان دور افتاده را بارسال عنایت نامجات مشتمل بر خیریت ذاتِ بابرکات سرفراز می فرموده باشند شیخ مذکور از عنایت و مہربانی ہاے آنجناب علیہ بسیار رطب اللسان است۔ دعاے توجہ از الیشان

نیز از جملہ مغتنمات است بیشتر ازان مسئول است ونتائج دنیا وآخرت بر آن ماموں از اہلِ خانہ وفرزندان تسلیمات وتحیات قبول فرمایند ودر دعاے خیر خود تصور نمایند ؎

سایہ ات گم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۴۴ ۔ بہ شیخ ضیاء الدین صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ برادر مہربان شیخ ضیاء الدین یوسف وشیخ فقیر اللہ سلمہما اللہ السبحان ۔ از ین فقیر سلام سلامت انجام خوانند واز دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ چہ نویسد کہ از استماع خبر قبلہ گاہ والدۂ مہربان رحمہا اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً چہ قسم الم واندوہ بہ فرزندان ودوستان رسید ۔ اما از انجا کہ فعل مولاے حقیقی بود غیر از صبر چارہ نہ دید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہمہ را ہمین راہ درپیش است وجزاے ہرکس بہ اندازۂ عمل خویش فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ اللہ تعالیٰ آن مرحومہ را غریقِ رحمت گرداند ودر جناتِ نعیم اندازد ۔ باید کہ علی الدوام بہ دعوات وصدقات ایشان را ممد ومعاونت باشند ودرین باب تقصیر نہ ورزند کہ میت بہ دعاے احیاء محتاج است واز امداد دوستان بین الاقران ممتاز مَا الْمَیِّتُ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ یَتَعَلَّقُ بِکُلِّ حَشِیْشٍ وَاِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ بِدُعَاءِ الْاَحْیَاءِ فِی الْقُبُوْرِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ ہیہات سفر بعید وعذاب شدید درپیش وعمل صالح ہیچ در ہیچ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَھَنَّمَ اِنَّ عَذَابَھَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّھَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ ہمیشہ از تذکر این عذاب ترسان ولرزان باید بود وراہِ تضرع واستغفار علی الدوام باید پیمود وخجالت از کردار

خود ہمیشہ نقد وقت بود و شرمندگی و سرافگندگی بر کف دست این دید اصل ہمہ امور است و رہبر بہ کعبۂ مقصود ۔ اِلَیْهِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ بکرم اللہ سبحانہٗ این رمضان المبارک در بلدۂ پشاور بہ کمال جمعیت صوری و معنوی گذرانید و دو ختم قرآن مجید یکے از فرزندی ابوالاعلیٰ و دیگرے از ملا محمد قائم شنید و از انوار و اسرار دید آنچہ دید سیما شب بیست و ہفتم از نماز مغرب تا آخر تراویح از دقائق قرب و قبول گذشت آنچہ گذشت و لَیْلَةُ الْقَدْر و تمثل اِنْ کَانَ الْقَمَرُ لَیْلَةَ الْبَدْرِ متجلی گشت ۔ و در نہجی ہمہ یاران و دوستان بشارت مغفرت وغیر آن بظہور پیوست ۔ علی الخصوص در مادۂ فرزندی مذکور شب ختم او حصول مناسبت موروثی بیرہن و محسوس گشت اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ہرچند خود را قابل این دید نمی داند و پیشوائے عصات امت می شناسد اَمَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ الحمد للہ کہ برادران و دوستان ہمہ وقت در یاد اند و بہ دعائے خیر ممتاز رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ توقع از آنہا بر آن است کہ این عاصی دور افتادہ را از دعاے خیر فراموش نسازند و محتاج تر از ہمہ دانند اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ از فقیر زادہ ہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر سلام عافیت انجام قبول فرمایند و برنگ فقیر آنہا را از غم و الم کمال مغموم دانند فرزند سعادت مند حسن علی با والدہ ماجدہ و سائر نور چشمان بعافیت و استقامت باشند و علی الدوام بیاد مولائے حقیقی جل شانہٗ مقید و سرگرم بوند ع کار این ست وغیر این ہمہ ہیچ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

مکتوب ۴۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ باخود دارد و لمحہ باغیرِ خود نگذارد اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ بہر حال حلقۂ ذکر را بگاہ و بیگاہ لازم دانند و تلقینِ اذکار چنانچہ درین طریقہ علیہ متعارف است ازراہِ سعادت این جانب بہ طلّاب نمایند۔ و توجہ بر قلب آنہا مثل توجہ بر دل خود گمارند و دلِ آن ہا را مدِّ نظرِ خود سازند حق تعالیٰ آثار آن ظاہر سازد و شربے از محبتِ خود ارزانی فرمایند۔ اجازتِ مطلق را موقوف بر صحبت ست ع

دادیم ترا از گنجِ مقصود نشان — والسلام!

مکتوب ۴۶ - بہ شیخ حسام الدین صدر دریا قت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت پناہ فضیلت دستگاہ شیخ حسام الدین بیادِ خدا جل و علیٰ باشند و غیر او را نہ شناسند بلکہ خود بخود درمیان نباشند دَعْ نَفْسَکَ وَتَعَالَ ع

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ — والسلام!

مکتوب ۴۷ - بہ دین محمد صدر دریا قت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت و فضیلت پناہ برادر دینی دین محمد ہموارہ بر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقیم باشند مکتوب مرغوب رسید و مضامینِ آن معلوم گردید ہر چہ از اشتیاقِ ملاقات این جانب مرقوم بود بہ وضوح انجامید آنچہ خیر ست حق تعالیٰ باحسنِ وجوہ میسر سازد و از ماسوائے بالکل برہاند و راہے بہ جنابِ قدس خویش بکشاید و تمام و کمال کشان کشان بجانبِ خود رساند آمین یارب العٰلمین۔

مکتوب ۸۴ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَاَعْلٰی شَانَکُمْ مکرما مشفقا مطاعا - چون این فقیر را خالصاً لِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَطَالِبًا لِشَفَاعَةِ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَهُوَ عَلٰی مَا اَقُوْلُ عَلِیْمٌ - زیارت حرمین الشریفین بے قرار ساختہ وسعادتِ عظمیٰ دران شناختہ منتظر جواب بادشاہی است - اگر تا آخر رجب رسید بہر سو کہ اشارت خواہد فہمید بِالرَّأْسِ وَالْعَیْنِ بآن طرف خواہد دوید و اگر نہ رسید یا خود را دران مختار دید پس راہِ خشکی متضمن مزاراتِ انبیاے عظام ومشائخ کرام است خواہد گردید انشاء اللہ تعالےٰ برین تقدیر امید دار است کہ کہ منصف شعبان متوجہ بلدۂ کابل شود و ماہ مبارک رمضان را دران جا گذرانده بزودی عازم راہ ولایت گردد - اگر آن مشفق درین باب امر سلطانی بموجب نوشتہ راہ ہندوستان شود و اِلّا بخاطر جمع روانہ آن سمت گردد و رو بمقصد کند - راہ خشکی ہر چند دور و دراز و پُر مؤنت ومشقت است - امّا موافق آن ثواب متوقع است - و در راہِ دریا بالفعل خوفِ فرنگ است کہ دران خطرِ دنیا و دین است و بعضے مضار نیز ظاہر ومبین - وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُبِیْنُ - منتظر جواب است اَمْرُکُمْ اَعْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی -

مکتوب ۸۵ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - احقر بریہ پس از اداے سلام وتحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد بہ ورودِ عنایت نامہ سامی کہ از کمالِ شفقت ومہربانی نامزد این درویش دل ریش فرمودہ بودند معزز ومکرم گردید ؏

گر بر تنِ من زبان شود هر موے
یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

از دستِ این عاصی گناہگار چہ آید کہ از عہدۂ شکرِ آن بر آید مگر او سبحانہٗ از فضل و کرم خویش دعاہاے این فقیر بندہ شرمندہ خود را کہ در حق آن صاحبۂ مہربان فِی اٰنَآءِ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ عَلَی الْخُصُوْصِ بِالْاَسْحَارِ بہ کمال تضرع و ابتہال بدرگاہ ایزد متعال می نماید و سلامتیِ ذاتِ بابرکات و نجات از آفات و ازدیادِ عمر و جاہ و دخول جنان بے حساب و عذاب می خواہد، قبول فرماید ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول
آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

دیگر نمی داند کہ از حالِ پر وبالِ خود چہ عرض نماید ؎

عمرِ گرانمایہ درین صرف شد
تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

آدمی براے معیشتِ دنیا در کسب منافع و دفع مضار آن چہ قدر سعی می نماید و شب و روز در فکرِ آن می افزاید و بجہت اندک سفر این جہان فکرہاے بیہودہ بہ وقوع می آرد ہیہات مگر ثوابِ آخرت و سفرِ گور و قیامت را ہم ازین کمتر می داند کہ از فکرِ آن غافل است و از سعی دران کاہل نہ چنین است بلکہ ثوابِ آن اعلیٰ و ادنیٰ و عذابِ آن اَشَدُّ وَاَبْقٰی تا ایمان بہ حقیقتِ آن جہان نہ دارد عَیَاذًا بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ یا بوحی قطعی نجاتِ خود ازان بلا نا امید اند و فارغ البال می باشند نہ چنین ہست کہ آن عذاب مر گناہگاران را دامنگیر ہست اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّا لَہٗ مِنْ دَافِعٍ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا. یعنی بدرستی کہ عذابِ رب ہر آئینہ بودنی ہست و فرود آمدنی ہست مر آن عذاب را ہیچ دفع کنندہ نیست در روزے کہ گرد د آسمان گردیدنی یعنی در اضطراب آید آن گاہ بشگافند و روان شوند

کوہہا یعنی برونددرہوا۔ آتش دوزخ درکمالِ جوش وخروش وآن مرعاصیان راطبق برپوش ہیہات تا عقبہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ درپیش ہست قرار وآرام کرا در کیش است۔ مگر او سبحانہٗ فضل نماید و بہ بخشاید و ہیچ حساب درمیان نہ آرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ دوام توبہ واستغفار و تعوذ از عذاب نار بکمال تضرع والتجا خصوصًا وقتِ اسحار را درحصولِ این دولت دخل عظیم ہست پس باید کہ اوقاتِ گرامی را بذکر بسیار واستغفار بے شمار معمور ومنور دارند کہ ہیچ امر مزاحم آن نشود فِی الْحَدِیْثِ. عَلَامَۃُ اِعْرَاضِہٖ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ یعنی نشانہٗ اعراض او تعالیٰ از بندہ اشتغال آن بندہ ہست بہ چیزے کہ بکار او نیاید وکار کارِ آخرت ہست ومباشرت اسباب دنیا بقدر ضرورت الحمد للّٰہ کہ استماع اخبار توقف آن صاحبہ جہان دعا گویان را مسرور می دارد دعطیہ را بحالِ خود می آرد رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قطعہ:

دارم دلکے غمین بیامرزو مپرس ۔۔۔ صد قافلہ در کمین بیامرزو مپرس

شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم ۔۔۔ اے اکرم الاکرمین بیامرزو مپرس

بس گیتم خود زیر کان را این بس ہست ۔۔۔ بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

دیگر مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ کہ بہ مستحقہ مرحمت شدہ بموقع رسیدہ حق تعالیٰ قبول فرماید و در دولت دین وآخرت بیفزاید بخدمت علیہ تصدیعات می دہد وازان نادم وشرمندہ می گردد زیادہ چہ معروض دارد سعادت ایام مبادا ازسرما۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۵۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ خان والا شان سعادت

نشان ازین درویشِ دل ریش سلام و تحیۃ خوانند و بہ جمعیت و استقامت باشند
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا کشتگاہ آخرت است ہر کہ ہر چہ اینجا کاشت
آنجا یافت فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ
الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ سعادت آثارا فقیر از رسیدن بکابل درین نزدیکی از
راہ غلبہ عشق محمدی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتِ۔ اوّلاً بالذات
عزم بہ زیارت سرور کائنات بعد از ان حج بیت خالقِ ارض و سمٰوات مصمم گشتہ و
شرمندگیِ گناہان از حد گذشتہ غیر از بند التجاء بہ آن درگاہ والا شفا ازین بلا
نمی داند۔ لہٰذا بعد عید رمضان می خواہد کہ از کابل بہ اہل و عیال و فرزندان برآید
و از راہ بلخ و بخارا و عراق و بغداد و شام متوکلاً روانہ مقصود شود۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ ہر چند امراض بدنی و کبر سن مانع می شود۔
امّا علاج علتِ معنوی و دفع عذاب اُخروی منحصر درین می بیند۔ ہیہات۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

در خاطر داشت کہ استیذان درین باب از حضرت خلافت پناہ حاصل نماید و عریضہ مشتمل
برین التماس بہ جناب علیہ ارسال دارد۔ امّا چون وقت رخصت از عزم این سفر براہِ
سورت از آن جناب والا بالمشافہ ممنوع گشت در رخصت این صوب ہمان وقت
بہ حصول پیوست و دستگاہ بمہر حملۃ الملک اسد خان حسب الحکم بدست آمد بر ہمان
اکتفا کرد و مکرر متصدع علیہ نہ گشت۔ و الا بے اذنِ آن حضرت اقدام برین مرام
چہ گنجایش داشت۔ توقع کہ بزودی این مقدمہ را بعرض والا رسانند بلکہ این رقیمہ را

بعینہٖ بگذرانند۔ امیدست کہ از عنایت وکرم قبول فرمایند۔ اَلْعَاقِبَۃُ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۵۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِیْ لَدَیْکُمْ۔ فرزندمن درین ایام بکرم اللہ سبحانہٗ شوقِ زیارت روضۂ مقدسہ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وطوافِ بیت ملک العلام علیہ تمام درقلب این محزون نزول اجلال فرمود بہ حدّے کہ طاقتِ صبر نہ دیدہ چہ کند کہ بغایت گناہگار وشرمسار ہست وعلاج آن منحصر دران بارگاہ ہست لاچار دراوائل شوال عازمِ آن حدود ہست وقاصد کعبہ مقصود اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ اما الم مفارقت آن فرزند دامن گیرہست لَعَلَّ اللّٰہَ یَجْمَعُنِیْ وَاِیَّاکَ درموسمِ تابستان امیدہست کہ بکرم اللہ تعالٰے از حدود ماوراء النہر وعراق بگذرد و بہ حدود بغداد وشام بہ نشیند ودر روضتش متوجہ کعبہ مقصود گردد اَللّٰھُمَّ یَسِّرْہُ لَنَا وَتَقَبَّلْہُ مِنَّا

مصرع

دادیم ترا از گنج مقصود نشان

بعد تحریر این سطور بہ جہت بعضے ضروریات مثل کارخیر عاجزہ فرزندی ابوالاعلیٰ و غیرآن این تاریخ موقوف داشت و فرزندی را بہ جہت فراغ ازین مرام بہ جانب سرہند مرخّص ساخت۔ بعد از فراغ ازین امور ومراجعت فرزند مذکور امیدوار ہست کہ بہ مشیئت وتوفیق وتائیدات الٰہی جل شانہٗ عازم ومتوجہ این سعادت عظمٰی شود امّا ہرروز باین فقیر از غلبۂ شوق بجاے یک سال می گذرد۔ ہیہات ؎

کے بود یارب کہ رُو در یثرب وبطحا کنم ... گہ بمکّہ منزل وگہ در مدینہ جا کنم

اگر آن فرزند بزودی تواند رسید فبها و الّا اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا وَمَعَكَ تا در محرم بجہت انصرام این امور قصد اقامت در بلدہ کابل دارد اگر سر انجام یافت فهو المراد و الّا ناچار تا بہار آینده درنواحی جلال آباد یا پشاور ہر جا بگذرد بعد ازان او سبحانہ بفضل و کرم خود این سفر میسّر کند تا در پردۂ غیب چہ مقدر است بالفعل سبب اقامت درین حدود ہمین امور است۔ خوش گفت۔ قطعہ

گر بماندیم زنده بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شده
ور بمیریم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شده

بزودی انتظار جواب است و بجہت قدوم شمایان چشم در راه وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ فرزند من دستک سابق در باب رخصت این مرام کہ بنام متصدیان کابل بود بالفعل ہمراه نیست۔ اگر دستک دیگر درین باب بزودی برسد کہ کس مانع این سفر مبارک اثر نہ شود بسیار خوب است۔

مکتوب ۵۲ - بہ فاطمہ زمان بی بی جیو صدور یافتہ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از اداے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد۔ مدتے است کہ از خدمت علیہ اطلاعے نہ دارد ع

ہر کجا ہست خدایا بہ سلامت دارش

خدا سبحانہٗ دانا و آگاہ است کہ این فقیر علی الدوام بہ دعاے سلامتی ذات با برکات از بلیات الفس و آفاق و ترقیات درجات دنیا و آخرت و نجات از عذاب بغیر از حساب براے آن جناب علی الخصوص اوقات اسحار بتضرع و التجا بدرگاہِ مجیب الدعوات معتقد است و قبولِ آن را متر صد، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ دیگر آمدنِ این فقیر باین صوبہ کابل محض نیتِ حقانی بودہ کہ علام الغیوب آن را بہتر می داند درین ایام نظر بر کثرتِ ذنوب و معاصی و شرمندگی کردارِ خود نمودہ عزم مصمم بر زیارتِ سید الانام علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام و طوافِ بیت اللہ الحرام کردہ می خواست کہ درین نزدیکی براہِ خشکی سر از پا نشناختہ دیوانہ وار گریبان دراز ہاے بدیِ خود را بہ آن درگاہِ مقدس برساند۔ شود کہ از غایتِ کرم از جرائم این بندہ شرمندہ عفو نماید و قبولش نماید چہ کند کہ درین اخیر عمر غیر ازین علاجے نمی بیند و چارۂ دیگر شفاے نمی داند۔ عذابِ شدید در پیش و ما مشغول بہ تدبیرِ نفسِ خویش و راحتِ دنیا و آخرت جمع نشود تا اختیار این باید کرد یا آن، این ہمہ تعلل و توقف تا کے و ہوا ہاے نفس دامن گیر شدہ پے در پے ھَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنی ہلاک شدند تاخیر کنندگان کہ کار امروز را بفردا انداختند در ضلالت ماندند وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ در استعداد دیگری این گفتگو کار نیز عاجزہ فرزندی شیخ ابو الاعلیٰ کہ بکمالاتِ صوری و معنوی آراستہ است و بدرجاتِ ولایات پیراستہ در پیش آمد مضطرب شدہ چندگاہ دیگر خود در صوبہ کابل اقامت نمود فرزندی مذکور را بہ جہتِ فراغ این امر بحضرتِ بلدہ طیبہ سرہند کرد۔ ہم درین اثنا قضیہ اہلیہ فرزندی شیخ محمد عمر دختر ابو الحسن واقع شدہ عاجزہ صغیرہ گذاشت۔ فرزند مذکور نیز بہ جہتِ سرانجام این امر سفر در ماند و نیز کار خیر ہمشیرہ زادہ اہلِ خانہ این فقیر در پیش آمد۔ این امور علاوہ توقف مذکور گردید۔ اما فقیر درین جا بہمین عزم نشستہ و نظر بر فراغ این امور بستہ۔ امید است کہ بمشیئتِ سبحانہٗ درین چند ماہ

این موانع رفع گردد۔ بکرم الٰہی جل شانہٗ این سفر خیر اثر میسر شود۔ این جنون دامنگیر شده در همین ذکر و فکر منتظر نشسته ؎

گہے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم | گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم
گر بماندیم زنده بر دوزیم | دامنے کز فراق چاک شده
قطعہ
ور بر فتیم عذر ما بپذیر | اے بسا آرزو کہ خاک شده

باقی مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم

بعد از رفع موانع بقاء حیات چون این سفر قریب رسد دران وقت خبر بخدمت علیہ باز می کند انشاء الله تعالےٰ چون چند امور درمیان است تحمل کہ تا شش ماه یا کم و بیش توقف شود اما برین فقیر از غایت جنون و اضطراب یک روز برابر یک سال است لیکن چہ کند کہ چاره ندارد وبخود اختیاری نمی ماند۔ حدیثے چند درباب فضیلت حج و طواف بیت الله الحرام و زیارت سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام می نویسد استماع فرمایند فرموده پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم دستیکہ کہ می شود روز عرفہ نزول می فرماید حق تعالیٰ بسوے آسمان دنیا پس فخر و مباہات می کند باین حاجیان پیش فرشتگان پس می فرماید ببینید بسوے بندگان من کہ آمده اند در حضرت من پریشان و ژولیده مو و غبار آلوده در حالتے کہ بلند کنندگان اند آواز ہا خود را بہ تلبیہ یعنی اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ از راہہاے دور گواه می گیرم شما را کہ بدرستی من بخشیدم آنہارا۔ پس می گویند فرشتگان اے پروردگار فلان و فلان و فلانہ یعنی مرد و زن ارباب گناہان و ظلم اند حق تعالےٰ می فرماید بتحقیق آنہارا بخشیدم۔ پس نیست ہیچ روزے کہ بیشتر مردم دران روز از آتش آزاد شوند از روز عرفہ۔ و نیز فرموده است پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم کسے کہ زیارت

کند مرا قصداً خواہد بود در جوار من روزِ قیامت و کسے کہ ساکن شود مدینہ مرا و صبر کند بر بلاہا
باشم او را شاہد و شفیع روزِ قیامت۔ یعنی از عذاب مامون بود و نیز فرمود کسے کہ حج کند پس
زیارتِ قبرِ من، بعد موت من باشد مثل کسے کہ زیارت کردہ باشد در حیاتِ من۔ انتہیٰ
زیادہ چہ معروض دارد ؎

سایہ ات کم مباد از سرِ ما وَالسَّلَامُ عَلیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدیٰ

مکتوب ۵۳ - بہ حاجی حبیب اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ۔ حقائق و معارف آگاہ اخوی
اعزی حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لازال کاسمہٖ حبیباً للہ سبحانہٗ از این درویش دل ریش
سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ
عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ یعنی اگر سلامت خواہی سلام گوے بر
دنیا و وداع سازد آن را و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر بگوے و در پئے آن ہر دو آن را
نیز مخواہ و طالب مولیٰ جل شانہٗ باش نہ باین معنیٰ کہ بکارِ آخرت نہ پردازد بلکہ منظور او در آن
وقت جز حق سبحانہٗ چیزے دگر نہ باشد۔ ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ فَآھًا ثُمَّ آھًا ثُمَّ آھًا

عجب معاملہ ہست کہ با این ہمہ خرابی و شرمندگی و کمال خجالت از صرفِ عمر در لطالت گاہے
چنان موردِ عنایاتِ بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبانِ قلم و قلم زبان محرم آن
نمی باشد۔ خصوصاً در رمضان المبارک چندان دقائق و اسرار خلت و محبت و محبوبیت
پے در پے سیما در نماز تراویح شرف ورود یافت کہ بے طاقت می ساخت و زبان از اظہار آن
نہ داشت۔ شب بیست و ہفتم آن لیلۃ القدر بصد آب و تاب و انوار و اسرار ظاہر گشت کہ قلم

از کثرت آن شکست دہمچنان حاضر و غائب بشارات نجات و مغفرت و غیر آن از عنایات بظہور پیوست وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ازین لاف و گزاف کالتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ   لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

گناہگار است و از اغرہ امیدوار دعای رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا - حاجی الحرمین الشریفین حاجی پاینده باقی چندگاه در صحبت فقرا رگذرانیده و از فیوض و برکات بزرگان دین حظ وافر دید. چون متوجه وطن خود گشت بنا براین دو کلمه نا مربوط بسمت تحریر پیوست. باقی حقائق این جاے را حاجی مذکور بزبانی واخواهد نمود انشاء اللہ تعالیٰ فرزندان سعادت مند و ہمہ یاران را اسلام خوانند و بکار اخروی و تطہیر باطنی تمام و کمال کوشند ؎

کار این است و غیر این ہمہ ہیچ   والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۱۴۵ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی - قطعہ:

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام   تا زین دو کدام خوبتر کرد خرام

خورشید جہان نواز جانب شرق   یا ماہِ جہان گرد من از جانب شام

عجب ہزار عجب کہ آن فرزند ارجمند بعد از مدت بسیار در انتظار بے شمار از مدتے ہست نہ رسید اند و یاد این دور افتادگان کہ در کمال انتظار و اشتیاق شما بودند سلامے و پیامے ہم نہ نوشتہ۔ مگر از تمام ایام مفارقت تسلیتے بحالِ دور افتادگان راہ یافتہ بلکہ از مدت مدیدہ مکتوبِ شما بہ این فقیر نہ رسیدہ ہست سبب تعجب گردید باوجود آنکہ ازین جانب متواترہ و متکاثرہ از تحط و غیر آن چہ از راہ تلوہ و اک وچہ از راہ غیر ذلک باین فرزند مرسل گردیدہ حَسْبُنَا اللّٰہُ

وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ ہرسال در عین انتظار مکتوبے از تو خوشی اہل خانہ شمار سید و خبر رسیدن آن فرزند در نہم شعبان بسرہند گردید چون اشتیاق شمایان دران مندرج بود ازین طرف ہم کمال اشتیاق بود پس سبب توقف و استفسار چہ گردید ایام برسات نہ رسیدہ آمد تا انقطاع آن مدت مدیدہ درمیان ہست اگر راہی شدہ آید بہتر و الّا بجرد رسیدن این رقیمہ خود را متوجہ این حدود سازید و از زیر بار انتظار برآرید۔ بیشتر ہرچہ صلاح دانید فقیر را قبل ازین بچند ماہ قصد زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ سبحانہ شرفاً بجدے مستولی شدہ بود کہ زمام اختیار از دست رفتہ بود و تا حال در ولایت می بود اما بجہت بعضے ضروریات فرزندان این معنی در تعویق افتاد۔ درین بہار آیندہ محتمل کہ این متمنا بظہور رسد و سعادت ابدی حاصل گردد اگر تا آن وقت برسند بہتر ازین کہ دیدار یک دیگر میسر گردد۔ ہرچہ مقدر ہست از ینجا ہم چند مکتوب بہ آن فرزند نوشتہ ہست دیگر ہیچ معلوم نہ شد کہ مضمون فرمان حسب الحکم چیست اگر قبل از رسیدن خود بہ آن اطلاع دہند عین صواب ہست اَلْبَاقِیْ عِنْدَ الْبَاقِیْ۔ والسلام

مکتوب ۵۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی فرزندی ارشدی زید عمرہ و درجاتہ از ین فقیر سلام خوانند و زیادہ از حد مشتاق دانند مکاتیب متعددہ شما رسید و مضامین ہر کدام معلوم گردید مکتوب کہ مشتمل بر رونداد احوال بلند و ارادت ارجمند و ظہور اسرار محبوبیت و خلت و لبشارت حصول مراتب قطبیت و غیر آن بود از مطالعہ آن بنہایت محظوظ و مسرور گشت رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فقیر در حق آن فرزند نیز ہمین قسم امید دارد بلکہ می باید وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی از قضیہ میر فقیر اللہ مرحوم چہ نویسد کہ بر جمیع دوستان چہ حالت روے دادہ و والدہ او از آن وقت دیوانہ و مجنونہ شدہ ہست و والدہ شمایان نیز در کمال تحسر و تحزن ہست

وازدنیا دل سرد گشته عزم مصمم بزیارت حرمین الشریفین براه خشکی بربسته و برین امر به جد نشسته و بنابران خبر به آن فرزند کرده شد که چون هوا غایت گرم ست اگر ممکن باشد خود را به سبیل تجرد زودی درین جا رسانند و فرزندی محمد پارسا هم درین نزدیکی ظاهراً درینجا برسد بعد از اطلاع بر مضمون فرمان هرچه مصلحت باشد به مشیت الله سبحانه به عمل آورده شود. اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ. وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب ۵۶ - به پادشاه دین پناه صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى خُصُوْصًا عَلٰى سَيِّدِ الْوَرٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى الْاَمِيْرِ الْكَبِيْرِ مِنْ لَّدُنِ الْحَكِيْمِ الْخَبِيْرِ. ذرهٔ بے مقدار بعرض مقدس آن امام الابرار السلطان ذی الایدی والابصار بعد اظهار مراتب دعا و عجز و انکساری رساند ؎

سلامت همه آفاق در سلامت تست ‌‌ ‌‌ به هیچ حادثه شخص تو دردمند مباد

بعد از ان بعرض احوال کثیر الاختلال خود جرأت می نماید. قبله گاها عمر به آخر رسید و پیام گور و قیامت از پیش در رسید و گناهان بے شمار و بے حد و عذاب آخرت ابقیٰ و اشد ؎

مَرَّتْ اُعْمُرَ فِیْ لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ ‌‌ ‌‌ فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا

آتش در کمال جوش و خروش و آن سر عاصیان را طبق و سرپوش لاچار حج بیت الله الحرام که مکفر ذنوب و آثام ست بر خود فرض دیده و زیارت روضهٔ مقدسهٔ نبی شفیع که کریمه وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ مبین حال با کمال اوست بر خویش لازم فهمیده و استخارها درین باب براه خشکی مساعد گردیده. چون اقدام برین مرام بے حصول اذن آن امام ترک ادب بوده لهذا به این چند کلمهٔ نامربوط از بندهٔ کابل مصدع خدمت علیه گشته امیدوار از کرم پادشاه دین پناه

آن دارد کہ این احقر در نسبت این سعادت عظمیٰ ماذون گردد تا بدیدہ باین راہ بدود ۔ قطعہ

گر ہماندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ

ور بمردیم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رُئِیَ الشَّیْطٰنُ یَوْمًا ھُوَ فِیْہِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْیَظُ مِنْہُ فِیْ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِلَّا مَا رُئِیَ یَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّہٗ قَدْ رَاٰی جِبْرِیْلَ یَزَعُ الْمَلٰٓئِکَۃَ رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ اَیْضًا قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَۃَ اِنَّ اللّٰہَ یَنْزِلُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیُبَاھِیْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ فُلَانٌ کَانَ یُرْھَقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَۃٌ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عَتِیْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ یَوْمِ عَرَفَۃَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِہٖ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃَ بِالْمَغْفِرَۃِ فَاُجِیْبَ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَھُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّیْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْہُ قَالَ اَیْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَیْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّۃِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ یُجَبْ عَشِیَّتَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِیْبَ اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنَّ ھٰذِہٖ لَسَاعَۃٌ مَا کُنْتَ تَضْحَکُ فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضْحَکَکَ اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِیْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِیْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ یَحْثُوْہُ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَدْعُوْا بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَکَنِیْ مَا رَاَیْتُ

مِنْ حَجٍّ عِمَّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَعَنْ رَجُلٍ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِيْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيْ جِوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِيْ اِحْدَى الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِيْ بَعْدَ مَوْتِيْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ

که مواضع اجابت دعاست رسیده دعاے جان و ایمان حضرت .... را بر خود لازم خواهد دید۔ اِنَّهُ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَّعَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۷۵۔ بحقائق آگاه حاجی عبد الله صدور یافته است

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق و معارف آگاه برادر عزیز حاجی عبد الله و جمیع یاران خوش باهی ازین فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔ از واقعهٔ هائلهٔ فرزندی میان ابو العلیٰ که بتاریخ سیزدهم شهر شعبان المعظم ۱۱۰۸ھ گردید چه نویسد که داغها در دل گذاشت و عالم را در چشم سیاه ساخت چون ولی مادر زاد بود و امید است که غریق بحار انوار و مغفرت گردد۔ چنانچه معائنهٔ این فقیر گردیده است و خواهد گردید۔ فرزندی خواجه محمد زبیر الٰهی عمرش دراز باد بجاے آن فرزند مغفور مسرور دانسته آنچه لوازمهٔ دوستی و خصوصیت بآن مغفور مسرور می داشتند زیاده ازان در حق فرزندی خواهند نمود و این معنیٰ را باعث کمال رضامندی این فقیر خواهند دانست می باید که این کتابت را جمیع یاران و اُلوس بنماید و درین باب تاکید تمام دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ فرزندی محمد زبیر سلام می رساند۔

مکتوب ۵۸ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا۔ حقائق و معارف دانگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبداللہ و جمیع یاران ہموارہ بعافیت و استقامت باشند و ازین جانب سلام خوانند و عمر گرامی در یاد خدائے متعال صرف نمایند ع۔ کار این است وغیر این ہمہ ہیچ

احوال این جا بخیر و خوبی گذران است خیریت دوستان دائماً مطلوب و مامول است باید کہ بدست آیندگان احوال نویسان باشند و این جانب متوجہ خود ہا شناسند بمشیئت الٰہی جل شانہٗ عزم مصمم شدہ کہ بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول از دار الارشاد حضرت سرہند بطلب عظمیٰ راہی شدہ است دیگر از استماع واقعہ فرزندان شما نہایت در خاطر تفکر شدہ از خواست خداوند تعالیٰ راضی بودہ بہ صبر پردازند اللہ تعالیٰ سبحانہٗ اجر عظیم بجائے شما کرامت فرماید مبلغ نیاز یاران بموجب تفصیل ذیل صوفی عبدالرحمٰن رسانیدہ فاتحہ سلامتی خواندہ شد اللہ تعالےٰ بیفزاید و ترقیات نماید۔ والسلام

مکتوب ۵۹ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ برادر طریق حاجی عبداللہ و سعادت و رفعت مآبان ہر یک نوروز بیگ و بہرام بیگ و پرنظر بیگ و جمیع یاران خوش باشی ازین درویش دل ریش سلام عاقبت اندیش و انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند۔ چون در آخر عمر کمال تمنا آن بود کہ بہر وجہ خود را بزیارت حرمین الشریفین برساند الحمد للہ کہ بمبالغہ تمام و کمال از بادشاہ دین پناہ رخصت گرفتہ در بندر مبارک سورت رسیدہ شد۔ از انجا کہ جہاز پادشاہی در فتح شاہی بموجب حکم خلیفۂ وقت تمام و کمال در تصرف فقرا بودہ بنا بر آن فوج فوج از فقرا خیلے ہمراہ این فقیر سوار شدند چون موسم اخیر بود و بہزار جر ثقیل در بندر رسیدہ شد۔ امید وار است کہ در ماہ ربیع الاول ازین جا روانہ پیشتر می شود۔ در موسم آیندہ بزیارت حرمین الشریفین مشرف شدہ

روانہ ہندوستان گردد۔ و بعد رسیدن دران اماکن طیبہ انشاء اللہ شبے ہم از دعای دوستان و محبان تقصیر نہ خواہد نمود ؎ قطعہ :۔

گر بماندیم زندہ بر دوزیم — جامۂ کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جمیع یاران طریق سلام خوانند بیاد خدائے عزوجل باشند فرزندی محمد نقی و محمد زبیر و غلام معصوم سلام باشتیاق تمام مطالعہ نمایند بہ جمیع مستورات خویش یا ہی از جانب والدہ فرزندان دعا رسانند۔

مکتوب ۶۰ ۔ بہ معارف آگاہ حاجی عبد اللہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ و جمیع یاران خویش یا ہی ازین فقیر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند الحمد للہ کہ پنجم رجب المرجب داخل بلدۂ خجستہ بنیاد گردید۔ غرۂ شعبان المعظم روانہ پیش است عبد الرحمن را ازین جانب رخصت نمودہ از حقیقت فرزند محمد زبیر آن حقائق آگاہ واقف اند کہ بعد وفات والد مرحوم خود بے کس ماندہ رعایت و احسان اخفا در مادۂ او مطلوب است کہ دیگرے نہ داند۔ از جانب فرزندی محمد نقی و محمد زبیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔

مکتوب ۶۱ ۔ بہ برادر دینی حاجی عبد اللہ صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبد اللہ و جمیع یاران خویش یا ہی ازین درویش دل ریش سلامت و عافیت انجام مطالعہ نمایند۔ ہیہات عافیت در دنیا کراست کہ آن منحصر بیاد مولا است جل و علیٰ۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ہر کہ ہر چہ اینجا کاشت ثمرۂ آن در عاقبت برداشت حقائق آگاہا درین مدتہا مکتوب مرغوب شما مشتمل بر حقیقت خیر و عافیت و جمیع یاران اینجاے نہ رسیدہ۔ می باید کہ تا ہنگام ملاقات از حالات خویش

نویسان باشند و خواهند بود. تا خاطر این جانب جمع گردد و قبل ازین بدست عبدالرحمٰن
خادم نوشته بود که آنچه نیاز این جانب بر شما جمع شده باشد در آنجا باخوی اعزی میر
محمد فضل الله بدهند. یقین ہست که تا حال داده باشند جواب این خواهند نوشته
و درین ولا باز برای این معنی مرقوم شد سبب برسات چند ماه در برہان اقامت
قرار شد عزم مصمم ہست که در ماه جمادی الاول ازین جا روانه وطن مالوف شوم بیشتر
آنچه بخیر ہست او سبحانہ بمنصۂ ظهور آرد. چون لالو خادم قدیمی را روانه آن حدود نمود
بنابر آن این چند کلمه مرقوم نمود. اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود زیاده ہست
او سبحانہ بخیر و خوبی میسر آرد. اہل خانۂ خویش و جمیع مستورات خوش بائی ازین فقیر و
بیگم جیو و نور چشمی چنونی بیگم مع فرزندان و جان عمری خدیجه بیگم دعا رسانند. حقائق
آگاها بسبب نهایت دیر کشیدن اقامت تصدیعات خرچ بسیار کشیده و قرض دار کردا
گردیده. اگر نیاز یاران ہندوی کروه بدست لالو بدهند گنجایش دارد. فرزندی محمد نقی
سلام خوانند و مشتاق دانند. به اخوی میر محمد فضل الله وغیره مکاتبت را برسانند و
لالو را ہمراه برند.

مکتوب ۶۲ - به حقائق آگاه حاجی عبدالله صدور یافت..

اَلحَمدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِینَ اصطَفٰی. حقائق آگاه برادر طریق
حمد الله و حاجی عبدالله ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند لِلّٰهِ الحَمدُ
که بتاریخ بیست و هفتم شهر شوال بخیر و عافیت داخل شاه جهان آباد گردید غالب که
ایام برسات و گرما درین جا بگذارد. می باید که تا ہنگام ملاقات از احوال خیر
مآل خود نویسان باشند و خواهند بود اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود

زیادہ از حدہست او سبحانہٗ بخیر و خوبی میسّر گرداند. صوفی عبدالرحمٰن ظاہر نمودہ بودند کہ دو روپیہ نیاز این جانب را بحقائق آگاہ مطابق نوشتۂ الیسان باخوی میر محمد فضل اللہ دادہ اند۔ و نیاز فرزندان را کہ حوالہ من نمودہ بودند ہر یک از انہا موافق گفتۂ شما دادہ شد و نیز ظاہر نمودہ کہ بجانۂ آن حقائق آگاہ حق تعالےٰ فرزندے عطا فرمودہ والتماس نام از ایشان کردہ او سبحانہٗ قدوم او بر شما مبارک گرداناد۔ نامِ او محمد عبداللہ کہ نام اخوی غفران پناہی میان حضرت بودہ نہادہ شد۔ حق تعالےٰ مبارک سازد و می باید کہ تا ہنگامِ ملاقات از احوالِ خیر مآلِ خود نویسان باشند و خواہند بود تا خاطر جمع گردد محمد رفیق جورہ غاسی و جمیع یارانِ طریق بہ یادِ خدا جلّ و علا باشند و سلام از این جانب فقرا زادہا محمد عمر و فرزندے محمد نقی و محمد زبیر سلام خوانند۔

مکتوب ۶۳۔ بہ برادر عزیز حاجی عبداللہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ. حقائق آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و ملا سکندر و ملا عاشور و جمیع یاران خوش باہی از فقیر سلام عافیت انجام خوانند و مطالعہ نمایند۔

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ — وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

مثنوی

عشق آن شعلہ ست کو چون بر فروخت — ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند — در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب داخل بلدہ خجستہ بنیاد گردیدہ غرۂ شعبان المعظم انشاء اللہ تعالیٰ روانہ پیشتر ہست مدتہا ہست کہ اخبار فرحت آثار آن برادر طریق بہ این جانب نہ رسیدہ خاطر نگران این معنی ہست می باید کہ تا ہنگامِ

ملاقات از احوال خیر مآل خود ہا نویسان خواہند بود تا خاطر جمع گردد۔ اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود زیادہ الحمد سبحانہ و سبحانہ، بزودی و خوبی میسر گرداناد و متصل سازد جمیع اہل ستر مستورات این جانب دعا خوانند۔ والسلام۔ از فقیر شاہ محمد و محمد صادق سلام خوانند و مشتاق دانند۔

مکتوب ۶۴ ۔ بہ برادر طریق حاجی عبداللہ صدور یافتہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادرِ طریق حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین جانب سلام خوانند و مشتاق دانند بیادِ خدا جل وعلیٰ باشند فرزندی ارشیدی شیخ محمد ہادی کہ جامع فضائل و کمالات صوری و معنوی ہست عازم آن حدود ہست۔ چون کار خیر فرزندان در پیش دارد آن مصمم نمود کہ بعد فراغ این خود را پیش این فقیر رسانیدہ رفیقِ سفر حجاز شود۔ لہٰذا نوشتہ می شود کہ ہر خدمتے بہ فرزند مذکور خواہند نمود باعثِ اجرِ عظیم خواہد شد و مسرت این جانب خواہد بود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۶۵ ۔ بہ حاجی عبداللہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ سعادت آثار حاجی عبداللہ وغیرہ برادرانِ طریق ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و بیاد خدا جل وعلیٰ باشند مکتوب مرغوب مع ہندوی مبلغ سی صد و پنجاہ روپیہ کہ بمصحوب کریم داد فرستادہ بودند رسید۔ مطابق نوشتہ بعمل آورد حق تعالےٰ ترقی نصیب گرداند فاتحہ خیر خواندہ شد می باید کہ از احوال خیر مآل خود نویسان باشند بتاریخ ۲۱ شہر محرم الحرام از ہر وجہ رخصت از بادشاہ دین پناہ گرفتہ متوجہ بطرف ہندوستان شد۔ امید دار ہست کہ چندین در سرہند ماندہ عازم جازم آن حدود شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وقت کوچ نوشتہ شد۔

مکتوب ۶۶۔ بہ حاجی عبداللہ صدر دریافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ و ملا اسکندر سلام خوانند و مشتاق دانند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ۔ یعنی اگر سلامتی خواہی بر دنیا سلام گو دست ازو بشو۔ واگر کرامت و بزرگی خواہی آخرت را نیز وداع ساز بہ او خدا جل و علیٰ باش۔ طلب آخرت اگرچہ لابد ہست۔ اما اگر از برائے خود ہست آن نیز منوط بہ تقویٰ و زہد ہست و اگر از برائے مولیٰ است پس آن اعلیٰ و اولیٰ ہست دین حال نصیب مقربان درگاہ ہست و آن نصیب مؤمنان ابرار ہست۔ ہیہات وقت کار ہست نہ ہنگام خورد و خواب فردا کار با جبار ہست فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ قصہ مختصر از ہمہ چیز یادِ خدا بہتر ہست۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ مکتوب مرغوب آن برادران دین مع مبلغ دو اشرفی مصحوب محمد صادق رسید و مضامین خصوصیت آئین فہمیدہ فاتحہ خیر برائے ترقیات خواندہ شد حق تعالےٰ قبول فرماید و بیفزاید۔ می باید کہ تا ہنگام ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند و این جانب را متوجہ حالِ خود ہا دانند از فقیر زادہا سلام خوانند و مشتاق دانند۔ والسلام اولاً و آخراً۔ جمیع برادران طریق سلام خوانند و بیادِ خدا جل و علیٰ باشند برائے ملاقات دوستانِ آن حدود سفر آن صلاح آثار مع فرزندان و تابعان در آخر ماہ ربیع الاول مقرر ہست بیشتر تا چہ مقدر ہست۔ از استماع تولد فرزند سعادت مند بجانہٗ آن حاجی الحرمین الشریفین بسیار مسرور گردید۔ حق تعالےٰ صالح و نیک بخت گرداند۔ و در عمرش بیفزاید۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

مکتوب ۷۶ ۔ بہ صاحب زادہ والا منزلت ہدایت وارشاد مرتبت نتیجۃ الولایت والقطبیت مخدوم زادہ خواجہ محمد زبیر صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند زِیْدَ عِزُّہٗ وَتَوْفِیْقُہٗ رسید مضمونِ آن معلوم گردید لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بخیر و عافیت با متعلقان رسیدند حق تعالیٰ با ہمہ دوستان بخوبی و بخیر جمع سازد ۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ فقیر آناء اللیل واطراف النہار بہ دعاے خیر شما با والدہ و ہمشیرات شما و حصولِ مطالبات و مرادات نہ آن قدر مقید ست کہ احصاے آن توان نمود اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ دیگر از احوال باطنی خود چیزے نوشتہ اند اَللّٰھُمَّ زِدْ ۔ یقین ست کہ شما یان ہم بہ دعاے دوستان درجمیت جمع امور مقید خواہند بود بالجملہ در پنج وقت نماز از یاد خداے جل شانہٗ غافل نہ باشند و طالب مطلبے کہ بدست بیاید باشید آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد در طلب آن نہ باشند احوال را نویسان باشند بہ والدہ و ہمشیرہ خود و خالہ خود و بہ فرزندی محمد حسین با جمیع یاران و فرزندان و نور چشمی غلام احمد سلام رسانند ؎

ہرچہ جز ذکر خداے احسن است ۔ گر شکر خوردن بود جان کندن است

بہ فرزند سعادت مند بہاء الدین احمد مشہور بہ کابلی از ین فقیر سلام سلامت انجام رسانند و مشتاق دانند ۔ اَلنَّصِیْحَۃُ ھُوَ الدِّیْنُ وَمُتَابَعَۃُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ۔ وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب ۶۸۔ بہ شیخ محمد مراد۔ صدور یافت۔

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَ تَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ برادر عزیز شیخ محمد مراد
بہ عافیت واستقامت بودہ ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند ہموارہ بر وظائف
بندگی وطاعات وبر جادۂ شریعت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ مستقیم و
مستدیم باشند و عمر گرامی را کہ غنیمت بے عوض و گوہر بے بدل ہست بیاد الٰہی جل شانہٗ
مصروف و معمور دارند و در وقت اسحار بتوبہ و استغفار و گریہ زار مشغول باشند۔ و
در اوقاتِ صالحات فقرا را از دعا فراموش نہ گردانند۔ دو کتابت آن برادر رسیدہ
حقائق مرقومہ را آگاہی بخشید و فرحت فراوان رسانید۔ مامول کہ بہمین منوال از
احوال خیر مآل اطلاع می دادہ باشید کہ باعث یاد آوری غائبانہ ہست۔ دیگر قصد
آن حدود درین سال بہ خاطر راہ یافتہ بود کہ بہ آن سرزمین رسیدہ ملاقاتِ دوستان
نمودہ زیارت مزارات آن دیار نماید امّا بواسطہ بعضے موانع و عوائق عزیمت این سفر
در عقدۂ تعویق و مضیق توقف و تراخی نماید۔ والسلام

ختم شد

257

تصحیح نامہ

مکتوبات حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ

حصّہ اوّل

مصحّحہٗ

حضرت عبداللہ جان

عفی عنہ

جس کی تلافی انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں کی جائیگی۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۵	محمد زبیر، عبد الاحد کو بھی صاحب زادگان فرماتے ہیں۔	خواجہ محمد زبیر حضور کا نواسہ ابو العلی کا بیٹا ہے خواجہ عبد الاحد حضور کے چچیرے بھائی خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ کے برخوردار ہیں۔
۷	۱۲	شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالےٰ قرار گرفت	شیخ الشیوخ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالےٰ سرہٗ قرار گرفت۔
۷	۱۹	نظم بطریقۂ نثر ادا کیا ہے	قبل از شروع لفظ مثنوی لکھنا چاہیے (اے خامہ مکن الخ)
۸	۱	آن ہادیٔ خلق و درسر راہ	آن ہادیٔ خلق و رہبر راہ۔
۸	۲	معصُوم صفات واحمدؐ	معصومؐ صفات واحمدؐ آئین۔
۸	۱۰	نظم بطریقۂ نثر نوشتہ	قبل از ان لفظ مثنوی باید نوشت۔ (از سلفِ خود خلعتِ ارجمند الخ)
۱۲	۶	لوز تو ام ہمین قسم	لوزِ تو ہم ہمیں قسم۔

		غلط	صحیح
۱۳	۵	به انواع حلی دید که نزدیک بود جمال خود	به انواع حسنے دید که نزدیک بود بجمال خود واله وشیفته گردد۔
۱۴	۱۴	بصد آب وباچندین	بصد آب وتاب وباچندین۔
۱۵	۶	زمین وآسمان اگر بگذارند	زمین وآسمان اگر بگدازند
۱۵	۸	شعررا به نثر تضمین کرده۔	قبل از شعر این علامت باید نوشت سه (دران روز کر فعل پرسند و قول)
۱۵	۱۰	فَتَذَکَّرُوْمَا اَقُوْلُ لَکُمْ	فَسَتَذْکُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ۔
۱۵	۱۹	اللہ تعالےٰ ماگرفتان را	اللہ تعالےٰ ماگرفتاران را۔
۱۶	۲	درد عادارند۔	درد عا دانند۔
۱۶	۵	مولای حقیقی مردص بوند	مولاے حقیقی مرتاض بوند۔
۱۶	۱۵	جزوے نیازے که بفقرا	جزوے نیازے که بفقرار۔
۱۶	۱۶	ودرو برکاته بیفزاید	ودراو برکات بیفزاید۔
۱۶	۱۹	بخدمت سیدی سندی سلم اللہ	بخدمت سیدی سندی سلمهُ اللہ۔
۱۷	۱۸	این معانی سرمایۂ الخصوص	این معانی سهلة الحصول
۱۸	۲	استماع توفیق آن همیشه	استماع توفیق آن همشیره
۱۸	۶	به شیخ پیر صدور یافت	به شیخ جیو صدور یافت۔
۱۹	۱۳	آن عارف سجایا از خود فانی	آن عارف سبحانی از خود فانی
۱۹	۱۳،۱۴	هردو مصراع به نثر نوشته هست۔	اے وقت توخوش .... سه من هیچم وکمتر از....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۱	بہ نثر نوشتہ۔ خوابم شد از دیدہ۔	سہ خوابم ببشد از دیدہ۔
۲۰	۳	تَأتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ	تَأتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمِ
۲۰	۱۳	وَالْغَیْبُ لَدُنِّ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ	وَالْغَیْبُ مِنْ لَدُنِ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ۔
۲۱	۱	نظم بہ طریقہ نثر نوشتہ۔	علامت بیت سہ من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم۔
۲۱	۲	اِیَّاسَ وَالْمَعْصِیَۃ	اِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ
۲۱	۳	وسبب غضب من جل و علیٰ	وسبب غضب حق جل و علیٰ۔
۲۱	۶	نظم بہ طریقہ نثر نوستہ	علامت بیت سہ دران روز کز فعل الخ
۲۱	۱۲	راہ باید شناخت	را باید شناخت۔
۲۳	۱	مکتوب بہ خان شالیستہ خان	مکتوب بہ سطر ۳ قبل از "حضرت فیاض علی الاطلاق الخ"
۲۴	۱۵	یوم لاظل الا ظلہ	یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّہٗ۔
۲۵	۵	مصاب را تعزیو نمایند	مصاب را تعزیہ نمایند۔
۲۶	۵	آن را ازات سیئات	آن را لذت سیئات۔
۲۷	۱۰	مَلِكُ السَّمٰوٰتِ	لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
۲۷	۱۴	برامید یائست	برامید ہالیست۔
۲۷	۱۸	جُزْئِیَّۃٌ مِنْ جُزْئِیَّاتِ الْحَقِّ	جَذْبَۃٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ
۲۸	۳	طَلَبَ الْمَالِ وَالْجَاہِ	طَلَبُ الْمَالِ وَالْجَاہِ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۴	مِنَ النَّارِ فِي الطَّاعَةِ وَاُدْخِلَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔
۲۸	۴	وَالنَّاسُ نَغُوسُ	وَالنَّاسُ نَغُومُ
۲۸	۱۲	در ترک انام ومعاصی	در ترک آثام ومعاصی ...
۲۸	۱۳	ہر کجا ہست خدایا لبلامتہ ارش	سہ ہر کجا ہست خدایا لبلامت دارش ۔
۲۸	۱۶	تا عقدۂ الہام فَرِائِق	تا عقدۂ ابہام فَیِّق
۲۹	۳	حَامِدَ اللّٰهِ الْحَظِیْمِ ۔	حَامِدًا لِلّٰهِ الْعَظِیْمِ ۔
۲۹	۵	وتَجَنَّبَ عَنِ الْغَنِیِّ	وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰی ۔
۲۹	۷	هِیَ دَارُ الْقَرَارِ وَالنُّورُ وَالظُّهُورُ	هِیَ دَارُ الْقَرَارِ وَالنُّورِ وَالظُّهُورِ
۲۹	۸	ومعشوق این دیوان مجنون	ومعشوق این دیوانہ ومجنون
۳۰	۳	عواقب امور محو گردد	عواقب امور محمود گردد ۔
۳۱	۳	واز ہوا وہوس دارد	واز ہوا وہوس دُور دارد
۳۱	۴	شعر بہ طریقہ نثر نوشتہ	علامت بیت سہ گوے توفیق وسعادت....
۳۱	۶	مکتوب نوشتہ ۔ باسمہ سبحانہ ۔	مکتوب ۴۲ ۔ بہ مخدوم زادہ بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ اَلْحَمْدُ .....
۳۱	۱۰	فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْهُ	فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِنْهُمْ ۔
۳۲	۲	آن بہ دل وجان عظم اللّٰہ	آن بہ دل وجان پیوست یَعَظِّمَ اللّٰہ ...
۳۲	۵	کہ فردا کار تا جبار	کہ فردا کار با جبار
۳۲	۸	از راہ عوارض بشریہ ... مفقر ماند	از راہ عوارض بشریہ مفتقر ماند
۳۳	۲	عَلٰی بَصِیْرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ	عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۶	وَهُوَ اَعْلَمُ لِمَنِ اتَّقٰی	وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی
۳۵	۱۳	يكرهُ المَوتُ	يَكْرَهُ الْمَوْتَ
۳۵	۱۴	مجذوگما	محذوما
۳۶	۵	درنیام اختیار	وزمام اختیار
۳۶	۶	رَاسِي الجَمِيْلُ	رَأْسُ الْجَمِيلِ
۳۶	۷	كَنَفِ الْعُلَمَاءِ	كَهْفِ الْعُلَمَاءِ
۳۶	۷	وَرَا الْقَبِيْحُ قَبِيْحٌ	وَرَأْسُ الْقَبِيْحِ قَبِيحٌ.
۳۶	۹	ہیچ نہ روید خیراوش زائدازشراد	ہیچ نہ روید خیراو۔ شر زائد از شر او چہ گفتہ آید۔
۳۶	۱۰	مہیب نہ خاست	مہیا نہ خاست .
۳۶	۱۸	دتجاقی داعراض	دتجافی واعراض
۳۷	۲	عَبْدٍ مُؤْمِنٍ	عَبْدِی الْمُؤْمِنِ
۳۷	۴	فَاَبْقَيْنَاهُ النُّوْرُ الحَقَّانِيُّ	فَاَبْقَيْنَاهُ بِالنُّوْرِ الْحَقَّانِيْ.
۳۷	۸	هٰؤُلَاءِ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ	هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ .
۳۸	۶	اشفاق پناہا	اشفاق پناہ
۳۸	۱۸	کہ خیرے انان فرزند نہ داد	کہ خبرے ازان فرزند ندارد ۔
۳۸	۱۹	اَلسَّلَامَةُ فِی اِدَامِ الطَّاعَةِ	اَلسَّلَامَةُ فِیْ دَوَامِ الطَّاعَةِ۔
۳۹	۲	کاشفہ۔ نحمدہٗ جزو مکتوب سابق قرار دادہ ۔	از نحمدہٗ مکتوب مستقبل شروع می شود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۳	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ عَتِيْقٌ
۳۹	۱۹	وعامیان را آن طبق	وعاصیان را آن طبق ۔
۴۱	۶	محذومنا	محذوما
۴۱	۷	مجدد الف ثانی وبلده متینه	مجدّد الف ثانی در بلدهٔ پتنه
۴۳	۱۳	وآن مرعاصیان طبق دسرپوش	وآن مرعاصیان را طبق دسرپوش ۔
۴۴	۲	نُورِ رَبِّ الْعٰلَمِين	نَوَّرَ رَبِّهٖ الْعٰلَمِيْنَ .
۴۴	۸	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَا	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ
۴۴	۸	رَوَاهُ الْبُخَارِيْ . مکتوب تاچه	بعد از رواه البخاری، شروع مکتوب ۳۳ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ الخ .
۴۴	۱۱	از حال خود چه نویسد	از حال خود چه گوید ۔
۴۵	۵	عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ...	عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔
۴۶	۳	.... مرغوب رسید	مکتوب مرغوب رسید
۴۷	۲	مکتوب ۳۶	مکتوب ۳۶ ۔ به بادشاهِ دین پناه صدر یافت
۴۸	۶	مکتوب ۳۷	مکتوب ۳۷ ۔ بپادشاه دین پناه ۔
۵۲	۱۹	چگونه بجمعیت دارم ۔	چگونه بجمعیت بود ۔
۵۳	۸	واز درگاه زنند	واز درگاه رانند ۔
۵۳	۸	خوابم لبشد درین فکر جگرسوز	؎ خوابم لبشد از دیده درین فکر جگرسوز ۔
۵۴	۱۶	بیت بطریقه نثر نوشته	علامت ؎ عمر گرانمایه درین صرف شد تاچه خورم صیف وچه پوشم شتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	اولیا رحلبسار خداوند	اولیا حلبساے خدا اند
۵۵	۱۰	مکتوب ۴۳ نوشتہ	اینجا مکتوب مثبت مالبقیہ نیز حصۂ مکتوب باسبق است
۵۵	۱۷	....	غلط گفتم کہ گر سگ داند این راز ز درد و غم کند بس گریہ آغاز
۵۵	۱۸	....	نہ تنگ این سخن افغان برآرد کہ بدعہدی زما خود را شمارد
۵۵	۱۹	سگان خود صاحب خود را شناسد ہراسد کو بسے از ما شناسد	؎ سگان خود صاحب خود را شناسند ہراسند کو بسے از ما شناسند
۵۶	۳	چون این دین بکمال رسد	چون این دید بکمال رسد
۵۶	۱۶	ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش	ع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش
۵۶	۱۹	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؎ آتش بدو دست خویش در خرمن خویش
۵۷	۱۴	گر بر سر کوے ماکشتہ شوی	گر بر سر کوے عشق ماکشتہ شوی
۵۷	۱۸	مکتوب ۴۶	مکتوب ۴۶۔ بجامع علوم عقلیہ و نقلیہ عارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد صدور یافت
۵۸	۳	ھیئات	ھیہات
۵۹	۱۴	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؎ گوے توفیق و سعادت درمیان....
۶۰	۳	اَرَدْتَ السَّلَامُ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا	اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا۔
۶۰	۵	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ... را باید خواند	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ را باید خواند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦١	١٥	صوفی قلندر .... ازین درویش	صوفی قلندر بیگ ازین درویش ۔
٦١	١٦	درترک انام شناسند ۔	درترک آشام شناسند ۔
٦٢	٨	کثیر الاختلال تودچہ نوشتند	کثیر الاختلال خودچہ نویسند ۔
٦٢	٩	دکار آخرت ہیچ ہیچ ۔	وکار آخرت ہیچ در ہیچ ۔
٦٣	٧	وَعَلَیْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہ	وَعَلَیْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہِ ۔
٦٣	١٢	وَاَحِبَّ لِاَخِیْكَ بِالْحُبِّ نَفْسِكَ	وَاَحِبَّ لِاَخِیْكَ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِكَ ۔
٦٤	٢	حضرت قبلہ گاہی بودند ۔	حضرت قبلہ گاہی نوشتہ بودند ۔
٦٤	٦	مکتوب ٥٥......	مکتوب ٥٥ ۔ بپادشاہ دین پناہ صدور یافت
٦٤	١٤	شوق الْاَبْرَارِ اِلٰی تعالٰی وَاَنَا الیھم	شوق الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائی وَاَنَا اَشَدُّ اِلَیْھِمْ
٦٤	١٦	لمثنوی المعنی	لمثنوی المعنوی ۔
٦٥	١٨	لَا یَزَالُ لَہَا سَمِیْہِ حَسْبُنَا اللّٰہ	لَا یَزَالُ لَہَا سَمِیْہِ حَسْبُنَا لِلّٰہِ سبحانہٗ ۔
٦٦	٨	دگر خشم ازہمہ عالم فروبند	دگر چشم ازہمہ عالم فروبند ۔
٦٧	٦	درکسے منگر چو آشنائے تو منم	درکس منگر چو آشنائے تو منم ۔
٦٨	١٢	ابواب فتوحات برایںہا بکشاد	ابواب فتوحات برایںہا بکشاید
٦٩	١	بہ بی بی جیو	مکتوب الیہ نامعلوم ہست
٧١	١٢	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ گر بدم ورنیک ہم زان توام
٧٢	١	درکمال احتیاج	درکمال احتیاج ودتو ما للتراب ورب الارباب
٧٣	١٥	عجب بہت گناہگار کا ستماع	عجب بہت گناہگار باستماع . . .
٧٤	٢	مقرابًا الذنوب قد دعاکا	مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَا ۔
٧٤	٧	معروض می دار ـــ	معروض می دارد ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۵	عنایات الٰہی الطاف رسالتپناہ	عنایات الٰہی والطاف رسالت پناہی۔
۷۵	۱۵	مکتوب ۶۰	مکتوب ۶۰۔ بپادشاہزادہ صدور یافت
۷۶	۵	و عقبیٰ۔ اَلْعَاقِلُ وَ	و عقبیٰ رسد۔ اَلْعُاقِلُ وَ۔
۷۶	۱۳	کہ ید شمایل الیشان کوفتے عارض	کہ بہ ید شمائل الیشان کوفتے عارض۔
۷۶	۱۹	بدرجہ عالی متعالی قبول۔	بدرجہ عالی متعالی قبول باد۔
۷۷	۹	سپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ	سپاس الٰہی جل شانہٗ۔
۷۷	۱۱	اما فقیر نیز می خواہم	اما فقیر نیز می خواہد۔
۷۷	۱۲	آن ثمرہ و شجرہ سعادت	آن ثمرۂ و شجرۂ سیادت۔
۷۷	۱۵	قدس سرہٗ برد	قدس سرہٗ بود
۷۷	۱۶	و امر بہ تخفیف مواجب	و امر بہ تحقیق مواجب
۷۷	۱۷	اگرچہ موافق بہ دعا درین	اگرچہ موافق بہ مدعا درین۔
۷۸	۱۸	یا خود ہم ازان وقت غالباً متوجہ بود۔ امید ہست	یا خود ہم دران وقت مشغول باشند۔ واین فقیر بہ تقصیر نیز ہمان وقت غائبانہ متوجہ بود امید ہست۔
۷۹	۱	البتہ درذکر و شغل مفید باید بود	البتہ درذکر و شغل مقید باید بود۔
۷۹	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلیٰ ..... و جمیع نعمائہ۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلیٰ ذٰلِکَ وَعَلیٰ جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ۔
۸۰	۴	کنون شرم ہم زکارم شرمسار ہست	کنون شرم ہم زکارم شرم سار ہست۔
۸۰	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلَامُ علیٰ نبیہٖ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ۔
۸۱	۳	باقی حقیقت آن جاہی را اخوی	باقی حقیقت آن جاے را اخوی ....
۸۲	۵	وآن کفارت گناہان بشمار..	وآن کفارت گناہان بے شمار۔

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	لرزان باید بود دگور روقیامت	لرزان باید بود وازگور وقیامت
۸۴	۷	شعر بطریق نثر نوشته	علامت سه تا درمیان خواستهٔ کردگار چیست
۸۴	۱۲	واکثیر العیال وَ النساب ست	وکثیر العیال والانساب ست .
۸۴	۱۵	وبد علائے سلامی وترقی درجات	وبد عاے سلامتی وترقی درجات
۸۵	۱	یا سیدی یا رسُول الله خذ بیدی . مالی من الله توب	یا حَبِیبَ الْإِلٰهِ خُذْ بِیَدِی مَا لِعَجْزِی سِوَاکَ مُسْتَنَدِی
۸۵	۲	شعر بطریقه نثر نوشته	علامت سه عمر گرانمایه درین صرف شد الخ
۸۸	۱	دراوقات مرجوع دعوات	دراوقات مرجو دعوات
۸۸	۲	بدل وجان معتقد ست	بدل وجان معتقد ست .
۸۸	۱۵	وبحصول آن مبشرٌ	وبحصول آن مبشر
۸۹	۱۱	وتبلیغ التحیة والسلام رب المعبود ست	وَتَبْلِیغِ التحیة وَالسلام . هزاران شکر و سپاس رب المعبود ست .
۹۰	۵	فراموش نه سازند . الحمد لله	فراموش نه سازند بمکتوب . میان شیخ محمد الحمد لله اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی
۹۰	۱۴	...... خالی	مشیخت وفضیلت ....
۹۰	۱۵	نعذ لتصدیع آنکه	بقیه لتصدیع آنکه .
۹۱	۳	ازین فقیر باب الله سلام عاقبت	ازین فقیر سلام عاقبت انجام ...
۹۲	۳	شعر بطریقه نثر نوشته	علامت سه این کار دولت ست کنون تا کرا دهند
۹۲	۱۱	اطلاع بخشیده اند	اطلاع نه بخشیده اند .
۹۳	۷	مکتوب ۸۱ . به سید میر اعظم	مکتوب ۸۱ . (خالی باید داشت)
۹۳	۱۶	ایشان شامل حال ست	ایشان را شامل حال ست .
۹۴	۶	ترقیات سناشند .	ترقیات شناسند .
۹۶	۱	نه باید	نیاید .

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٦	۴	دوستی این را....	دودوستی این را۔
٩٧	٦	وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الْأُولٰى	وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى۔
٩٩	٩	وشجاعت براقربان درتوصیف	وشجاعت براقران درتوصیف
٩٩	١٩	ولفرہ عنوان سراپا لطف...	وَنَصَّ عَلَى الْاَعْدَاءِ می رساند بورود نشان عالی شان سعادت عنوان سراپا لطف
١٠٠	٣ و ۴	ع.... ع بردند شکستگان الخ	علامت مصرع اول (ع...) حذف باید کرد۔
١٠١	۵	وبجہت فتح ونصرت بندگان حضرت والاشان۔	وبجہت فتح ونصرت ختم حضرت خواجگان کہ برائے کشف مشکلات مجرب است ہرروز فقراء اینجا در حق آن حضرت باعظمت مشغول اند۔
١٠٣	۴	بہ دعا مفید شود	بہ دعا مقید شود
١٠٣	١١	وَالدُّعَاءُ يُظْهِرُ الْغَيْبَ	وَالدُّعَاءُ يُطَهِّرُ الْعَيْبَ۔
١٠٣	١٥	بَلَّغَنَا اللهُ بِبَرَكَةِ دِعَائِكُمْ	بَلَّغَنَا اللهُ بِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ۔
١٠٣	١٩	مخدوم زادہ برجادہ زید عزہٗ	مخدوم زادہ برادرزادہ زید عزہٗ
١٠۴	١٠	گاہ گاہ مصحوب آیندگان	گاہ گاہ بمصحوب آیندگان۔
١٠۵	١۴	وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَمِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ
١٠٨	١	پس تر ہم توقع بیشتر است	بیشتر ہم توقع بیشتر است
١٠٨	۴	..... (خالی)	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔
١٠٨	١٦	درحق موصی الیہ مہربانگی می نمودہ باشند	درحق موصی الیہ مہربانی می نمودہ باشند۔
١٠٩	٧	قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَمَرَ لِنَبِيِّهٖ	قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَمْرًا لِنَبِيِّهٖ۔
١٠٩	١٨	علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات	علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات
١١٠	٣	ہمہ آن است کان بہتر است	ہمہ آن است کہ آن بہتر است۔
١١١	١	مکتوب ١٠۴ (خالی)	مکتوب ١٠۴۔ بہ والد دبیر بزرگوار صدوریافت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۳	۱	هُوَ سُبْحَانَهُ بِشَیْءٍ	هُوَ سُبْحَانَهُ بِشَیْءٍ مِّنْ لَّا یَرَاهُ عَنْ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ ...
۱۱۳	۲	خوش	خوش گفت ؎
۱۱۳	۵	درحق دے عنایت امیدم پیدا بست	درحق وے امید عنایت مزید است ۔
۱۱۳	۸	مکتوب سابق جاری ساختہ	مکتوب ۱۰۵ ۔ بپادشاہ دین پرور ۔ بِاسْمِهِ الْعَظِیْم ۔
۱۱۵	۶	محذوما ملازما ۔	محذوما ملاذ ما ۔
۱۱۵	۹	درزندان عیش این فقیر	وزندان پیش این فقیر ۔
۱۱۵	۱۱	دبے کس مادہ اند ۔	وبے کس ماندہ اند ۔
۱۱۶	۳	وعافیت کے ہست	وعافیت کراست ۔
۱۱۶	۱۲	مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَام	مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
۱۱۷	۷	...... خالی	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدِیْ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
۱۱۷	۱۸	هَلَكَ الْمُسْتَبْرِئُوْنَ	هَلَكَ الْمُتَوَقِّفُوْنَ ۔
۱۱۸	۵	.... خالی	؎ ہمہ اندر زمن بتو اینست کہ تو طفلی وخانہ رنگین است
۱۱۸	۱۹	وما درعیش وعشرت	وما درعشرت وعیش ۔
۱۱۹	۱۱	آن برگزیدہ خانہ وآن مجد وعلا	آن برگزیدہ خاندان مجد وعلا ۔
۱۱۹	۱۳	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد الخ
۱۲۰	۴	عزہ وتوفیق	عزہ وتوفیقہ
۱۲۰	۸	شوق ومحبت بہ کمال شود	شوق ومحبت بکمال برسد ۔
۱۲۰	۱۸	ونہ گرانش پیدا	ونہ کنارش پیدا ۔
۱۲۱	۹	بہ نثر نوشتہ ۔ تا بجاروب لا نہ روبی نہ رسی ۔	؎ تا بجاروب لا نہ روبی راہ نہ رسی در سرائے إلا الله
۱۲۱	۱۱	وفرزندی محمد پارسا خوانند	وفرزندی محمد پارسا سلام خوانند ۔
۱۲۱	۱۸	حبیبُ الله سَلَّمَهُ لَا زَالَ کَاسْمِهٖ	حبیبُ الله سَلَّمَهُ الله لَا زَالَ کَاسْمِهٖ ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۶	نَسْلاً لَنْ نَّى عَقِيْمٌ	نَسْلاً لِّنْ نِى عُقُمٌ ۔
۱۲۵	۶	عَنِ النَّارِ فَقَدْ فَازَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
۱۲۶	۶	اِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ	اِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ
۱۲۷	۱۴	شیخ بالمشافہ	شیخ عبد اللہ بالمشافہ ۔
۱۲۸	۱۹	مصمم پرش وتفقد	مصمم پرسش وتفقد
۱۲۹	۱۵	وشنید می شود	وشنیدہ می شود
۱۲۹	۱۸	وہدایت کند وے درین باب	وہدایت کند درین باب
۱۲۹	۱۸	وَ آنا و اِیَّا ھُمْ	اَنَا اَوْ اِیَّاھُمْ
۱۳۰	۱۱	گر بدم یا کہ نیک از آن توام لبستہ طعمہ ز خوان	؎ گر بدم ور نیک از آن توام لبستہ طمع بر سر خوان توام
۱۳۰	۱۷	خداوندی وکبریائی یکے را مسلم است	خداوندی وکبریائی یکے را مسلم است
۱۳۱	۱	حضرت شیخ عبد القادر را قدس سرہ دیدند	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ را دیدند
۱۳۱	۹	بانگ زد کردم اگر در دہ کس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است
۱۳۲	۱۸	روایت است از معاذ جبل	روایت است از معاذ بن جبل
۱۳۳	۹	خورانیدن طعام عام است وتفع آن ترقی کردن ... وبردم بخلق	خورانیدن طعام است کہ عام است وتفع آن دیگر ترقی کردن در سخن بردم بہ خلق ۔
۱۳۴	۱۴	فِيْهِ بخصلته - فی لیضة	فِيْهِ بِخَصْلَةٍ - فِي بَيْضَةٍ فِيْهِ ۔
۱۳۴	۱۵	وَالصَّبْرُ يُعْطِي اللّٰهُ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ	وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ۔
۱۳۴	۱۸	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم هٰذَا الثَّوَابَ	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ
۱۳۴	۱۹	لَبَنٍ وَاَشْرَبَهٗ مِنْ مَاءٍ .... مِنْ حَوْضِ شَرْبَتِهٖ	لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ .... مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۵	۷	وکسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را	وکسے کہ بگذارد فرض را ہمچون کسے ہست کہ بگذارد ہفتاد فرض را۔
۱۳۷	۱	وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد	وَصَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔
۱۳۸	۴	در روز با ایشان باشند	در روز قیامت با ایشان باشند
۱۳۸	۷	مکتوب ۱۲۳۔	مکتوب ۱۲۳۔ بحاجی عبداللہ
۱۳۸	۱۸ ۱۹	بجمیع [illegible] طریق سلام رسانند [illegible]ش باشی خوانند	بجمیع یاران طریق خوش باشی را سلام خوانند۔
[illegible]۹		[illegible]۱۲۴......	مکتوب ۱۲۴۔ بحاجی عبداللہ۔
۱۳۹	[illegible]	دوروز بیگ وبہرام نیک پر نظر بیک	نوروز بیگ و بہرام بیگ و پر نظر بیگ
۱۳۹	۷	إنْ خيراً فخيراً وإن شرٌّ افشرٌّ	إنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرّاً فَشَرٌّ
۱۴۰	۷	وسلامتی در ترک ومعاصی دانند	وسلامتی در ترک آثام ومعاصی دانند
۱۴۱	۷	مکرر شنیدہ در کتف خود نیز	مکرر شنیدہ در کشف خود نیز۔
۱۴۳	۱۱ تا ۱۹	وَعَنْ سلمان الفارسی قال خطبنا	وَعَنْ سلمان الفارسیؓ قال خَطَبَنَا رسول
		رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسلم	اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم فی آخِرِ یَومٍ
۱۳۵	۱ تا ۲	فی آخر یوم من شعبان فقال ایھا	مِنْ شعبان فَقَالَ یَا أَیُّھَا النَّاسُ
		الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر	قَدْ أَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ
		مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من الف	شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ شَھْرٍ
		شھر جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃ وقیام	جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہُ فَرِیْضَۃً وَقِیَامَ
		لیلتہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ	لَیْلِہِ تَطَوُّعاً مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ
		من الخیر کان کمن ادی فریضۃ	مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ أَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا
		فیما سواہ ومن ادی فریضۃ کان	سِوَاہُ وَمَنْ أَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ
		کمن ادی سبعین فریضۃ	أَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۵	۱ تا ۲	فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر يعطى الله ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيء قلنا يا رسول الله ليس كلنا يجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن وأشربه من ماء ومن أشبع صائما سقاه الله تعالى من حوض شربته لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر أوله رحمة وأوسطه مغفرة وآخره نجاة من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر له وأعتق من النار .	فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ [illegible] أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ [illegible] قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ .